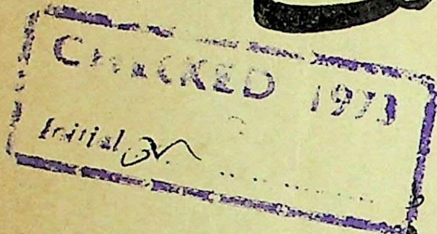

808;U



رہنمائے خطِ شکست

برائے

ہائی اسکول اگزامینیشن یوپی بورڈ

مرتبہ

مولوی محمد صادق صاحب مؤلف ماہتاب ادب ہائی اسکول نظم
ہیڈ مولوی اے۔ایس اسکول فتح پور

بنظر ثانی

جناب شیخ علی جواد صاحب بی اے، بی ٹی ایچ لکچرر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جس کو



مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ سے شائع کیا

قیمت فی جلد بارہ آنے

مقدمہ

اب سے دو سال پیشتر جب محکمۂ تعلیم نے شکست ایسے ضروری پرچہ کو امتحان بورڈ سے خارج کیا گیا تھا تو مختلف لوگوں نے مختلف رائیں پیش کی تھیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس پرچہ کے بند ہو جانے سے تعلیم کا وہ عملی مفاد جو کسی درجہ تک اس ایک پرچہ سے حاصل ہو جاتا تھا جاتا رہا۔ بارے خدا کا شکر ہے کہ مخالفین نے اپنی رائے کی غلطی کا احساس کیا اور یہ مفید مضمون داخل نصاب ہو گیا۔

اب سے پہلے جتنی کتابیں اس موضوع پر لکھی جا چکی ہیں اس میں شک نہیں کہ وہ بہت تلاش و فکر کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ مختلف مصنفین نے مختلف زاویہ ہائے نگاہ پیش نظر رکھ کر مجموعے ترتیب دیئے ہیں۔ بعض میں الفاظ کے جوڑ و بند کو اچھی طرح واضح کیا گیا۔ بعض میں عدالتی و کاروباری کاغذات کے کثیر نمونے دیئے گئے۔ بعض میں خطوط اور خطوط نویسی پر زور دیا گیا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ یہ سب مجموعے ہیں نہایت خشک اور غیر دلچسپ۔ ہم جس مجموعے کو پیش کر رہے ہیں وہ مندرجۂ ذیل خصوصیات کا حامل ہے:-

(۱) حروف کو ملا کر لکھنے کی صورت میں ہر ایک کی صرف تین حالتیں ہو سکتی ہیں۔ ابتدائی، درمیانی اور آخری۔ ہم نے اس لحاظ سے تمام حروف تہجی کے صرف ۲ مجموعے قرار دیئے ہیں اور بکثرت مثالیں دے کر واضح کر دیا ہے کہ ہر ایک مجموعہ کا ہر حرف ان تینوں حالتوں میں کس طرح لکھا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد استقرائی طور پر قواعد اخذ کئے ہیں۔ پھر ہر قاعدہ کے متعلق مختلف مشقیں درج کی ہیں جن میں دو حرفی سے لے کر شش حرفی الفاظ تک دیدیئے ہیں تاکہ طلبا بآسانی مختلف حروف کے جوڑ و بند سمجھ سکیں۔ ابتدا میں شکست کے ساتھ ساتھ ہم نے ہر لفظ کو خط نستعلیق میں بھی لکھ دیا ہے تاکہ طلبا بآسانی بلا استاد کی مدد کے خود ہی پڑھ لیں اور درمیانی اور آخری سبقوں میں ہر مضمون کے شروع ہی میں زیادہ پیچدار الفاظ کو چن کر خط نستعلیق میں بھی لکھ دیا ہے تاکہ طلبا کو بہت سہولت ہو جائے اور وہ سبق شروع کرنے سے پہلے ہی اس کے مشکل الفاظ سے واقف ہو جائیں۔

(۲) اسی سلسلہ کو قائم رکھتے ہوئے ہم نے تقریباً بیس فہرستیں ایسے الفاظ کی اور شامل کتاب کر دی ہیں جن سے روزمرہ کی زندگی میں سابقہ پڑا رہتا ہے مثلاً عہدہ داروں کے نام، دنوں کے نام، پیشہ وروں کے نام وغیرہ وغیرہ۔ ان فہرستوں میں بھی خط نستعلیق کا وہی التزام رکھا گیا ہے جو اوپر بیان کیا گیا

(۳) خطوط اور خط نویسی کے باب میں ہم نے پُرانے اور فرسودہ طرز تحریر اور طریق القاب و آداب کو ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ اب وہ طریقہ اُٹھتا جا رہا ہے۔ ہم نے تینوں درجہ کے یعنی چھوٹے، برابر والے اور بڑوں کے القاب و آداب ایک نقشہ کی صورت میں دیدیئے ہیں۔ اس کے بعد خطوط کے نمونے ہیں اور آخر میں مشاہیر کے وہ خطوط درج کئے ہیں جن میں ادبی چٹخارہ، تنقید اور ظرافت و مزاج کے بہترین نمونے ہیں۔ مقصد اس سے یہ ہے کہ شکست پڑھنے کی مشق کے ساتھ طلبا کا ادبی مذاق بھی پرورش پاتا جائے اور شکست کی کتاب کوئی بیگانہ چیز نہ سمجھی جائے۔ بلکہ نظم و نثر کے سلسلہ کی ایک کڑی بن جائے۔

(۴) عدالتی، نہری اور پٹواریوں کے متعلق کاغذات اور کاروباری تحریرات کے بیشمار نمونے درج کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ تمام مروجہ مجموعوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جہاں تک ہو سکا ہے ہم نے دور از کار اور بعید القیاس مثالوں سے احتراز کیا ہے۔ تجارتی کاغذات کے سلسلہ میں ہم نے ایک نہایت اچھا یہ اضافہ کیا ہے کہ فن اشتہار نویسی کے بہت چیدہ اور منتخب نمونے پیش کئے ہیں۔ ہم قوی امید کرتے ہیں کہ اُردو گرامر کے موجودہ کرائی ٹیریا کے مطابق آٹھویں جماعت کے جو پاس شدہ طلبا اس کتاب کو پڑھیں گے وہ ان مشقوں سے بے انتہا فائدہ اُٹھائیں گے۔

(۵) لیکن ہمارے اس مجموعہ کی سب سے زبردست خصوصیت اور سب سے بڑی جدت یہ ہے جس کو ہم نے اب تک نہیں بیان کیا تھا کہ اس میں کئی ایک نہایت دلچسپ اور پند آموز افسانے بھی شامل کر دیئے گئے ہیں جس کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انشاءاللہ یہ مجموعہ نہایت دلچسپ اور مفید ثابت ہوگا۔ شکست ایسے خشک اور وحشت خیز مضمون کو دلکش اور مرغوب بنانا صرف اسی ذریعہ سے ممکن تھا۔ طریق تعلیم کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ طلبا کو پڑھنے پر مجبور کرنے سے بہتر ان میں شوق علم پیدا کرنا ہے۔ افسانوں سے بہتر اس شوق کو پیدا کرنے والا اور کون مضمون ہو سکتا ہے۔ طلبا میں شوق مطالعہ برابر قائم رہے گا اور وہ اس شوق میں شکست الفاظ کو از خود نکالنے کی کوشش کریں گے۔ اسی کے ساتھ ساتھ طلبا کو مضمون نویسی میں بھی مدد ملیگی۔

(۶) اسکول لیونگ و ہائی اسکول امتحان کے پُرانے پرچوں کے سٹ اکثر کتب فروشوں کے یہاں ملتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ ان میں سے کسی ایک میں بھی خط شکست کے پرچہ کی نقل نہیں ملتی۔ ہم نے اس مجموعہ میں خط شکست کے بہت سے امتحانی پرچوں کے عکس شامل کر دیئے ہیں تاکہ طلبا بورڈ کے پرچوں کے طرز و انداز سے روشناس ہو جائیں۔

"مؤلفین"

فہرست مضامین

نوٹ۔ اس کتاب میں سات عدد فوٹو سنین ماضیہ کے امتحانی پرچوں کے بھی شامل کئے گئے ہیں جن سے طلباء کی دلچسپی اور مشق میں معتد بہ اضافہ ہوگا۔

خطِ شکست

دوسری زبانوں کی طرح اُردو زبان میں بھی کتابی اور روزمرّہ کے کاروباری خط میں اچھا خاصہ اختلاف ہے اور تین قسم کے خط رائج ہیں :۔

(۱) **خطِ نستعلیق** ۔ وہ خط جس میں حرفوں کی نشست، کرسی، دامن، دائرے کشش، جوڑ توڑ، نوک پلک اصول خوشخطی کے مطابق ہوں اور جس میں نقطوں وغیرہ کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے ۔ یہ خط ایرانیوں کی ایجاد ہے اور اُن کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں پُہنچا ہے ۔ یہ دیر میں لکھا جاتا ہے ۔ کتابیں اشتہارات اور اخبارات وغیرہ اسی خط میں لکھے اور چھاپے جاتے ہیں ۔

(۲) **ٹائپ کا خط** ۔ وہ خط جو سیسے کے ڈھلے ہوئے حرفوں سے ترتیب دے کر چھاپا جاتا ہے ۔ یہ کچھ عربی اور کچھ نستعلیق سے مرکب خط ہے اور یوں تو اہلِ مصر کی ایجاد ہے مگر ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت کے ساتھ ساتھ آیا ہے ۔ سرکاری اشتہارات، کاغذات، امتحانی پرچے وغیرہ اسی خط میں چھاپے جاتے ہیں ۔ طباعت کی سہولتوں کا لحاظ کرتے ہوئے انجمن ترقی اُردو اور ہندوستانی اکیڈمی نے جو مُلک میں مؤقّر حامی جماعتیں ہیں اپنے ادب کی نشر و اشاعت کے لئے اسی خط کو پسند کیا ہے اور اُن کی کتابیں بھی اِسی خط میں شائع ہوتی ہیں ۔

(۳) **خطِ شکست یا خطِ شفیعہ**، خطِ آمیز یا خطِ دیوانی وہ خط جس میں

دائروں۔ کششوں اور نقطوں وغیرہ کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ یہ خط بھی اہلِ ایران کی ایجاد ہے۔ ہندوستانی عام عدالتی و کاروباری تحریرات اسی خط میں ہوتی ہیں۔ گو اس خط کی شانِ خط شخصی ہے، یعنی جیسا جس آدمی کا جی چاہتا ہے لکھتا ہے تاہم اساتذۂ فنِ خوشنویسی نے اس کے بھی قاعدے مقرر کئے ہیں جن کی تفصیلات ذیل میں دی جاتی ہیں :۔

شکستہ حروف کی صورتیں

ا و ب ح د ر س ش ص ط ع ف

ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ی ے

الف کی مختلف شکلیں

ابتدائی :۔	آرام	امداد	اظہار
	آرام	امداد	اظہار
درمیانی :۔	آباد	اقبال	اسراف
	آباد	اقبال	اسراف
آخری :۔	ادا	ابتدا	جوڑا
	ادا	ابتدا	جوڑا

مندرجہ بالا مثالیں واضح کرتی ہیں کہ خط شکست میں ابتدائی، درمیانی اور آخری تینوں حالتوں میں الف ملا کر لکھا جاتا ہے۔

ب پ ت ٹ ث ن ی کی صورتیں :-

بابت بج بد بر بس بش بض بط بغ تف

بق بک بگ بل بم بن بو بہ بھ بلا بر بے۔

امثلہ

ابتدائی :- پست بُرا بیکار

پست بُرا بیکار

درمیانی :- ثبوت ثابت مہم

ثبوت ثابت مہم

آخری :- ذات پات گھات

ذات پات گھات

مندرجہ بالا مثالیں واضح کرتی ہیں کہ ب اور اس کے مشابہ حروف الفاظ کے شروع میں ہوتے ہیں تو کھڑے نشان کی طرح لکھے جاتے ہیں اور صرف نقطوں سے پہچانے جاتے ہیں اور جب یہ آخر میں ہوتے ہیں تو اپنی پوری شکل ظاہر کرتے ہیں خواہ ملا کر لکھے جائیں خواہ علیحدہ علیحدہ۔

ج (چ ح خ) کی صورتیں

جا جا جب چپ حد جر جس جش جص خط جع حف

جق چلے جگہ جل جم جسم جن جنے جو جو جھ جلا حجے حج

امثلہ۔ ابتدائی :- جرم حساب جواب

جرم حساب جواب

درمیانی :-	محترم	مخلص	مجرم
آخری :-	کالج	مرچ	خرچ

ان مثالوں سے صاف ظاہر ہی کہ ج چ ح خ کی شناخت بھی لفظوں پر موقوف ہی اور جب یہ حروف الفاظ کے آخر میں آتے ہیں تو اپنی پوری صورت ظاہر کرتے ہیں۔

د ڈ ذ کی صورتیں

امثلہ ابتدائی :-	دل	دادا	ذاکر
درمیانی :-	ہڈی	شدت	مدد
آخری :-	آباد	فریاد	شاد

ر ڑ ز کی صورتیں

ابتدائی :-	رات	روزانہ	رتوندی
درمیانی :-	کرڑا	کنارا	مرہم
آخری :-	گوبر	ہنر	کبوتر

اوپر کی مثالوں سے واضح ہوتا ہی کہ خط نستعلیق میں تو یہ حروف ابتدائی صورت میں کہیں

ملا کر نہیں لکھے جاتے لیکن درمیانی اور آخری صورت میں کبھی ملا کر لکھے جاتے ہیں اور کبھی علیحدہ مگر خط شکست میں تینوں صورتوں میں ہر طریقے سے لکھے جاتے ہیں۔

س ش کی صورتیں

سا سب سج سد سد شر سس سس سص سط سع سف

سق شک سگ سل سم سن سے سو سہ سھ سلا سی سے

امثلہ

ابتدائی:-	سرخاب	شباب	سوال
	سرخاب	شباب	سوال
درمیانی:-	بیشمار	بستی	بستر
	بیشمار	بستی	بستر
آخری:-	راس المال	آتش	جنس
	راس المال	آتش	جنس

اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں حرفوں میں صرف نقطوں کا فرق ہے یہ اپنے پہلے اور بعد والے حروف سے ملا کر لکھے جاتے ہیں جس میں صرف نصف شکل ظاہر ہوتی ہے اور جب کسی لفظ کے آخر میں ہوتے ہیں تو اپنی پوری شکل ظاہر کرتے ہیں۔

ص ض کی صورتیں

صا صب صج صد صر صس صش صص صط صع صف

صق صل صم صن صے صو صہ صھ صلا صی صے

امثلہ

ابتدائی:-	صراحی	صبا	ضد
	صراحی	صبا	ضد

درمیانی۔ قصور حصّہ حضرت

قصور حصّہ حضرت

آخری۔ تشخیص مریض مرض

تشخیص مریض مرض

دیکھو! یہ حروف جب کسی لفظ کے شروع یا درمیان میں آتے ہیں تو اپنا اوپر کا سر ظاہر کرتے ہیں اور جب آخر میں ہوتے ہیں تو اپنی پوری صورت سے لکھے جاتے ہیں اور اپنا فرق صرف نقطوں سے نمایاں کرتے ہیں۔

ط، ظ کی صورتیں

طا طا طب طج طر طر طس طط طع طف طق

طلی ظل ظم ظم ظن ظن طو طہ طہ طلا طی طے

امثلہ

ابتدائی۔ طاہر ظاہر ظہور

طاہر ظاہر ظہور

درمیانی۔ مطلوب مظہر مظفر

مطلوب مظہر مظفر

آخری۔ ربط ضبط لفظ

ربط ضبط لفظ

دیکھو! یہ حروف اپنی تمام صورتوں میں پورے لکھے جاتے ہیں اور صرف نقطوں

کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

ع غ کی صورتیں

عا غا عب عج غد غر عس عش غص غط عع عف

عق عک غل غم غسم غن عنے عو غہ غھ غلا غی ے غے

امثلہ

ابتدائی۔	عقل	عدل	غول
	عقل	عدل	غول
درمیانی۔	معصوم	مغرور	مغموم
	معصوم	مغرور	مغموم
آخری۔	بالغ	وداع	چراغ
	بالغ	وداع	چراغ

اوپر کی مثالیں بتاتی ہیں کہ یہ دونوں حروف جب کسی لفظ کے شروع میں آتے ہیں تو ان کا سرا اصلی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں سرا کچھ تبدیل ہو جاتا ہے اگر آخر میں یہ اپنی پوری شکل میں لکھے جاتے ہیں اور دونوں کا فرق نقطوں سے واضح ہوتا ہے۔

ف ق کی صورتیں

فا قا قب فج قد فر فس فش قص فط فع فف

فق فک قکہ فل فم قسم فن فنے فو فہ فھ فلا فی ے فے

امثلہ

ابتدائی۔ فریق فرصت قول
فریق فرصت قول

درمیانی۔ تفریق مقبول فقط
تفریق مقبول فقط

آخری۔ اختلاف لحاف ذوق
اختلاف لحاف ذوق

دیکھو! یہ حروف الفاظ کے شروع میں اپنا سر اظاہر کرتے ہیں۔ درمیان میں سرے کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے، لفظ کے آخر میں اپنی پوری شکل سے لکھے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کا فرق نقطوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ک گ کی صورتیں

کا گا کب کج کد گر کس کش کص کط کع کف
کق کک کل کم کن کو کہ کر کی کلا کی کے

امثلہ۔ ابتدائی۔ کامل گلاب گشت
کامل کلاب گشت

درمیانی۔ مکرم نگاہ مگدر
مکرم نگاہ مگدر

آخری۔ راک املاک افلاک
راک املاک افلاک

امثلہ بالا ظاہر کرتی ہیں کہ یہ حروف الفاظ کے شروع اور درمیان میں کہیں اپنے سرے کی شکل سے اور کہیں گولائی کے ساتھ لکھے جاتے ہیں اور آخر میں اپنی پوری شکل ظاہر کرتے ہیں اور ان دونوں کا فرق مرکزوں سے واضح ہوتا ہے۔

ل کی صورتیں

لا لب لج لد لر لس لس لص لط لع لف

لو لق لک لگ لل لم لن لنے لو لہ لہ للا لی لے لے

امثلہ

ابتدائی۔	لطف	لاکھ	لال
	لطف	لاکھ	لال
درمیانی۔	کلام	غلیل	قلیل
	کلام	غلیل	قلیل
آخری۔	کل	قتل	مشکل
	کل	قتل	مشکل

یہ حرف، الفاظ کے شروع اور درمیان میں اپنے سرے سے لکھا جاتا ہے اور آخر لفظ میں اپنی پوری شکل ظاہر کرتا ہے۔ اس کا سرا کاف کے سرے کی طرح سے لکھا جاتا ہے۔ اس میں صرف مرکز نہیں ہوتا۔

م کی صورتیں

ما ما مب مج مد مر مس مش مص مط مع مف

مو مق مک مگ مل مم مم مسم من منے مو مہ مہ ملا می مے

امثلہ

ابتدائی	معمول	مجہول	مصروف
	معمول	مجہول	مصروف
درمیانی۔	شمار	تمیز	تمدن
	شمار	تمیز	تمدن
آخری۔	کریم	قدیم	کرم
	کریم	قدیم	کرم

دیکھو! اس حرف کا سرا الفاظ کے اوّل اور درمیان میں مختلف طور پر لکھا جاتا ہے مگر آخر میں یہ اپنی پوری صورت میں تحریر ہوتا ہے۔

و کی صورتیں

ابتدائی۔	وارث	واقف	وصیت
	وارث	واقف	وصیت
درمیانی۔	پیشوا	جواز	انبوہ
	پیشوا	جواز	انبوہ
آخری۔	سہو	محو	لہو
	سہو	محو	لہو

دیکھو یہ حرف شروع آخر اور درمیان، ہر صورت میں دوسرے حرفوں سے ملا کر لکھا جاتا ہے خصوصاً الف اور ہ سے اکثر و بیشتر۔

ہ (ھ) کی صورتیں

ہا ہب ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف ہق ہک ہگ ہل ہم
ہن ہز ہو ہہ ہلا ہی ہے

ہ چشمہ دار

ھا ھب ھج ھد ھر ھس ھش ھص ھط ھع ھق ھک
ھگ ھل ھم ھن ھز ھو ھہ ھلا ھی ھے

امثلہ - ابتدائی - ھموطن ہادی ھمنشین

	ہم وطن	ہادی	ہمنشین
درمیانی -	اشتہار	تہذیب	مہذب
	اشتہار	تہذیب	مہذب
آخری -	درجہ	جھانجھ	تباہ
	درجہ	جھانجھ	تباہ

دیکھو! شروع، درمیان اور آخر میں اس حرف کی مختلف صورتیں ہو جاتی ہیں لیکن آخر میں اپنی اصلی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

ی - ے یائے معروف و مجہول کی صورتیں

امثلہ - ابتدائی - یوں یہ یاد

یوں	یہ	یاد

درمیانی۔ غیر زیور بیل
غیر زیور بیل
آخری۔ آبادی عیسےٰ رائے
آبادی عیسےٰ رائے

امثلہ بالا ظاہر کرتی ہیں کہ "ی" شروع اور درمیان میں ن کے مشابہہ حروف کی طرح لکھی جاتی ہے، لیکن جب کسی لفظ کے آخر میں ہوتی ہے تو اپنی پوری صورت ظاہر کرتی اور مختلف طریقوں سے لکھی جاتی ہے۔

دو حرفی الفاظ

ان لفظوں میں حرفوں کے جوڑ توڑ اور اُن کی شکلوں کو دیکھو

اب رخ دل ڈر رہ اُس دو دم رت فن

کل

سہ حرفی الفاظ

خدا آپ رات ذات آج خرچ راج کاج شاد کار دور

راز عرض مرض داغ پاک ڈاک خاک لوگ راگ

عقل دخل حال آم دام گگی چکی بڑھی سیڑھی

عقل دخل حال آم دام گگی چکی بڑھی سیڑھی

چہار حرفی الفاظ

خراب شراب دولت شارح۔ جلاد۔ صیاد۔ گردش واعظ

خراب شراب دولت شارح جلاد صیاد گردش واعظ

چراغ۔ مردک بزرگ رسول دلدل واصل حرام

چراغ مردک بزرگ رسول دلدل واصل حرام

نادم گردن سوچو بندہ فقرہ ہادی عرضی

نادم گردن سوچو بندہ فقرہ ہادی عرضی

پنج حرفی الفاظ

ہمارا آداب حرارت میراث اخراج مردود تلوار

ہمارا آداب حرارت میراث اخراج مردود تلوار

پردیس مخبوط اطلاع کوائف مبارک معتدل احکام

پردیس مخبوط اطلاع کوائف مبارک معتدل احکام

اعلان کمترین زیادہ نظارہ برائے بجائے۔

اعلان کمترین زیادہ نظارہ برائے۔ بجائے۔

شش حرفی الفاظ

لاجواب ۔ مدارات ۔ احتیاج ۔ ازدیاد ۔ جاندار ۔ سوداگر ۔ اقرار دلخراش

لاجواب مدارات احتیاج ۔ ازدیاد جاندار ۔ سوداگر اقرار دلخراش

انحراف ۔ کوتوال ۔ احتمال ۔ قلمدان ۔ اندازہ ۔ پٹواری ۔ چپراسی ۔

انحراف ۔ کوتوال احتمال قلمدان اندازہ پٹواری چپراسی

مرکّب الفاظ جن میں نقطے نہیں آتے

مدار سوار صحرا مسعود محمود احاطہ ہردوار

مدار سوار صحرا مسعود محمود احاطہ ہردوار

دوارکا درد سراسر سرکہ سرور سہرا راہ

دوارکا درد سراسر سرکہ سرور سہرا راہ

اکرام لاگ ملائم مداری ورود واصل ہلال

اکرام لاگ ملائم مداری ورود واصل ہلال

ہمدم محمداکرام دور محال رومال امرود الماس

ہمدم محمداکرام دور محال رومال امرود الماس

محدود راس سالک کلال سہارا اساس حواس

محدود راس سالک کلال سہارا اساس حواس

ہولی ہلال کمال حمّال عود کار طرّار

ہولی ہلال کمال حمّال عود کار طرّار

ملکوں کے نام

اٹلی ہندوستان افغانستان ایران عرب

اٹلی ہندوستان افغانستان ایران عرب

امریکہ جاپان جرمنی فرانس ٹرانسوال

امریکہ جاپان جرمن فرانس ٹرانسوال

ہندوستان کے مشہور شہروں کے نام

مدراس حیدرآباد بھوپال جودھپور کاٹھیاوار

مدراس حیدرآباد بھوپال جودھپور کاٹھیاوار

گوالیار فرخ آباد الہ آباد مرادآباد رامپور

گوالیار فرخ آباد الہ آباد مرادآباد رامپور

آگرہ دھلی پشاور انبالہ دھرہ دون

آگرہ دھلی پشاور انبالہ دھرہ دون

بدایوں بریلی بنگال رڑکی اجمیر

بدایوں بریلی بنگال رڑکی اجمیر

پہاڑوں اور دریاؤں کے نام

ہمالیہ ست پڑا وندھیاچل اروَلی نینی تال گڑھوال

ہمالیہ ست پڑا وندھیاچل اروَلی نینی تال گڑھوال

سلیمان ہالہ شوالک شیوَرائے الموڑہ ہندوکش

سلیمان ہالہ شوالک شیوَرائے الموڑہ ہندوکش

بیتوا کالی ندی گنڈک گومتی رام گنگا گھاگرا

بیتوا کالی ندی گنڈک گومتی رام گنگا گھاگرا

نربدا راوی بیاس چناب

نربدا راوی بیاس چناب

درختوں، میووں، پھل، پھول اور ترکاریوں کے نام

شیشم گولر جامن مہوا انار امرود

شیشم گولر جامن مہوا انار امرود

برگد املی کھجور صندل بکاین سنبھالو

برگد املی کھجور صندل بکاین سنبھالو

ناشپاتی انجیر بادام الوچہ ناریل چلغوزہ

ناشپاتی انجیر بادام الوچہ ناریل چلغوزہ

اخروٹ کاجو سنگترہ کھرنی فالسہ گلاب

اخروٹ کاجو سنگترہ کھرنی فالسہ گلاب

مولسری چاندنی رائے بیل سیوتی کامنی گل دوپہری
مولسری چاندنی رائے بیل سیوتی کامنی گل دوپہری

گل داؤدی گیندا سدابہار لوکی گاجر مولی
گل داؤدی گیندا سدابہار لوکی گاجر مولی

زمین قند بیگن پالک چولائی خرفہ بھنڈی
زمین قند بیگن پالک چولائی خرفہ بھنڈی

ٹماٹر رتالو چچینڈا بنڈا
ٹماٹر رتالو چچینڈا بنڈا

یونانی دواؤں کے نام

بنفشہ گاؤزبان بادیان مکوئے سبز سنائے مکی بیج بادیان
بنفشہ گاؤزبان بادیان مکوئے سبز سنائے مکی بیج بادیان

کاسنی گلوئے سبز افتیمون بابچھڑ گل نیلوفر بیج کاسنی
کاسنی گلوئے سبز افتیمون بابچھڑ گل نیلوفر بیج کاسنی

گل غافث شاہترہ چرائتہ سرپھوکا لعوق سپستان جوارش جالینوس
گل غافث شاہترہ چرائتہ سرپھوکا لعوق سپستان جوارش جالینوس

ریشہ خطمی خباری خیارشنبر تخم کدو تخم کاہو حب ایارج
ریشہ خطمی خباری خیارشنبر تخم کدو تخم کاہو حب ایارج

گل بابونہ پرشیاوشان عناب ولایتی منڈی اسطوخودوس سپستان
گل بابونہ پرشیاوشان عناب ولایتی منڈی اسطوخودوس سپستان

اصل السوس خمیرہ مروارید روغن گل ورق نقرہ ہلیلہ سیاہ گل بنفشہ
اصل السوس خمیرہ مروارید روغن گل ورق نقرہ ہلیلہ سیاہ گل بنفشہ

کپڑوں کے نام

ململ مارکین چھالٹین ڈوریا کشمیرہ اطلس
ململ مارکین چھالٹین ڈوریا کشمیرہ اطلس

کمخواب کامدانی گلبدن ساٹھن سرج آب رواں
کمخواب کامدانی گلبدن ساٹھن سرج آب رواں

چھینٹ چکن جارجٹ گاڑھا چارخانہ کرنڈی
چھینٹ چکن جارجٹ گاڑھا چارخانہ کرنڈی

لباس کے نام

کرتہ پائجامہ قمیص واسکٹ پتلون اچکن
کرتہ پائجامہ قمیص واسکٹ پتلون اچکن

بنیان رومال تولیہ شروانی شلوار
بنیان رومال تولیہ شروانی شلوار

زیورات کے نام

کڑا پہونچی انگوٹھی دستبند توڑے جوشن
کڑا پہونچی انگوٹھی دستبند توڑے جوشن

نیکلس ہار جھومر کرنپھول ایرنگس بندے

نیکلس ہار جھومر کرنپھول ایرنگس بندے

روزمرہ کی استعمالی آرائشی اشیاء وظروف کے نام

سنگھاردان عطردان پاندان کٹورہ صراحی آئینہ

سنگھاردان عطردان پاندان کٹورہ صراحی آئینہ

ٹیبل صابن قلمدان چوکی آبخورہ پردہ

ٹیبل صابن قلمدان چوکی آبخورہ پردہ

درندوں، چرندوں اور پرندوں کے نام

گھوڑا گائے بیل مینڈھا دنبہ گورخر

گھوڑا گائے بیل مینڈھا دنبہ گورخر

نیل گائے بھالو لومڑی نیولا چوہا اودھ بلاؤ

نیل گائے بھالو لومڑی نیولا چوہا اودھ بلاؤ

کبوتر قمری گوریا گلدم شہباز مرغ

کبوتر قمری گوریا گلدم شہباز مرغ

ہدہد لال نیل کنٹھ لوا کوّا طوطی

ہدہد لال نیل کنٹھ لوا کوّا طوطی

سیمرغ مرغابی شکرا رگڑ جھگڑ بیری

سیمرغ مرغابی شکرا رگڑ جھگڑا بیری

مسلمانوں، ہندوؤں اور انگریزوں کے نام

(مسلمان) عبدالغنی عبدالعلی عبدالرحیم عبدالکریم ضمیرالدین

عبدالغنی عبدالعلی عبدالرحیم عبدالکریم ضمیرالدین

رفیع الدین عزیزالدین عبداللہ عبدالحق سراج الحق

رفیع الدین عزیزالدین عبداللہ عبدالحق سراج الحق

قادربخش محمودحسین مقصودحسین محموداحمد حمیدالدین

قادربخش محمودحسین مقصودحسین محموداحمد حمیدالدین

عبدالحمید عمران حبیب الرحمن حسیب الرحمن عزیزالرحمن

عبدالحمید عمران حبیب اللہ حسیب الرحمن عزیزالرحیم

(ہندو) رام پرشاد رام داس جھومک لال سورج مل ہزاری لال

رام پرشاد رام داس جھومک لال سورج مل ہزاری لال

پرتاب سنگھ موہن لال رام دین سورج نراین

پرتاب سنگھ موہن لال رام دین سورج نراین

(انگریز) لارڈ لنیلتھگو سرہیری ہیگ مسٹر ایچ آر ہیرپ

لارڈ لنیلتھگو سرہیری ہیگ مسٹر ایچ آر پ

کرنل آرالیس ویر مسٹر جے سی پاول پرالیس مسولینی ایڈیسن سر آئزک نیوٹن

کرنل آرالیس ویر مسٹر جے سی پاول پرالیس مسولینی ایڈیسن سر آئزک نیوٹن

پیشہ وروں کے نام

ڈاکٹر جراح وکیل لہار نداف نائی کنجڑا

ڈاکٹر جراح وکیل لہار نداف نائی کنجڑا

قصائی تنبولی دھوبی حلوائی پٹواری بزار درزی

قصائی تنبولی دھوبی حلوائی پٹواری بزار درزی

عہدہ داروں کے نام

گورنر گورنر جنرل چیف جسٹس پریزیڈنٹ سب جج اڈیشنل جج چیف کمشنر

گورنر گورنر جنرل چیف جسٹس پریزیڈنٹ سب جج اڈیشنل جج چیف کمشنر

ڈپٹی کمشنر جائنٹ مجسٹریٹ کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار نائب تحصیلدار

ڈپٹی کمشنر جائنٹ مجسٹریٹ کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار نائب تحصیلدار

جنرل سپرنٹنڈنٹ ہیڈ کلرک محافظ دفتر اہلمد نقل نویس خزانچی ناظر

جنرل سپرنٹنڈنٹ ہیڈ کلرک محافظ دفتر اہلمد نقل نویس خزانچی ناظر

منصرم صدر منصرم سررشتہ دار پیشکار سیاہہ نویس قانون گو صدر قانون گو

منصرم صدر منصرم سررشتہ دار پیشکار سیاہہ نویس قانون گو صدر قانون گو

آنریری مجسٹریٹ　منصف　سپرنٹنڈنٹ　ہیڈ ماسٹر　سب انسپکٹر

آنریری مجسٹریٹ　منصف　سپرنٹنڈنٹ　ہیڈ ماسٹر　سب انسپکٹر

آبکاری انسپکٹر　مدرس

آبکاری انسپکٹر　مدرس



ہندی اور فارسی دنوں کے نام

(ہندی)

سنیچر　اتوار　سوموار　منگل　بدھوار　برہسپت　سکّر

سنیچر　اتوار　سوموار　منگل　بدھوار　برہسپت　سکّر

(فارسی)

شنبہ　یکشنبہ　دوشنبہ　سہ شنبہ　چہارشنبہ　پنجشنبہ　جمعہ

شنبہ　یکشنبہ　دوشنبہ　سہ شنبہ　چہارشنبہ　پنجشنبہ　جمعہ

انگریزی ہندوستانی اور ہندی مہینوں کے نام

(انگریزی)

جنوری　فروری　مارچ　اپریل　مئی　جون

جنوری　فروری　مارچ　اپریل　مئی　جون

جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر

جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر

(ہندوستانی)

محرم صفر ربیع الاول ربیع الثانی جمادی الاول جمادی الثانی

محرم صفر ربیع الاول ربیع الثانی جمادی الاول جمادی الثانی

رجب شعبان رمضان شوال ذیقعدہ ذی الحجہ

رجب شعبان رمضان شوال ذیقعدہ ذی الحجہ

(ہندی)

چیت بیساکھ جیٹھ اساڑھ ساون بھادوں

چیت بیساکھ جیٹھ اساڑھ ساون بھادوں

کنوار کاتک اگھن پوس ماگھ پھاگن

کنوار کاتک اگھن پوس ماگھ پھاگن

سنوں کے نام

مختلف دیاروں میں مختلف سنین استعمال ہوتے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

۱۔ سنہ عیسوی ۔ یہہ سال دفاتر اور دیاروں میں رائج ہے۔ تعطیل وغیرہ اسی کے مطابق ہوتی ہے۔ یہہ یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک مانا جاتا ہے۔

۲۔ سنہ ہجری ۔ مسلمانوں کی تقریبات اور تیوہار اسی سال کے مطابق ہوتے ہیں۔ یہہ سنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شروع ہوتا ہے یہہ یکم محرم

کا سے شروع ہوکر ۳۰ر ذالحجہ پر ختم ہوجاتا ہے۔

۳۔ **سنہ فصلی**۔ سرکاری مالگذاری اور لگان کی وصولی اسی کے مطابق ہوتی ہے۔ اور یکم اکتوبر سے ۳۰ر ستمبر تک مانا جاتا ہے۔

۴۔ **سمت بکرمی**۔ یہہ سنہ بکرماجیت کے نام سے منسوب ہے۔ یہہ چیت سدی پریوا سے شروع ہوتا ہے اور اس سال کے چیت بدی اماوس پر ختم ہوجاتا ہے۔ یہہ سال ۵۷ سال قبل مسیح سے رائج ہے۔ اسے مالوہ کے ایک راجہ نے جاری کیا تھا۔ جب بکرماجیت نے اجین کو مغربی ہند کا صدر مقام مقرر کیا تو اس نے اس پرانے سمت کو پھر جاری کر دیا۔

ہندؤں کے تمام کام ربیاہ، حساب کتاب اور حل نجوم کے تیروں سنہ سے ہی مروج ہے۔

۵۔ **سنہ مالی**۔ اسی کے مطابق سرکاری خزانے میں کل غلات پہنچتے ہیں۔ یہہ یکم اپریل سے ۳۱ر مارچ تک مانا جاتا ہے۔

۶۔ **سنہ زراعتی**۔ زراعت، پیداوار وغیرہ جیسے اہم کام شروع ہوتے ہیں۔ بٹواریوں کے محصولات اسی کے مطابق بنتے ہیں۔ اسامیوں کی بیدخلی اور اراضی کا انتظام اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

یہہ سنہ یکم جولائی سے ۳۰ر مارچ تک شمار کیا جاتا ہے۔

فصلوں کے نام

ہر سال میں چار موسم (جاڑا، گرمی، برسات اور بہار) اور تین فصلیں (خریف ربیع اور زائد ہوتی ہیں)

خریف۔ یا ساونی ۔یہہ فصل، شروع بارش یعنی اساڑھ ساون میں بوئی جاتی ہے۔

جوار، باجرا، مکی، ارہر، مونگ، اڑد، لوبیا، مونٹھ، دھان، منڈوا، جوائین، گنا، لیکھ، کھیرا، ککڑی، پھوٹ اور ترکاریاں وغیرہ اسی فصل میں بوئی جاتی ہیں۔

ربیع یا ساڑھی ۔یہہ کنوار کاتک مہینے بوئی جاتی ہے۔

گیہوں، چنا، مٹر، جو، گوجئی، مسور، سونف، دھنیا، سرسوں، السی، افیون، تمباکو اور آلو وغیرہ کاشت اسی فصل میں ہوتی ہے۔

زاید ۔یہہ دو قسم کی ہوتی ہے (۱) جو بھادوں کے مہینے میں بوئی جاتی اور پوس ماگھ تک تیار ہو جاتی ہے۔ اس فصل میں گنا بویا جاتا ہے۔ (۲) جو پھاگن چیت میں بوئی جاتی ہے اور بیساکھ جیٹھ تک تیار ہو جاتی ہے۔ اس میں مختلف قسم کی ترکاریاں مثلاً لوکی، کدو، بھنڈی، کریلا، توری، خربوزہ اور تربوز وغیرہ پیدا ہوتا ہے

رقوم و اوزان وغیرہ

خطوط اور عدالتی کاغذات کی تفصیلات سے پہلے۔ رقوم اوزان، بیگھہ، بسوہ گز، گرہ وغیرہ لکھنے اور پڑھنے کی مشق بہت ضروری ہے لہذا ان کی تفصیلات ذیل میں دی جاتی ہے:۔

(۱) رقوم

ہندسے	رقوم	تلفظ	ہندسے	رقوم	تلفظ
۱	عہ ر	ایک روپیہ	۱۷	معہ	سترہ روپیہ
۲	عا ر	دو "	۱۸	ہعہ	اٹھارہ "
۳	سے ر	تین "	۱۹	لعہ	اُنیس "
۴	للعہ ر	چار "	۲۰	عہ ر	بیس "
۵	ھہ ر	پانچ "	۳۰	سہ ر	تیس "
۶	سے ر	چھ "	۴۰	للعہ ر	چالیس "
۷	معہ ر	سات "	۵۰	سہ ر	پچاس "
۸	ملے ر	آٹھ "	۶۰	ہ ر	ساٹھ "
۹	لعہ ر	نو "	۷۰	معہ ر	ستر "
۱۰	عہ ر	دس "	۸۰	لف ر	اسّی "
۱۱	لہعہ ر	گیارہ "	۹۰	لعہ ر	نوّے "
۱۲	عہ ر	بارہ "	۱۰۰	ما ر	سو "
۱۳	سعہ	تیرہ "	۲۰۰	ما ر	دوسو "
۱۴	للعہ	چودہ "	۳۰۰	سا ر	تین سو "
۱۵	عہ	پندرہ "	۴۰۰	اکا ر	چارسو "
۱۶	عہ	سولہ "	۵۰۰	صما ر	پانچسو "

ہندسے	رقوم	تلفظ
٦٠٠	سمار	چھ سو روپیہ
٧٠٠	سعار	سات ،،
٨٠٠	لما	آٹھ سو ،،
٩٠٠	لعار	نو سو ،،
١٠٠٠	الـــہ ،،	ایک ہزار ،،
٢٠٠٠	عـــہ ،،	دو ہزار ،،
٣٠٠٠	عمـــہ ،،	تین ہزار ،،
٤٠٠٠	للعمـــہ ،،	چار ہزا ،،
٥٠٠٠	صمـــہ ،،	پانچ ہزار ،،
٦٠٠٠	سمـــہ ،،	چھ ہزار ،،
٧٠٠٠	سعمـــہ ،،	سات ہزار ،،
٨٠٠٠	ملـــہ ،،	آٹھ ہزار

ہندسے	رقوم	تلفظ
٩٠٠	لعمـــہ ،،	نو ہزار روپیہ
١٠٠٠٠	عـــہ ،،	دس ہزار ،،
٢٠٠٠٠	عـــہ ،،	بیس ہزار ،،
٣٠٠٠٠	ـــہ ،،	تیس ہزار ،،
٤٠٠٠٠	للعـــہ ،،	چالیس ہزار ،،
٥٠٠٠٠	ھـــہ ،،	پچاس ہزار ،،
٦٠٠٠٠	ـــہ ،،	ساٹھ ہزار ،،
٧٠٠٠٠	ـــہ ،،	ستر ہزار ،،
٨٠٠٠٠	لـــہ ،،	اسی ہزار ،،
٩٠٠٠٠	لعـــہ ،،	نوے ہزار ،،
١٠٠٠٠٠	لک	ایک لاکھ ،،

دیکھو! روپیہ کی تعداد رقم سے اور آنہ پائی کی ہندسوں سے ظاہر کرتے ہیں آنوں میں ہندسوں کے بعد ایک ترچھی لکیر اور پائیوں میں ہندسہ لکھنے کے بعد لفظ پائی لکھ دیتے ہیں۔

مثلاً نو روپیہ دس آنے تین پائی کو لعہ ١٠/٣ پ لکھیں گے

(١) تین پائی کا ایک پیسہ یا پاؤ آنہ ہوتا ہے۔ اسے ـ/٣ پا یا ¼ پا لکھتے ہیں

(۲) چھ پائی کے دو پیسے یا آدھ آنہ ہوتا ہے اُسے ۰ر یا ۶ پائی لکھتے ہیں

(۳) نو پائی کے تین پیسے یا پون آنہ ہوتا ہے اُسے ۰ر یا ۹ پائی " "

(۴) بارہ پائی کے چار پیسے یا ایک آنہ ہوتا ہے اُسے ار یا ۱۲ پائی " "

(۵) ایسے پندرہ آنوں تک ہندسوں سے لکھتے ہیں جب سولہ آنے (۱۶ر) ہو جاتے ہیں تو رقم میں ایک روپیہ، عہ ر، عگار، عے ر وغیرہ لکھتے ہیں۔

(۶) پانچ پیسے، سوا آنہ = ۱ یا ار ۳ پائی

(۷) چھ پیسے، ڈیڑھ آنہ = ۱ یا ار ۶ پائی

(۸) سات پیسے، پونے دو آنے = ۱ ر یا ار ۹ پائی

(۹) آٹھ پیسے، دو آنے = ۲ ر

(۲) اوزان

۱ سرخ	۱ رتی	ماشہ	ایک ماشہ
۱ تولہ	ایک تولہ	۰ مار	آدھ سیر
ر مار	آدھی چھٹانک	۰ر مار	آدھی چھٹانک آدھ سیر
ر مار	چھٹانک	۰ر مار	ایک چھٹانک آدھ سیر
رر مار	ڈیڑھ چھٹانک	۰ررر ما	ڈیڑھ چھٹانک آدھ سیر
۶ ر مار	آدھ پاؤ	۰۶ مار	ڈھائی پاؤ
۶ ر مار	ڈھائی چھٹانک	۰۶ر مار	آدھی چھٹانک ڈھائی پاؤ
۶رر مار	تین چھٹانک	۶رر مار	چھٹانک کم تین پاؤ
۶ررر مار	آدھی چھٹانک کم تین پاؤ	۰۶ررر مار	آدھی چھٹانک کم تین پاؤ

ـ مار	پاؤ	ئـ مار	تین پاؤ
ـ رمار	آدھی چھٹانک ایک پاؤ	ئـ رمار	آدھی چھٹانک تین پاؤ
ـ ررمار	سوا پاؤ	ئـ ررمار	ایک چھٹانک تین پاؤ
ـ رررمار	ڈیڑھ چھٹانک پاؤ بھر	ئـ رررمار	ڈیڑھ چھٹانک تین پاؤ
ـ ی مار	ڈیڑھ پاؤ	ئـ ی مار	آدھ پاؤ کم ایک سیر
ـ ی رمار	آدھی چھٹانک ڈیڑھ پاؤ	ئـ ی رمار	ڈیڑھ چھٹانک کم ایک سیر
ـ ی ررمار	چھٹانک کم آدھ سیر	ئـ ی ررمار	ایک چھٹانک کم ایک سیر
ـ ی رررما	آدھی چھٹانک کم آدھ سیر	ئـ ی رررار	آدھی چھٹانک کم ایک سیر
ا مار	ایک سیر یا سولہ چھٹانک	یکمن	۴۰ سیر یا آٹھ دھڑی

دیکھو! ایک من کو یکمن اور دو من کو منوان لکھتے ہیں۔ اس کے بعد تین من سے نو من تک رقموں میں لکھ کر آگے لفظ "من" لکھ دیتے ہیں۔ جیسے ے من، للعہ من وغیرہ۔ من کی دہائیوں میں البتہ رقموں کے آخری حصہ سے فرق ہو جاتا ہے جس کی صورتیں ذیل میں درج ہیں۔ ان رقوم میں مڑی ہوئی شکل من کی ہے۔

یکمن	ایک من	عـــہ	دس من
منوان	دو من	لہعـــہ	گیارہ من
ے من	تین من	ےعـــہ	بارہ من
للعہ من	چار من	ىعـــہ	تیرہ من
صہ من	پانچ من	للدعـــہ	چودہ من
لعہ من	نو من	صعـــہ	پندرہ من

عہ من	سولہ من	ھ من	پچاس من
معہ من	سترہ من	ے من	ساٹھ من
معہ من	اٹھارہ من	معہ من	سترہ من
لعہ من	انیس من	ر من	اسی من
عہ من	بیس من	لعہ	نوّے من
عہ من	تیس من	مار	سو من
المعہ من	چالیس من		

اگر سیر چھٹانک پاؤ وغیرہ من کے ساتھ لکھے جائیں تو رقم میں دیکھ کر اس کے نیچے سیر ہندسے میں لکھیں گے اور چھٹانک پاؤ وغیرہ مذکورہ بالا طریقہ پر لکھے جائیں گے۔

مثلاً: ۔ ایک من سوا سیر ایک چھٹانک = یکمن ۱ ۱/۴ ار مار

چھ من ۱۰ سیر ۱۰ مار

۱۰ من تین سیر تین چھٹانک = عہ ۳ ۳ ر مار

سات من دو سیر ڈیڑھ پاؤ معہ من ایک چھٹانک ۲ ۱ ر مار

بیگہ بسوہ اور بسوانسی

ایک بیگہ کو بیگھ اور دو کو بیگھان، اس کے بعد تین سے لے کر نو بیگھوں تک رقموں میں لکھ کر آگے یہ علامت (ر) لگاتے ہیں۔ یہ بیگہ کی علامت مانی جاتی ہے۔ پھر دہائیوں میں رقم کے ساتھ سکہ کی علامت لگا دیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کو غور سے دیکھو!

بیگہ	ایک بیگہ	للعہ بیگہ	چار بیگہ
بیگھان	دو بیگہ	ھہ بیگہ	پانچ بیگہ
ے بیگہ	تین بیگہ	لعہ بیگہ	نو بیگہ

عـگہ	دس بیگہ	لہعـگہ	انہیں بیگہ
لہعـگہ	گیارہ بیگہ	عـگہ	بیس بیگہ
عـگہ	بارہ بیگہ	سـگہ	تیس بیگہ
عـگہ	تیرہ بیگہ	للعـگہ	چالیس بیگہ
للعـگہ	چودہ بیگہ	ھـگہ	پچاس بیگہ
ھـگہ	پندرہ بیگہ	سـگہ	ساٹھ بیگہ
عـگہ	سولہ بیگہ	معـگہ	ستر بیگہ
ہعـگہ	سترہ بیگہ	لـگہ	اسی بیگہ
ہعـگہ	اٹھارہ بیگہ	لعـگہ	نوے بیگہ

مار بیگہ   سو بیگہ

رقموں میں "سـگہ" بیگہ کی پہچان ہے۔ اگر بسوہ، بسوانسی، بیگہ کے ساتھ لکھے جائیں تو بیگہ رقم میں لکھ کر اور اس کی علامت "سـگہ" لگا کر نیچے بسوہ اور بسوانسی ہندسوں میں لکھ دیتے ہیں پائیوں کی طرح سے بسوانسی کے لئے لفظ بسوانسی لکھنا پڑتا ہے اور بسوہ میں ہندسہ کے بعد ترچھی لکیر آنوں کی طرح بنا دیتے ہیں۔ مثلاً:-

گیارہ بیگہ آٹھ بسوے چار بسوانسی = لہعـگہ ۸/۴ بسوانسی

سولہ بیگہ پندرہ بسوے اٹھارہ بسوانسی = عـگہ ۱۵/۱۸ بسوانسی

(۴) گز اور گرہ

قاعدہ۔ گز کو عربی میں درعہ کہتے ہیں۔ اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ گز کو رقم میں لکھ کر پہچان کے لئے لفظ "درعہ" لکھ دیتے ہیں اور گرہ ہندسے میں لکھ ایک نشان

نشان (+) لگا دیتے ہیں - یہ علامت گرہ کی سمجھی جاتی ہے - مثلاً :-

چھ گز نو گرہ   سے درعہ   نو گز چار گرہ   لعہ ۴+ درعہ

بندرہ گز ۱۲ گرہ   ے ۱۲+ درعہ   ۱۲ گز پانچ گرہ   ے ۵+ درعہ

خطوط نویسی

موجودہ زمانہ میں ذرائع خبر رسانی کی سہولت نے خطوط نویسی کو بہت عام کر دیا ہے - تہذیب ہے کہ جس دور سے ہم لوگ گزر رہے ہیں - اس میں خط و کتابت زندگی کا ایک جزو لازم بن گئی ہے - لہذا اس کے متعلق چند ہدایتیں بھی ضروری معلوم ہوتی ہیں -

(۱) مقام روانگی اور تاریخ - کاتب کو چاہیئے کہ اپنا پورا پورا پتہ خط کے داہنے گوشہ پر اور تاریخ بائیں گوشہ پر لکھے -

(۲) القاب اور الفاظ دعائیہ - خطوں میں یہ بہت ضروری ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ جس رتبہ اور درجہ کا ہو گا اس کے مطابق یہ الفاظ لکھے جائیں کہ حفظ مراتب کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے - نقشہ ذیل میں ہر رتبہ اور درجہ کے لوگوں کا لحاظ کر کے ان کے القاب اور دعائیہ الفاظ دیئے گئے ہیں -

(۳) آداب اور مکتوب الیہ کی خط کے آخر الفاظ - یہ بھی نقشے میں دیئے گئے ہیں - ان کو بھی بلحاظ درجہ اور مرتبہ منتخب کرنا چاہیئے -

(۴) نفس مضمون یا غرض مطلب - یہ خط کا وہ حصہ ہے جو موقع اور

محاورے کے مطابق یا محاورہ کی زبان میں ہونا چاہیئے - اس میں تکرار الفاظ و مطالب بچانا چاہیئے -

(۵) تتمہ - اس حصہ میں بھی القاب و آداب کے مطابق بلحاظ مرتبہ کچھ مناسب الفاظ استعمال کرنا ضروری ہے -

(۶) پتہ - مکتوب الیہ کا نام - اس کے ساتھ القاب و دعائیہ الفاظ - محلہ - ڈاکخانہ - شہر یا قصبہ یا گاؤں و ضلع لکھنا چاہیئے

مکتوب الیہ	القاب	دعائیہ	آداب	مکتوب الیہ کے خط کے لئے الفاظ	تتمہ
ہر بزرگ (مرد)	مخدوم معظم - معظم و محترم - معظم جناب و قبلہ	دام ظلکم - مدظلہ زاد مجدہٗ	القاب و تسلیمات آداب و نیاز	والا نامہ - اعزاز نامہ افتخار نامہ - گرامی نامہ	خادم - ارادتکیش - عقیدتکیش آپ کا فرمانبردار
ہر بزرگ (عورت)	مخدومہ معظمہ - معظمہ و محترمہ - مخدومہ معظمہ	دام ظلہا - مدظلہا زاد مجدہا	"	"	"
ہر خورد (مرد)	عزیزم - عزیزی - سعادت آثار - بلند اقبال پیارے عزیز -	سلمہٗ طول عمرہٗ	دعا - جیتے رہو خوش رہو	مسرت نامہ بہجت نامہ	دعاگو - خیر اندیش - خیر طلب

مکتوب الیہ	القاب	دعائیہ	آداب	مکتوب الیہ کے خط کے لئے الفاظ	تتمہ
ہر خورد (عورت)	عزیزہ - نور چشم	سلمہا	دعا - جیتی رہو خوش رہو	مسرت نامہ بہجت نامہ	دعاگو - خیر اندیش خیر طلب
برابر والے کو جو بار خط و کتابت میں ہے	جناب من - مہربان من مکرم بندہ - کرم فرمائے بندہ	زاد لطفہ	تسلیم السلام علیکم	عنایت نامہ - والا نامہ محبت نامہ - آپکا خط یا کاغذ	مخلص - نیاز مند - نیاز کیش خیر طلب - خیر اندیش
دوست - احباب (بے تکلف)	مخلص - محب - جلیس - صدیق - یار مخلص کرم گستر - پیاری دوست	"	السلام علیکم آداب تسلیم	محبت نامہ نامہ مسرت	تمہارا
بیوی کو	عصمت مآب - عفت شعار انیس و غمگسار - رفیق حیات	زاد عصمتہا		راحت نامہ	

خطوط

(۱) چھوٹوں کی طرف سے بڑوں کو

استاد کو (اطلاع کامیابی امتحان)

مسنون - امتحان - مزاج

مسنون امتحان مزاج

گورنمنٹ ہائی اسکول حسین آباد۔ لکھنؤ

حضرت و قبلہ مدظلہ العالی۔ سلام مسنون

جناب کے گرامی نامہ نے عزت بخشی۔ سالانہ امتحان ختم ہو چکا جناب کی دعا اور خدا کے فضل و کرم سے اچھے نمبروں سے کامیاب ہوا ہوں۔ یہ سب آنجناب کی عنایات اور دعا کا ثمرہ ہے کہ ہر امتحان میں اعلی نمبروں سے کامیاب ہوا۔ امید ہے حضور مزاج سے مطلع کیا جاؤں گا۔

عریضۂ ادب شمس الحق

دادا یا نانا کو (طلب خرچ کے متعلق)

مجدہ - درجہ - بقیہ - ارسال

مجدۂ درجہ بقیہ ارسال

کانپور

۱۵ اگست سنہ ۱۹۳۵ء

قبلہ و کعبہ جناب دادا (یا نانا) صاحب زاد مجدکم۔ آداب و تسلیمات عرض آنکہ کمترین اس سال درجہ پنجم میں کامیاب ہو گیا۔ اگلے درجہ کی کتابوں کے لئے

روپیہ کی ضرورت ہے، ماسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ چند کتابوں کا انتظام
کرو کچھ کتابیں بازار سے نصف قیمت پر مل گئی ہیں لیکن بقیہ کتابوں کے لئے
مبلغ ۵ روپے کی ضرورت ہے اپنا گزارش خدمت والا میں یہ ہے کہ جہانتک
ممکن ہو جلد روپیہ ارسال فرمائیں تاکہ کتابیں خرید لیجائیں۔

آپکا تابعدار۔ عبدالغفور

والد کو

(ٹیوٹر مقرر کرنے کی اجازت حاصل کرنے کیلئے)

امتحان (امتحان) دعا (دعا) ملازم سنار (رام پرشاد)

جواب۔ لکھئے

۸ مارچ ۱۹۲۵ء

ابا جان! آداب و نیاز

خدا کے فضل سے میں اچھا ہوں، ۱۱ اپریل سے امتحان سالانہ شروع
ہونے والا ہے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیے۔ میں کوشش تو بہت
کرتا ہوں۔ حساب بہت کمزور ہے اگر جناب اجازت دیں تو ماسٹر رام پرشاد
صاحب کو صرف حساب سکھانے کے لئے ٹیوٹر مقرر کر لوں۔ غالباً ۵ روپے
ماہوار پر کام ہو جائیگا گھر پر سب آدمی اچھے ہیں اور بعد سلام و دعا کہتے ہیں۔

آپکا فرمانبردار بیٹا
امیر سنگھ

چچا کو (بھائی کے داخلہ کے متعلق)

دوام (دوام) آداب (آداب) داخل (داخل)

اورنگ آباد

۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء

جناب عم بزرگوار قبلہ دام ظلکم العالی - آداب عرض ہے -

برادر عزیز کریم بہ رستم بخیریت تمام پہنچ گئے - کل مدرسہ جاکر اُن کو داخل
کرا دونگا جناب اطمینان رکھیں - داخلہ کا مسئلہ طے ہوجانے پر مطلع کرونگا -
میں جناب کی اس رائے سے متفق نہیں ہوں کہ کوشش کر کے آٹھویں میں
داخل کرا دیا جائے - ایسا کرنے سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - میں عزیز کو
صرف اس درجہ میں بھرتی کراؤنگا جس کے لئے وہ قطعی فٹ ہونگے - سب کو حسب تمیز
سلام و دعا -

جناب کا خادم شمشیر خان

والدہ کو (داخلہ کالج کی اطلاع)

والدہ	کمرہ	مطمئن
والدہ	کمرہ	مطمئن

بلرام ہوسٹل - میڈیکل کالج لکھنؤ

۸ جولائی ۱۹۳۴ء

محترمہ معظمہ جناب والدہ صاحبہ ظلہا

آداب تسلیمات - جناب سے رخصت ہوکر بخیریت تمام لکھنؤ پہنچ گیا -
میڈیکل کالج میں داخل ہو گیا ہوں، بورڈنگ ہاؤس میں رہنا منظور کر دیا، کمرہ
اچھا ہے کھانے پینے کا انتظام نہایت اچھا ہے ہوسٹل کی عمارت بھی نہایت شاندار
ہے مجھے معلوم ہے کہ آپ تنہائی کی وجہ سے پریشان ہوں گی مگر اسی میں مفارقت

صدمہ آپکو ضرور ہوگا مگر آپ اسکا کچھ خیال نہ فرمائیں۔ میرے برابر آپکی خدمت میں خطوط روانہ کرتا رہونگا اور اپنی خیریت اور یہاں کے حالات سے مطلع کرتا رہونگا آپ مطمئن رہیں چھنن میاں کو دعا اور پیار۔ آپکا فرمانبردار بیٹا

محمد مختار

ماموں کو (عیادت کے سلسلے میں)

حضرات (حضرات) فہمیدہ (فہمیدہ) بولا بیر ڈاک (بوابیر ڈاک) والدہ (والدہ)

الہ آباد

۱۴ فروری سنہ ۱۹۲۸ء

جناب قبلہ ماموں صاحب مدظلہ۔ آداب و تسلیمات

عرصہ ہوا کہ جناب ممانی صاحبہ کی اور آپ کی خیریت اور دونوں حضرات کے حالات نہیں معلوم ہوئے، عزیزی اجمل سلمہٗ کے خط سے معلوم ہوا کہ خدانخواستہ ممانی صاحبہ علیل ہیں جس سے تشویش اور بڑھ گئی معلوم نہیں اب کیا حال ہے خدائے کریم سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کو جلد صحت عنایت فرمائے۔ فہمیدہ سلام عرض کرتی ہے اور والدہ صاحبہ دعا فرماتی ہیں۔ بولا بیر ڈاک خیریت اور حالات سے مطلع فرمائیے، والدہ صاحبہ بہت پریشان ہیں اور روزانہ آپکی خیریت کا انتظار کرتی ہیں۔ نیازکیش۔ عبدالسلام

بڑے بھائی کو (طلب عافیت کے متعلق)

والانامہ (والانامہ) تردد (تردد) اخبارات (اخبارات)

از علیگڑھ

۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء

برادر مکرم۔ آداب و نیاز جس روز سے جناب والا تشریف لے گئے ہیں

کوئی خط آنا ہمارا نہیں ہوا اِس سبب گھر والوں کو بہت فکر رہی خاص کر خیال یہ تھا کہ وہاں کا
صاحب کی تندرستی ہو گا کیا سبب لکھیں۔ آج تین دن ہوئے کہ انہوں نے شکم سیر ہو کے کھانا تک نہیں
کھایا ہے زیادہ کا باعث تعجب یہ ہے کہ اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ہیضہ پھیلا
ہوا ہے۔ موت کا بازار گرم ہو رہا ہے کئیں روز مرہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس خط کے
ملتے پہنچتے ہی اپنی خیریت سے بہت جلد مطلع فرماویں گے۔ جواب فی الفور لکھیے آپ کو بہت بہت دعا
کہتے ہیں۔

آپ کا خادم [illegible]

(۳)

بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو

بیٹے کو۔ (تشویق علم کے متعلق)

انہماک کلاس یاد کوئی ذلیل

انہماک کلاس یاد کوئی ذلیل

بنارس ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء

عزیزم سلمہ۔ دعا۔ مجھے تمہارے حالات سن کر سخت حیرت اور نہایت تعجب
ہے کیونکہ تم پہلے بڑے شوق اور انہماک سے پڑھا کرتے تھے اب
تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ عمر کے ساتھ شوق بھی بڑھنا چاہیے تھا۔ یہ کیا
کہ عمر تو بڑھی اور شوق گھٹ گیا۔ تم بچے نہیں ہو کہ تمہیں سمجھایا جائے
تمہیں لازم ہے کہ پڑھو اور اپنی کلاس میں امتیازی درجہ حاصل کرو
کہ یہ [illegible] مقابلہ کا وقت ہے۔ خوب یاد رکھو کہ [illegible] علم کی عزت

کمینے نہیں ہوتی تعلیم ہی کی حالت میں جب تم بچے تھے ڈھور اور نہ رہنمی کا گھنٹا - علم کے
بغیر نہ ملازمت مل سکتی ہے نہ انسان کوئی کام عمدگی سے کر سکتا ہے - تمہارا بچا
خلیل وغیرہ اب تم بھی اپنا فرض سمجھ کر تعلیم سمجھ لو دیکھو مانا نہ مانا تمہاری لغزشیں معاف

تمہارا - جیون سروپ

بھتیجے کو

(سب سے اچھا برتاؤ کرنے کے متعلق)

متعلقیں - متعلقین = تباہلہ - تبادلہ = اذیت - اذیت

امین آباد لکھنؤ

۱۰ جنوری ۱۹۲۹ء

عزیزم سلمہ - دعا - مدتیں گذر گئیں زمانہ ہوگیا کہ تمہارا کوئی مسرت نامہ
نہیں آیا بعید تعلق تھا لہذا تم سے تمہاری سلامتی سے اطلاع ہے بہت جلد اپنی
اور اپنے متعلقین کی خیریت سے اطلاع دے کر مطمئن کرو گے -
میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ جب سے تمہارا تبادلہ ہیڈ پولیس ہوا ہے تم خلق خدا پر
بہت ظلم کرتے ہو - عزیز من یہ دنیا اور دنیا کی حکومت چند روزہ ہے اس پر
گھمنڈ نہ کرو اور حتی المقدور سب کے ساتھ سلوک نیک اور اچھا برتاؤ کرو تم کو
ہمیشہ انصاف کے ساتھ کام کرنا اور حق تعالیٰ کو ہر وقت حاضر و ناظر سمجھنا چاہیے
چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر تم کو سب کی بھلائی کا خیال رکھنا ضروری ہے
اگر تم دنیا میں لوگوں کو اذیت پہنچاؤ گے تو یقیناً تم کو عقبیٰ میں راحت نہ ملیگی -

خیر اندیش

شمس الدین

(بیٹی کو خط نویسی و تحریر کے متعلق)

دوپہر - دوبہر = دوپٹہ - دوبٹہ = سلامی - سلام

فتحپور — ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء

پیاری بیٹی! بوڑھے باپ کی دعائیں لو۔ آج دوپہر کو تمہارے ہاتھ کا لکھا ہوا خط پہنچا۔ پڑھ کر کمال درجہ کی خوشی ہوئی۔ دیکھو تم نے لکھنا شروع کیا تھا تو ایک مہینہ میں اتنی مہارت ہوگئی کہ آج تم خط لکھنے لگیں۔ اگرچہ املا کی غلطیاں بہت ہیں لیکن دو مہینہ کی محنت اور کوشش سے یہ نقص بھی دور ہو جاویگا۔ روزانہ ایک خط لکھ لیا کرو اور استانی جی سے اصلاح لے لیا کرو۔ تمہارے واسطے اُردو کمپوزیشن نامی کتاب اور چار دستے کا ایک پیکٹ روانہ کرتا ہوں جس کو دیکھ کے اصلاح کیا کرو اور کم سے کم ایک ہفتہ میں ایک مرتبہ خط ضرور بھیجا کرو۔ سید محمد حسن صاحب کی اہلیہ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرو۔

تمہارا باپ۔ احمد حسین

چھوٹے بھائی کو

(تحصیل علم میں محنت اور وقت کی قدر کے متعلق)

کبھی کبھار - آج کل = ضرور - دنوں = ابتدا - آئندہ

اسٹیشن رھو کانپور۔ — ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء

برادر عزیز سلمہ۔ دعا۔ ہم کو ایک شفیق کی خبر سے معلوم ہوا کہ آجکل امتحان کے دنوں میں تم ناولیں پڑھا کرتے ہو اور اپنی قیمتی وقت کو رائگاں کھوتے ہو۔ عزیزم تمہیں کیا ہو گیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر محنت نہ کروگے تو فیل ہو جاؤ گے اور سال بھر تک اسی جماعت میں پڑا رہنا ہوگا۔ بڑی شرم کی بات ہے۔ دیکھو سوائے نصابی کتابوں کے ہرگز کوئی کتاب

ت پڑھو اور اپنے عزیز وقت کی قدر کرو۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ ایسی شکایت کی بات تمہاری نسبت نہ سنوں گا۔

تمہارا
محمد کاظم

چھوٹی بہن کو (معذرت نامہ)

میرا	ارادہ	پڑھا	دشوار	شادی
میرا	ارادہ	چڑھا	دشوار	شادی

ازمظفر نگر
۱۲ فروری ۱۹۲۲ء

عزیزی سلمہا۔ تمہارا خط آگیا۔ تمہاری اور بچوں کی خیریت معلوم ہوکر اطمینان ہوا۔ میری بہن تم نے مجھ کو لکھا ہے کہ میرا ارادہ صادق حسن کی شادی میں آنا ہو جائے کا ہو جائے تو کیا ہی بھی خوش ہوتا۔ میری پیاری بہن میں ضرور آجاتی اور اس بہانہ سے تم سے بھی مل لیتی لیکن آج پورا ہفتہ ہونے آیا کہ اماں جان خدا انکو سلامت رکھے بعارضہ تپ ولرزہ بیمار ہیں۔ روزانہ شام کو بخار چڑھکر لرزہ کیساتھ دوسرے دن صبح کو اترتا ہے۔ کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ اسقدر کمزور اور ناتواں ہو گئی ہیں کہ دو قدم چلنا دشوار ہے۔ دوا دارو کھانا پکانا سینا پرونا سب کام مجھ ہی کو کرنے پڑتے ہیں۔ پھر بھلا میں کیونکر آسکتی ہوں بلکہ مناسب یہ ہے کہ شادی سے فارغ ہو کر تم بھی سیدھی یہیں چلی آؤ۔ ہاشم کو میری طرف سے بہت بہت پیار کرنا۔ والدعا فقط

تمہاری بہن فاطمہ

HIGH SCHOOL EXAMINATION.

Urdu Script Reading.

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

بچوں کا پہلا مکتب جہاں تعلیم بہت ہی اثر کرنے والی ہوتی ہے
وہ ماں کی آغوش شفقت ہے - اگر ماں خدا ترس و عبادت گذار ہو
تو اولاد میں اللہ کی عظمت عبادت کی رغبت بچپن ہی سے
راسخ ہو جائیگی اور جوان ہو کر اپنی قوم کے لئے ملک کے لئے اور دین کا
وجود رحمت ہوگا - یہ امر محتاج بیان نہیں کہ بغیر دینداری
و خدا شناسی کے انسان انسان نہیں ہوتا بلکہ حیوانی زندگی ہے اگر ماں
عورت کا کمال یہ ہے کہ گھرداری میں ایسا سلیقہ پیدا کرے کہ
ایک روپیہ میں ہزار روپے جیسی عافیت و فراغت شوہر و بچوں کو پہونچے بغیر
مرضی شوہر ایک حبہ بھی خرچ نہ کرے - عورت کیلئے سخاوت ہنر نہیں ہے
بلکہ شوہر کی کمائی کھانا اسکی حفاظت اور اسی کے مطابق مرضی صرف کرنا
عورت کا کمال ہے -

ایضاً

بک اسٹال - بک اسٹال = اردھ - اُردو - آرہتے - آتے

ساہنج آگرہ

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء

ہمشیرہ سلیما - دعائیں

ہم کو معلوم ہے کہ تم کو کہانی کی کتابوں کے پڑھنے کا بڑا شوق رہتا ہے۔ میں پچھلے ہفتہ میں جب جالندھر گیا تھا تو اسٹیشن کے بک اسٹال سے میں نے اردو کے مشہور افسانہ نگار منشی پریم چند صاحب کے افسانوں کا ایک مجموعہ تمہارے واسطے خرید لیا تھا۔ پریم بتیسی اس کا نام ہے۔ اس میں بعض افسانے نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ تم اس کو بہت شوق سے پڑھو گی اور شروع سے لیکر آخر تک نہ معلوم کتنی مرتبہ پڑھو گی۔ میں ٹرین میں صرف چار پانچ افسانے پڑھ سکا ان سب میں سوتیلی ماں مجھکو بہت پسند آیا۔ سوتیلی ماں کا نام زبان پر آتے ہی ہم لوگ ڈائن جادوگرنی دشمن اور خدا جانے کیا کیا سمجھنے لگتے ہیں۔ لیکن اس افسانہ میں منشی پریم چند صاحب نے بالکل ہی دوسرا تخیل پیش کیا ہے۔ ہر لڑکی کو یہ افسانہ ضرور پڑھنا چاہئیے کہ وہ ماں کی طرح محبت اور خدمت کر دیوے۔ خدا نخواستہ اگر اسکو کسی دوسری کی اولاد پالنے اور پرورش کرنے کی ضرورت پیش آ جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم اس افسانہ سے اچھا سبق حاصل کرو گی۔

میں اس افسانہ کو خط میں نقل کر کے بھیجتا ہوں تاکہ تم جب تک پریم بتیسی ختم کر کے تمہارے پاس روانہ کروں اسکے پڑھنے کی شائق بن جاؤ۔

تمہارا خیر طلب بھائی - کرشنا

سوتیلی ماں

بیوی کی وفات کے تین ہی ماہ بعد(۱) دوسری شادی کر لینے پر عزیزوں نے ملامت کی کیسا لیسی
بے وفائی اور اسکی روح پر ایسا ظلم ناروا کہا ہے کہ دسکر تا دیکھا عذر گناہ بدتر از
گناہ میں یہ نہ کہونگا کہ یہ مکروہ کیں فطرتی وجہ تھی اور نہ شاید میرا یہ عذر ہی قابل پذیرائی
سمجھا جائیگا کہ ہمارے کمسن بچوں کو ماں کی ایک لازمی کیفیت تھی پر اس معاملہ میں میرا ضمیر
بالکل صاف ہے اور مجھے یقین ہے کہ برزخ میں میری بیوی کی روح بھی حاضر ہو کر قابل سمجھا جائیگا
خواہ یہ ہم کو مجرم گردانیں اور خواہ عذر و یا فیصلہ کہ ایک نئی نویلی دلہن بھی ہم پاک دامن انصاف
ہی تلقین میں مصروف رہینگے اور اسکی ناگفتہ تمناؤں کے لئے بھی آئی کیونکہ تھی یہ میں نے پہلے
ہی اس "امید" سے صاف کہدیا تھا کہ میں نے تم سے شادی صرف اسلئے کی ہے کہ تم میرے
بھولے بچوں کی ماں بنو اور ماں کے ناطے انکے دل پر مرہم رکھو۔

(۲)

لالہ گلزاری لال ہمیشہ منو کو ساتھ لیکر تفریح کے لئے جایا کرتا تھا۔ اور اس وقت
بعض احباب سے ملاقات بھی کر لیا کرتا تھا۔ ان صحبتوں میں منو بلبل کی طرح چہکتا پھرتا
لیکن ملاقاتیوں کی غرض لطف صحبت نہیں بلکہ منو کے طفلانہ کمالات کی نمائش تھی۔ جب لعاب سے
پیار کیا کرتے۔ اسکی ذہانت اور فطرتی فراست کو سراہتے تو مجھ پر ایک نشہ سا طاری ہو جاتا
تھا خوشی کے مارے پھولا نہ سماتا۔ ایک روز میں منو کے ساتھ بابو جوالا سنگھ کے مکان پر بیٹھا
ہوا تھا یہ میرے بے تکلف دوستوں میں تھے میری اور انکی درمیان کوئی ملاحظہ نہ تھا مگر یہ
معزز شخص تھا ہم اپنی کمزوریاں اور خامیاں اپنے خاندانی تنازعے اور مالی پریشانیاں بیان
کرتے تھے نہیں ہم ان سے بے تکلف تذکروں میں بھی حفظ وقار کو مد نظر رکھتے تھے

اپنی تکلیفوں کی داستانیں کبھی ہماری زبان پر نہ آئیں۔ عزت سپاہیانہ غرور کو ہمیشہ چھپاتی تھی۔
بلانے والوں میں بھی راز تھا۔ ہر تکلیف میں نکلت۔

دفعتاً بابو جگالاسنگھ نے منو سے پوچھا کیوں منو تمہاری اماں تمہیں عجیب پیار کرتی ہیں نا؟
منو نے مسکراکر میری طرف دیکھا۔ اسکے جواب کس طرف سے مجھے کوئی اندیشہ نہ تھا۔ میں خوب جانتا تھا
کہ امبا اسکو سو سے پیار کرتی ہے۔ مگر مجھے کتنا تعجب ہوا اس سوال کا جواب زبان سے
نہیں بلکہ آنکھوں سے دیا۔ آنسو کی قطرے اسکی آنکھوں سے ٹپک پڑے۔

مجھ پر شرم سے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ ان چند قطروں نے امبا کی اس خوشنما اور
دلفریب تصویر کو مٹا دیا جو میں نے اپنے ذہن میں تیار کیا تھا۔ جگالاسنگھ نے میری طرف ناہمدردانہ
انداز سے دیکھکر تعجب سے کہا: "کیوں منو تم کیوں روتے ہو؟"

منو نے جواب کچھ نہ کہا۔ نہیں بولا اسکی آنکھوں میں دھواں لگ گیا تھا۔

جگالاسنگھ کا سوتیلی ماں کی ماتا پر شک کرنا ایک قدرتی امر تھا مگر یہ میرے واسطے بھی شبہ
سے خالی نہ تھا۔ مجھے یقین آ گیا تھا کہ امبا رحم اور محبت کی دیوی نہیں ہے جیسے سراہتے
میری زبان نہ تھکتی تھی۔ جب یہاں سے اٹھا تو میرا دل بہت بھرا تھا اور خفت سے گردن نہ اٹھتی تھی۔
میں مکان کی طرف چلا تو سوچنے لگا کیونکر اپنے غصہ کا اظہار کروں۔ کیوں نہ منہ ڈھانپ کر لیٹ
رہوں؟ امبا پوچھے تو ترش ہوکر کہدوں سر میں درد ہے مجھے دق مت کرو۔ کھانا کھانے
کو اٹھائے تو سخت لہجہ میں جواب دوں۔ امبا خود سمجھ جائیگی کہ کوئی بات میری طبیعت کے خلاف
ہوئی ہے۔ تب خوشامد کرنے لگیگی۔ اسوقت طنز و طعن سے اسکا کلیجہ چھلنی کر دونگا۔ ایسا رلاؤنگا
کہ وہ بھی یاد کرے۔ پھر خیال آیا اسکا ہنس مکھ چہرہ دیکھکر مجھ سے اپنے دل پر قابو رہیگا؟
اسکی ایک متبسم نگاہ، ایک میٹھی بات، ایک پُرمذاق چٹکی میرے اس سنگ گراں کے

آخر جلدی کیا حالت ہو گئی۔ یہ میری طبیعت جھنجلا گئی۔ یہ میری اس کمزوری پر ہے کر سکتی ہوں
بھلا کا رخ بدل گیا۔ مجھے غصہ بھی تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے میرا اس طوفان نے بھی ان دل آکر دم
سیلاب میں بھی اٹک سکتی تھی۔ کہاں اب یہ کیفیت ہے کہ ہلکی جھونکوں کا بھی متحمل ہونے کی
تاب نہیں۔ کس ملامت نے میرے دل کو منضبط کیا۔ تاہم ایک ایک قدم پر غصہ کی باگ
ڈھیلی ہوئی جاتی تھی۔ آخر میری طبیعت نے یہ تدبیر نکالی کہ کیا مصنوعی نقلی غصہ کی کیفیت پیدا کی اور
ارادہ کیا کہ چلتے ہی چلتے برس پڑوں گا۔ ایسا نہ ہو کہ تاخیر کی ہوا میں ابر کی طرح کھٹک کر اُڑ کر لے جائیں۔

مگر جوں ہی گھر میں پہنچا اور امبا نے دوڑ کر منو کو گود میں اُٹھا لیا اور پیار کر کے بولی تم آج اتنی
دیر تک کہاں گھومتے رہے۔ دیکھو میں نے تمہارے واسطے کیسی اچھی اچھی پیالیاں بنا رکھی ہیں۔
کہ اس انداز میں ایسا فطرتی خلوص تھا کہ میری نقلی غصہ کی دھمکیاں بھی غائب ہو گئیں
میں نے سمجھا کس دیوی پر بدگمانی کرتا تھا۔ بہتر ہوگا کہ یہ ظلم ہے۔ منو کا چالاک بچہ سمجھے مگر
ماں کھلا کر روٹھا ہو۔ امبا کرے اعتنائی یا محبت ہر گز اس کی خطا وار نہیں
ہماری جذبات ہیں بیدار نہیں ہوتی ہم انکی اظہار کے لئے کیسے کیسے
الفاظ گھڑتے ہیں۔ کیسے کیسے انداز اختیار کرتی ہیں مگر عین موقعہ پر ہماری تقریر
اور الفاظ دغا دے جاتی ہیں اور جذبہ اپنی فطری اور طبعی رنگ میں نمودار ہو جاتا ہے
میں نے امبا کو نہ طعن دے۔ نہ کسی پر بگڑا۔ نہ غصہ سے منہ لپیٹ کر سو یا بلکہ اس سے
بہت ملائم لہجہ میں بولا۔ منو نے آج مجھے بہت پریشان کیا۔ خانجی صاحب نے اس سے
پوچھا کہ تمہاری نئی اماں تمہیں پیار کرتی ہیں کہ نہیں تو یہ رونے لگا۔ میں شرم سے مر گیا
تو لگا۔ مجھے ملال تو گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ تم نے اس سے کچھ کہا ہوگا یتیم بچوں کا حال اس
تصویر کی طرح ہے جس پر ہلکا پردہ پڑا ہوا ہو۔ ہوا کی ہلکی جنبش بھی پردے کو ہٹا دیتی ہے اور بدنما تصویر

آنکھوں کے سامنے کھل جاتی ہیں

یہہ باتیں کتنی ملائم تھیں تاہم امبا کا کھلا ہوا چہرہ کچھہ افسردہ سا ہو گیا۔ وہ آبدیدہ ہوکر بولی اس کا لحاظ تو مجھ سے جہانتک ہو سکا پہلے ہی دن سے رکھا ہے۔ پر یہہ غیر ممکن ہے کہ میں منو کے دل سے ماں کا غم مٹا سکوں۔ میں چاہے جان ہی دیدوں پر میرے ماتھے پر جو سوتیلی کا داغ لگا ہوا ہے اسے نہیں مٹا سکتی۔

مجھے خوف تھا کہ اس گفتگو کا کہیں معکوس اثر نہو۔ مگر دوسرے ہی دن سے مجھے امبا کے مزاج میں ایک نمایاں تغیر نظر آنے لگا۔ میں اسے صبح سے شام تک منو کی ہی ناز برداری میں مصروف دیکھتا۔ یہانتک کہ اس دھن میں اسے میری آسائش کا بھی خیال نہ رہتا۔ لیکن میں ایسا بے نفس تھا کہ اپنی آسائشوں کو منو پر قربان کر دیتا۔ کبھی کبھی مجھے امبا کی بے اعتنائی ناگوار گذرتی پر اسکا ذکر زبان پر نہ لاتا۔

ایک روز میں معمول سے قبل دفتر سے لوٹا تو منو کو دروازہ پر دیوار کی طرف منہ کئے کھڑے دیکھا۔ مجھے اسوقت آنکھ مچونی کھیلنے کی شرارت سوجھی۔ میں نے دبے پاؤں جا کر پیچھے سے منو کی آنکھیں بند کر دیں۔ پر آہ اسکے ننھے رخسار آنسوؤں سے تر تھے۔ میں نے فوراً ہاتھ ہٹا لیا گویا سانپ نے کاٹ لیا ہو۔ دل پر ایک چوٹ سی لگی۔ منو کو گود میں لیکر بولا "منو کیوں رو رہے ہو؟"

طفل نے متانت سے دیکھ کر بولا: "جو نہیں وہ مجھے پیار کرتی ہیں۔ اس لئے مجھے بار بار رونا آتا ہے۔ میری اماں
مجھے بہت پیار کرتی تھیں۔ وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔ نئی اماں اس سے بھی زیادہ پیار کرتی ہیں۔
اس لئے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں یہ بھی اسی طرح مجھے چھوڑ کر نہ چلی جائیں۔"

یہ کہہ کر منو پھر زور زور سے سسکنے لگا۔ میرے آنسو بھی نہ رک سکے۔ امبا کے پیار نے اس
ننھی سی معصوم جان پر کتنا ستم ڈھایا تھا۔ ذرا دیر کے لئے میں بھی سہم اٹھا۔ کسی شاعر کا یہ خیال آ گیا
کہ نیک روحیں اس مکروہ دنیا میں زیادہ دنوں تک نہیں ٹھہرتیں۔ کیسے تقدیر تو اس بھولے
بچے کی زبان سے یہ الفاظ نہیں کہلا رہی ہے۔ الٰہی تو نہ کرے کہ ایسا ہو۔ بعد دیکھنا پڑے۔ مگر میں نے
استدلال سے اس اندیشہ کو دل سے دور کر دیا۔ ماں کی محبت نے پیار اور جدائی میں ایک فرضی تعلق
پیدا کر دیا ہے اور کوئی بات نہیں۔

منو کو گود میں لئے ہوئے امبا کے پاس آیا اور مسکرا کر بولا "ان سے پوچھو کیوں رو رہے
ہیں؟" امبا چونک پڑی۔ اس کے تیوری چڑھ گئی۔ بولی "تمہیں نے پوچھو۔"

میں نے کہا "یہ اس لئے رو رہے ہیں کہ تم انہیں بہت پیار کرتی ہو اور ڈرتے ہیں کہ تم بھی
پہلی اماں کی طرح چھوڑ کر نہ چلی جاؤ۔"

جس طرح گرد صاف ہو کر ہی آئینہ چمک اٹھتا ہے اسی طرح امبا کا چہرہ روشن ہو گیا۔ اس نے
منو کو میری گود سے چھین لیا اور شاید پہلی بار سچی مادرانہ محبت سے اس کے رخساروں کا بوسہ لیا۔

(۵)

افسوس! کیا خبر تھی کہ منو کی ابتدائی باتیں اتنی جلد پوری ہو گئیں۔ شاید وہ معصوم نگاہیں پردۂ غیب
کی محرم تھیں۔ شاید ان معصوم کانوں میں بعض فرشتے سرگوشیاں کرتے تھے کہ امبا بیمار پڑی
اور انفلوئنزا نے دیکھتے دیکھتے اسے ہمارے ہاتھوں سے چھین لیا۔ پھر وہ باغ ویران ہو گیا۔

پھر یہ سب معاملہ گڑ بڑ گیا۔ امبا منّو پر قربان ہو گئی۔ ہاں اس نے مادرانہ الفت کا حق ادا کر دیا
جاڑے کے دن تھے اور ماگھ کی رات میں منّو کی نازک پسلی اٹھی تھی اور اس کی تندرستی روز افزوں دلیجہ ہو
ضد نے منّو پر اپنا قدرتی اثر پیدا کر دیا تھا۔ وہ ضدی اور شریر ہو گیا تھا۔ جب تک امبا کھلانے نہ بیٹھتی
ایک بھی لقمہ نہ اٹھاتا۔ جب تک امبا پنکھا نہ جھلتی چارپائی پر بیٹھ نہ سکتا۔ اسے چھیڑتا، چڑاتا۔ دق کرتا
لیکن امبا کو ان شرارتوں میں کوئی روحانی لطف آتا + انقلو انتظار سے گمراہ رہی تھی۔ کروٹ
لینے کی سکت نہ تھی بدن ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا مگر منّو کی نازک فکر سوار تھی۔ ہائے وہ بے نفس مادرانہ
خاطرداریاں اب افسانہ ہو گئیں مگر ان انسانوں کی یاد کو تڑپاتی ہیں۔ امبا کے ساتھ منّو
کی طفلانہ شوخی اور شرارت اور ہنسی بھی نصف ہو گئی۔ اب وہ یاس اور حزن کی زندہ تصویر
ہے مگر اس کے ساتھ ہی لب پہ کبھی شکایت نہیں۔ ماں کی نعمت کھو کر اسے کوئی اندیشہ اور خوف نہیں

(۳) برابر والوں کو

دوست کو

(بد مزاج بیوی اور اس کے سلسلہ میں ایک افسانہ کے متعلق)

ڈالی   عذاب   دالان   دوکان   مزاج

ڈالی   عذاب   دالان   دوکان   مزاج

ڈالی گنج۔ لکھنؤ   مورخہ ۱۳ رجب سنہ ۳۲ء

پیاری نصیر اسلام لو۔

تم کو یاد ہو گا۔ جب ہم اور تم الف بے ساتھ پڑھا کرتے تھے تو اکثر یہ بحث رہا کرتی تھی
کہ بیوی اگر خوش سلیقہ اور نیک مزاج ہو فی الناس تو دنیا میں ہی جنت کا لطف حاصل
ہو جاتا ہے لیکن اگر بدقسمتی سے بیوی ملے چڑچڑی اور زبان دراز تو نہ پوچھو زندگی ہو جاتی

مستقل عذاب اور دنیا ہی میں جہنم کا نمونہ۔ تم میری باتوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ غریب عورت اور وہ بھی ہندوستانی عورت۔ بھلا کس طرح مرد کے لئے عذاب بن سکتی ہے۔ آج میری نظر سے حضرت اسلم کا یہ افسانہ گذرا۔ افسانہ کا پلاٹ تو بہت سادہ اور معمولی ہے مگر اسلم صاحب نے بدمزاج بیوی کا کردار خوب پیش کیا ہے۔

فقط تمہارا مخلص
حکیم

چھاتہ

(حضرت ایم۔ ایم اسلم صاحب مصنف مرزاجی)

برکھا ہو رہی تھی اور مرزاجی مرغی کی طرح بھیگے ہوئے دالان میں آکر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ بیگم صاحبہ نے باورچی خانہ سے نکل کر للکارا:-

"کیسے مرے ہیں چھاتہ؟"

مرزاجی انگرکھے کے بٹن کھولتے ہوئے بولے:-

"کہیں گیا نہیں آجاتا ہے ابھی۔"

"گیا نہیں تو پھر ہے کہاں؟" بیگم نے گرج کر پوچھا۔ "چھاتہ ہے کہاں؟"

"ذرا کپڑے تو اتارنے دو۔" مرزاجی نے انگرکھا اتارتے ہوئے کہا "بتلا دیتے ہیں۔ دو دمڑی کا چھاتہ ان کے لئے پیچھے جھاڑ کر پیچھے پڑی ہو۔"

بیگم بولیں:-

"دمڑی کا نہیں ایک دمڑی کا سہی۔ لیکن چھاتہ ہے کہاں؟"

رہی ہے۔"

"کہاں ہے؟ کیوں ہے کس بھٹی چھاتہ یہہ نیا چھاتہ کہے دی آئی آج؟"

"ارے ذرا صبر تو کرو" امرنا جی نے انگرکھا نچوڑتے ہوئے کہا۔ "چھاتہ ہی تو ہے بیر جی کا تبرک تو نہیں جس کے لئے یوں چلّا رہی ہو۔"

"غضب خدا کا" بیگم بولیں۔ "یہاں تو آئے دن چھاتہ غائب ہوتا ہے۔ یہہ چار مہینے میں دوسرا چھاتہ گم ہوا ہے۔ جیسے میرے باوا نے چھاتے کی دکان لگا رکھی ہے کہ جب غائب ہو وہاں سے دوسرا منگوا لوں۔ لوجی پرسوں چھاتہ آیا اور آج ندارد۔ اللہ توبہ۔" اور پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر۔

"میں کہتی ہوں جب آپ کو چھاتہ رکھنے کا شعور ہی نہیں تو چھاتا گھر سے لے کیوں جایا کرتے ہو؟ لوجی پہر پہر سے گھڑی گھڑی چھاتا چھاتا پکار رہی ہوں لیکن کوئی جواب ہی نہیں ملتا۔ گویا چھاتا ان کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔ دیکھوں تو آج چھاتے بغیر گھر کا کام کیونکر چلتا رہے۔ یہہ بارش اللہ توبہ! چھاجوں پانی پڑ رہا ہے اور گھر کی یہہ حالت ہے کہ آج ہی گھر میں چھاتا نہیں۔ اتنی بے سروسامانی تو خدا دشمن کو بھی نہ دکھلائے۔ گھر میں برکت کیا خاک نظر آئے جہاں چھاتہ ہی موجود نہیں۔ لتے چھاتا ہو تو باہر جایا نہیں جاؤں۔ سالن جل کر خاک سیاہ ہو گیا ہوگا لیکن آپکی بیزار کو۔ چھاتا کسی کو بخش آئے نا۔"

"سنو سنو" امرنا جی بات کاٹ کر بولے۔ "اب اس وقت تو چھاتے کی کسی کو گھر میں ضرورت نہیں۔ بارش تھمے تو لے آئیں گے۔ اور تمہیں بھی قسم ہے پیدا کرنے والے کی جو تم صندوق میں بند کر کے نہ رکھو۔ بس لیا! الولسن اب بولیو مت۔"

یہہ کہہ کر آپ نے ماما کو آواز دی کہ چائے لائے۔ لیکن بیگم نے گرج کر کہا:۔

"چائے کہاں سے آئے۔ چھاتا ہوتا تو چائے بھی تیار ہوتی۔ چائے پتی تھی تو چھاتا لے کر آنا تھا۔ چھاتا ہوتا تو دودھ منگوا جاتا۔ اب چھاتا تو ہے نہیں چائے بس برستے پر مانگتے ہو۔

چاہے تو وہاں گئے جب گھڑی دو گھڑی کو مکر ہو۔ لو جی جب دیکھو چھاتا غائب۔ کیا لوگوں کے گھروں میں یونہی لوٹ مچا کرتی ہے؟ ادھر چھاتا منگوایا ادھر غائب۔ ستیاناس جائے اس گھر کا جہاں چھاتا بھی رہنے نہیں پایا۔ مرزا چھپا چھپا کر رکھتی ہوں۔ سو بار سمجھاتی ہوں کہ جہاں سے اٹھاؤ پھر وہیں رکھ دیا کرو لیکن یہاں تو وہی بات ہے کہ تم بکے جاؤ تمہاری سنتا کون ہے۔

مرزا جی چارپائی پر بیٹھے کھینچ کھینچ کر جرابیں اتار رہے تھے کہ اس کھینچ تان میں ایک جراب پھٹ گئی۔ بس اب کیا تھا بیگم صاحبہ کا پارا اور بھی چڑھ گیا۔ "لو دیکھ لیا نہ مرزا" تیوری چڑھا کر بولیں "اب چھاتا پاس ہوتا تو کیوں جرابیں بھیگتیں اور کیوں پھٹتیں۔ کیوں اب تو چھاتا دیکر مزا چکھ لیا آپ نے اب چولھے میں ڈالوں جرابوں کو مجھ سے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ تم آئے دن چھاتا گم کرو اور میں ان کی مرمت کرنے لگوں۔ گھر کا دھندا کروں یا جرابیں سینے بیٹھوں۔ جرابیں سلانے کا خیال تھا تو پھر چھاتا بھی جیسے لے گئے تھے ویسے لے بھی آئے ہوتے نا۔"

مرزا بات کاٹ کر بول اٹھے "میں نے کب کہا کہ تم میری جرابیں سی دو۔ رہنے دو یونہیں خلیفہ جی سے سلا لیں گے۔ تمہاری وہی حالت ہے کہ پیش از مرگ واویلا۔"

"ہوں" بیگم بولیں "ایک چوری اوپر سے سینہ زوری۔ کس منہ سے باتیں کر رہے ہو۔ شرم تو نہ آئی یہ کہتے کہ بارش تھمے تو بازار سے چھاتا لے آئیں گے۔ آج میرا بھی کوئی ہوتا تو پوچھتا آپ سے کہ چھاتا دیا کس کو؟ بھرے گھر میں ایک چھاتا اور وہ بھی غائب۔ بالکل نیا چھاتا تھا مجھے تو اس گھر کی خاک اڑتی نظر آتی ہے۔ یہ تو میرا ہی دم ہے جو یہ چار چیزیں نظر آتی ہیں۔ میں تو دن بھر چھاتا سنبھال سنبھال کر رکھوں لیکن ذرا انہیں دیکھو کہ چھاتا چھوڑے بغیر گزارا ہی نہیں۔ بس ضد ہے تو چھپ چھپ کر سے۔ گھر سے نکلیں گے تو چھاتا لیکر نکلیں گے۔ بیٹھیں گے تو کہانیاں

صاف کرتے کرتے ایک آدھ کمانی توڑ کر رکھ دیں گے۔ کھونٹی پر رکھوں گی تو اٹھا کر کونے میں رکھ دیں گے۔ جب دیکھو بس چھاتے پر نظر ہے۔ آگ لگے اس گھر کو جہاں چھاتا بھی رہنے نہیں پاتا۔ گھنٹہ بھر سے بک رہی ہوں لیکن بتلاتے ہی نہیں کہ چھاتا چھوڑ کہاں آئے۔ یوجی! اتنے بڑے گھر میں ایک چھاتا اور آج وہ بھی غائب۔ چلو کوئی شرافت کی؟"

مرزا جی جھلا کر بولے "——— کیوں مفت میں چلا رہی ہو۔۔۔۔"

"مفت میں چلا رہی ہوں"! بیگم نے بات کاٹ کر کہا "تو آپ ہی بتلا دیں نا پھر کہ چھاتا گیا کہاں کہاں چھوڑ آئے ہو۔ کہاں چھوڑ آئے ہو۔ کس کو دے آئے ہو؟"

لو سن لو! مرزا جی بولے۔ گھر آ رہا تھا راستہ میں میر صاحب مل گئے انہوں نے کہا کہ چھاتا ہمیں دیدو گھر جا رہے ہیں تو بالکل بھیگ ہی جائیں گے۔ ہم نے دیدیا۔ ہم سے تو کسی سے بے مروتی ہو نہیں سکتی

میر صاحب کا نام سن کر تو بیگم کے پتنگے لگ گئے۔ چمک کر بولیں:

"ارے کس موئے کا نام لیا۔ وہ موا تو پورا ٹھگ چکر ہے۔ جب دیکھو بھتنے کی طرح گھر گھر پھدکتا پھرتا ہے۔ آئے بڑے بے مروت والے۔ چھاتا کیوں دیا تھا کوئی اور چیز دیدی ہوتی۔ چھنگلیا سے انگوٹھی اتار دی ہوتی نا۔ انگرکھا بخش دیا ہوتا نا۔ بڑے سخی داتا کہلاتے۔ کیا چھاتا ضرور دینا تھا۔ شرم تو نہ آئی بغیر چھاتے کے گھر چلے آئے۔ بجلی گرے تمہارے میر صاحب پر جو چھاتا لیکر چلتے بنے۔ غضب خدا کا۔ اس بارش میں بچے جو مدرسہ سے آئیں گے تو کیا حشر ہوگا؟ آپ تو حاتم کی قبر پر لات مار کر دے آئے چھاتا۔ اور جو اتفاق سے کسی بچہ کو بخار چڑھ گیا تو کیا دوا درمان اور ڈاکٹر کی فیس آ کر میر صاحب دیں گے۔ آپ نے تو دیدیا چھاتا۔ کسی کی جان جائے آپ کی بلا سے۔ آپ کی صحت تو نہ بھیگیں۔ لیکن دل میں اتنا تو سوچ لیا ہوتا کہ جب گھر میں چھاتا نہیں تو گھر کا کام کاج کیسے چلیگا؟"

اتنے میں ملازم نے باہر سے آواز دی۔

"اے حضور! شام کے لئے بازار سے جو منگوانا ہو ابھی منگوا لیں۔ آج بارش تھمتی نظر نہیں آتی"

بیگم بولیں "گھر میں چھاتا تو ہے نہیں منگواؤں کیا خاک۔ بس آج تو فاقہ ہی رہے گا۔

چھاتا ہوتا تو کچھ منگواتی بھی۔ آج گھر میں چھاتا ہی نہیں بارش کیوں تھمنے لگی۔ میری بلا سے جھوٹے لگے

لٹخان آئے کوٹھری میں پڑ دیوں گی۔ بس گھر کا خیال ہی کسے ہے۔ کوئی گھر سمجھے تو گھر کا چھاتا کیوں

کسی کو دے آئے۔ یہ تو بس سودائی ہے۔ گھومتے گھامتے آئے کھانا کھایا اور چھاتا اٹھایا اور چلتے ہوئے

اُن کی بلا سے میرے بچے بھوکے مریں یا ننگے پھریں۔ انہیں تو بس

مرزا جی نے بات کاٹ کر کہا:۔ "کیوں ہڑ مچا رہی ہو اتنی ہی ضرورت ہے تو پڑوسن سے منگا لو۔"

"پڑوسن سے مانگ لوں" بیگم نے تیوری چڑھا کر کہا۔ "وہ کیا؟ چھاتا۔ لو اور سنو! اب محلہ میں ڈھنڈورا

پٹواؤ۔ کیا کہیں گے محلہ والے۔ لو جی اتنا بڑا گھر اور چھاتا مانگتے پھرتے ہیں لوگوں سے

میں تو جی! میں ڈر رہی ہوں کہیں سمدھن کو خبر نہ ہو جائے۔ اس نے سن لیا تو بس نانا دادا

چھوٹا بچہ۔ باد دی والے کیا کہیں گے۔ کون ملنا جلنا پسند کریگا ہم سے ایسے بے غیرت

جو گھر کا چھاتا کسی کو دے آئیں اور پھر گھر گھر مانگتے پھریں۔ لاؤ کوئی نام خدا گھڑی گھڑی کپڑے

چھاتا دیتی۔ تو بہ میری! توبہ۔ نہ کبھی سنی اور نہ کہیں دیکھی۔ بارش کا موسم ہو اور گھر میں چھاتا

نہ ہو۔ جانے اللہ میاں نے کس طرح کہدیا کہ مرد کو عورت پر فضیلت ہے۔ اجی اس فضیلت

کی بھی کوئی حد ہے کیا کہنے اس فضیلت کے۔ چھاتا سنبھال کر رکھنے کا شعور نہیں اور فضیلت کا

گیت گاتے ہیں۔ یہ تو بس عورت کا دم ہے جو گھر کا انتظام کرتی ہے۔ مرد کو کرنا پڑے

تو گھڑی میں خاک اڑنے لگے۔ یہ میرا ہی کام تھا جو اتنے دن چھاتا سنبھال کر رکھا۔ دیکھا

نہ آج ہی چھاتا لیکر گئے اور آج ہی غائب کر دیا جب میاں کو چھاتا رکھنے کی تمیز نہیں تو نوکروں پر

کیا خاک رعب رہے گا۔ بازار والے کیا کہتے ہوں گے۔ لوجی چلیے آگئی ہیں جوتیں جھنکاتی اور چھاتا پاس نہیں

مرزا جی بیچارے الٹے الٹے قدموں لٹک پڑ گئے۔ لیکن وہ بیگم کیا جو ٹل جاتیں گرج کر بولیں:۔

"سو رہو! خدا بچوں کو نمونیہ ہو جائے۔ اتنے بچوں کے باپ تو ہو گئے لیکن آج تک چھاتا رکھنے کا شعور نہ آیا۔ اگر اس طرح پاؤں پسار کر سونا تھا تو پھر چھاتا بھی رکھ لیے ہوتے۔ آرام سے بے فکر ہو کر سوتے۔ آپ گھر لٹانا جانتے ہیں۔ کسی طرح سے گھر بنانا بھی سیکھ لیا ہوتا۔ آج بیٹھے سیخی دیا تا کہیں سے جھڑ کے اٹھایا چھاتا اور دے دیا کسی ایسے کھٹے مسٹنڈے کو۔ اللہ رے ہمت! چھاتا دے کر کیا مزے سے پڑ رہے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ لوجی گھر کی فکر کون کرے، اس میں اکیلی ہی رہ گئی ہوں۔ بس سنبھالو گھر اپنا۔ اس نگوڑے گھر میں کیا رہنا جہاں چھاتا نہ ہو۔"

بیگم صاحبہ کی اس تقریر دلپذیر کا اتنا اثر تو ضرور ہوا کہ مرزا جی کو خیال میں آسمان بھی نیلے رنگ کا ایک عظیم الشان چھاتا نظر آنے لگا جس کے نیچے کل کائنات کھچی ہوئی۔ ابھی اسی شغل میں مشغول تھے لیکن بیگم صاحبہ اپنی گٹھڑی بغل میں دبائے الگ کھڑی تھیں۔

دوست کو (ایک تہنیتی خط)

صاحبزادگی (صاحبزادہ)، پوزیشن (پوزیشن)، حسب الخواہ (حسبِ دلخواہ)

گونڈہ

۲۰ جون ۳۲ء

محبی! آداب و نیاز۔

پرسوں سن لیڈر میں آپ کے صاحبزادے کا نتیجہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ خیر پاس ہونا تو کوئی

ایسی بڑی بات نہ تھی جو ایک محنتی اور ذہین طالب علم کے لئے امر لازم ٹھہرے۔ مگر فرسٹ
ڈویژن میں پاس ہونا اور چار مضمونوں میں امتیاز لانا حقیقتاً قابل داد بات ہے۔ میں آپکو
دلی اور پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میں نے جبکہ پچھلی مرتبہ آپکے پاس گیا ہوں عزیز منظور سے وعدہ کیا تھا
کہ اگر تم اچھی پوزیشن سے پاس ہوئے تو میں تمکو دس کی کتابیں بطور انعام کے دونگا
چونکہ وہ بہت ہی اچھی پوزیشن سے پاس ہوئے ہیں لہذا دس کا چیک منسلک ہذا کرتا ہوں
انکو دیدیجئے کہ وہ حسب دلخواہ کتابیں خرید کر مطالعہ کریں جو انکی آئندہ تعلیم میں معاون
ہوں۔ دیکھئے حضرت اس معاملہ میں آپ دخل نہ دیں اور اپنے تکلف کو کام میں نہ لائیں
ہاں آپ یہ فرمائیے مجھے مٹھائی کب کھلائیں گے۔

نیازکیش۔ رمضان علی جعفری

دوست کو (ایک تعزیتی خط)

ستم دیدہ	خدائے قادر	مرحوم
ستم دیدہ	خدائے قادر	مرحوم

ستم دیدہ چرخ ستمگار خدائے قادر تم پر رحم کرے۔ برخوردار رمضان المرحوم کے انتقال کا حال سنکر
جو صدمہ میرے دل پر ملال کو پہنچا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور انداز تقریر سے افزوں ہے۔
جانگداز ماجرا کو کونسے حسرت افزا الفاظ میں بیان کروں ؎

غم دیکھا کبھی دنیا میں اتنی چشم گریاں کا ٭ بہیں کتنے ہی دریا گر نچوڑوں پاٹ داماں کا

چونکہ یہ نہایت الم افزا صدمہ ہے اور نہایت سخت امتحان کی منزل ہے لہذا طبیعت کا صبر
تحمل کا بوجھ چھاتی پر رکھکر ہو سکتا ہے۔ صبر و شکیبائی کی تلقین انسان کو حد مجبوری تک ہے

عزیزم معظم کے لئے صرف دعائے خیر لازم ہے۔ باقی ہیچ۔ زیادہ بجز توفیق صبر کیا لکھوں۔

تمہارا شریک ماتم

حمید الدین

خاوند کو

(اخراجاتی مجبوریوں اور خانگی معاملات کے متعلق)

خورد و نوش	نور چشم	اسکول
خورد و نوش	نور چشم	اسکول

ٹونک

۱۲ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

بعد اشتیاق ملاقات عرض یہ ہے کہ آپکو یہاں سے بمبئی تشریف لے گئے تقریباً ایک ماہ ہوگیا، تعجب ہے کہ آپ نے اب تک خیریت کا کوئی خط نہیں بھیجا۔ میں نے اس درمیان میں کئی خطوط ارسال کئے لیکن کا بھی کچھ پتہ نہیں۔ آپکو خوب اچھی طرح سے معلوم ہے کہ میرے پاس صرف دس روپیہ تھے وہ خرچ ہو چکے۔ خورد و نوش کا اب کوئی انتظام نہیں ہے قرض و ادھار سے کہاں تک زندگی بسر کی جائے۔ نور چشم حمید الدین کی کتابوں کے لئے بھی روپیہ کی سخت ضرورت ہے اسکول لکھا گیا ہے۔

مہربانی فرما کر اپنی خیریت کا خط جلد لکھئے اور معقول خرچ کا انتظام کرنے کے لئے بلا توقف فرمائیے۔

آپکی کنیز

بیوی کو (گذشتہ خط کا جواب)

مشغول (مشغول) لغراجات (اخراجات) کرالو (کرالو)

اروڈ بمبئی ۱۸ر جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

محترمہ بیوی صاحبہ سلامت ۔ شکر کرو کہ تم سب لوگ اچھی ہو۔

واقعی تمہارے کئی مسرت نامے ملے مگر اب تک جواب نہ دے سکا۔ دفتر کا کام بہت بڑھا ہوا ہے دن رات اس میں مشغول رہتا ہوں۔ خرچ لغراجات کے لیے مبلغ ۵۰ روپے روانہ کر دئے ہیں اگر رسید ملے اطلاع دو۔ مجھے خوشی ہے کہ تم لوگوں کا بڑا خیال ہے۔ اس روپیہ کو سنبھال کر خرچ کرنا۔ نور چشم حمید الدین کے پڑھنے کے لیے جو کتابیں انگریزی درکار ہوں میرے پاس لکھ کر بھیج دو میں یہاں سے بھجوا دوں گا۔ مکان کی مرمت ضروری ہے مستری نند خاں کو ٹھیکہ دیکر درستی کرالو۔

اپنی خیریت اور بچوں کے حالات سے جلد جلد مطلع کرتی رہو۔

مشتاق دیدار
حسین الدین

ملازم کو (رخصت سے واپسی کے متعلق)

وصول (وصول) انتظام (انتظام) واپس (واپس)

خیر خواہ بندہ سلامت ۔

تم دس یوم کی چھٹی لیکر گئے تھے۔ آج پندرہ روز ہو گئے اب تک تم واپس نہیں آئے۔ تمہاری وجہ سے گھر کا تمام کام نہایت ابتری میں ہے۔ اگر آسکو تو آجاؤ ورنہ تحریر کرو تاکہ دوسرا کوئی انتظام کیا جائے معلوم نہیں تم نے گانو سے کرایہ تمہارے وصول کیا تھا یا نہیں۔ اگر وصول نہیں ہوا تو مجھے مطلع کرو۔ تاکہ میں نوٹس دیکر کرایہ وصول کر لوں۔ جواب جلد دو۔ تاکید جانو۔

محمد بشیر خاں

حکیم صاحب کو (معالجہ کے سلسلہ میں)

فتحگڑھ

۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء

فلاطون دوران و ارسطوئے زمان جناب حکیم صاحب زاد لطفہ۔

تسلیم۔ مزاج شریف۔ میں عرصہ سے بخار ضیق تپ میں مبتلا ہوں۔ ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ جناب نے تشریف آوری کا وعدہ فرمایا تھا لیکن ابتک تشریف نہیں لائے۔ اب روز بروز میری حالت ابتر ہوتی جاتی ہے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ سوائے آپکے علاج کے کسی اور کا علاج میرے لئے مفید ثابت نہیں ہوتا لہذا التماس ہے کہ بلا توقف جلد تشریف لاکر میرا معالجہ فرمائیں تاکہ صحت ہو اور بعد صحت اپنے کام میں لگ جاؤں ورنہ کہ بمشکل تمام ایک ماہ کی رخصت لے رکھی ہے امید ہے ضرور بالضرور جلد آنجناب تشریف لائیں گے۔ اپنے تمام پرانے نسخے بھی جنکی نقول میں نے باحتیاط محفوظ رکھی ہیں ارسال کرتا ہوں۔ تاکہ آپ میری پہلی حالت سے اور طریق علاج پر غور فرما سکیں۔

آپکا نیازمند

نعیم اللہ۔

نقول نسخہ جات

ہوالشافی

گاؤزبان [illegible] عناب [illegible] سپستان

۵ ماشہ ۵ دانہ [illegible] عدد

[illegible] انجیر [illegible]

[illegible] صاف [illegible]

شربت بنفشہ [illegible] نیم گرم [illegible]

۲ تولہ

هوالشافی

زنجبیل - صبر زرد - کتیرا - تخم فلوس

خیارشنبر [illegible] عرق مکو سائیده [illegible]

وبالائش برگ ارنڈ ببندند

هوالشافی

ذهب مهره ختائی سائیده

[illegible] ماشه [illegible] ماشه

درخمیره گاوزبان ساده آمیخته ورق نقره افزوده

یک عدد

اول بخورند عقب آن لعاب ریشه خطمی

[illegible] ماشه

شیره بادیان شیره تخم کاسنی در عرق [illegible]

[illegible] ماشه [illegible] ماشه ٢ توله

عرق بادیان [illegible] شربت [illegible]

١٠ توله ٢ توله

آمیخته بنوشند۔

بعد طعام [illegible] وقت [illegible] خاص

[illegible] ماشه

همراه نمک هاضم بخورند

هوالشافی

نمک [illegible] بادیان زیره سیاه

[illegible] ماشه [illegible] ماشه [illegible] ماشه

طباشیر کبود دانه الائچی کلان

[illegible] ماشه [illegible] ماشه

دانه الائچی خورد در آب تازه سائیده

[illegible] ماشه

سکنجبین [illegible] [illegible] بالائش [illegible] مصطگی

[illegible] ماشه

[illegible] سائیده بنوشند

نسخه سفوف

[illegible] مصطگی [illegible] [illegible]

توله توله توله [illegible] ماشه

هلیله زرد پیپل [illegible] خشک

توله توله توله

فلفل سیاه زنجبیل [illegible] پخته

[illegible] ماشه توله

سفوف سازند و [illegible] [illegible] بالمند

[illegible] ساعت از استعمال آب

احتراز کنند۔

مصالح حوض

افتیمون ولائتی - صندل سرخ تخم خیارین گل گاؤزبان برگ گاؤزبان

۱ تولہ ۱ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ

خانہ ابریشم مقرض برادہ صندل سفید پوست بیخ کاسنی پوست بیخ بادیان گل سیوتی

۱ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ ۲ تولہ

گل سرخ کوفتہ بیختہ کو سب کردہ بعرق کیوڑہ عرق گلاب و عرق مکوہ جیسا نیدہ

۱ تولہ -/۸ -/۸ -/۱۲

مالیدہ صاف نمودہ قند سفید آمیختہ بقوام شربت آرند - خوراک ۲ تولہ

-/۶

ایڈیٹر اخبار کو

(نامہ نگار کی جانب سے آموں کی نمائش کے متعلق)

۲۸ جون سنہ ۱۹۳۶ء

جناب مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب

تسلیم - مزاج شریف - براہ کرم حسب ذیل مضمون کو اپنے اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرمائیے -

نمائش فرخ آباد

فرخ آباد میں بمقام ٹاؤن ہال ۱۴ و ۱۵ جولائی سنہ ۳۶ء کو آم کی نمائش ہوئی اس میں اضلاع غیر سے علاوہ آم بہترین اقسام و دیگر پھل بھی آئیں فرخ آباد کے

نمائش مذکور پھلوں کی نمائش انتظام خرید فروخت پھل اور استعمال کرنے کے طریق
پھل بیماری میں ایک بڑی امداد ہوگی۔ کامیاب امیدواروں کو بہت سے کپ یعنی
پیالے۔ تمغے۔ سارٹیفکیٹ ہائے انعام میں عطا کئے جاوینگے۔ شائقین پھل کو چاہئے
کہ ضرور دیکھنے کے لئے تشریف لاویں۔ اور اپنے پھلوں کو نمائش مذکور میں ۲۱ جولائی
کی شام تک بھیج دیویں۔ مفصل حالات متعلقہ تحصیلدار صاحب سے یا سکریٹری نمائش آم فرخ آباد
سے پتہ حسب ذیل دریافت کیجئے

چودھری برج بہاری لال سکریٹری نمائش آم
ضلع فرخ آباد بمقام ومیتہ فارم
ٹی سہائے گنج ضلع فرخ آباد

ایڈیٹر اخبار کو (کسی مدرسہ کے نتائج کے متعلق)

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار حبیب فرخ آباد

بعد سلام مسنون آنکہ نتیجہ امتحان درجہ منشی و کامل درج اخبار ہٰذا کر کے مشکور فرمائیے۔

امتحانات عربی و فارسی مدرسہ شفیق الاسلام
فرخ آباد

حسب دستور سابق امسال بھی طلبہ درجہ عربی و فارسی مدرسہ ذیل نے سلسلہ
امتحانات گورنمنٹ یونیورسٹی الہ آباد کامیابی حاصل کی

فہرست کامیاب شدگان درجہ کامل

(۱) منشی عزیز حسن ولد منشی ظہیر حسین صاحب قریشی فرخ آباد

(۲) منشی لال خاں ساکن مجھ آباد ضلع فرخ آباد (۳) منشی محمد سلیم خاں اٹاوی وارد فرخ آباد

(درجہ منشی) (۱) میر اسداد حسین ولد میر اظہار حسین صاحب فتح گڈھ

(۲) منشی مشتاق احمد ساکن قائم گنج وارد فرخ آباد

(نوٹ) شریک امتحان ۹ طالب علم ہوئے تھے مگر بقلت عمارت مدرسہ کی وجہ سے کماحقہ تعلیمی انتظام نہ ہو سکا دسلسلہ سنین ماضیہ کا نتیجہ امتحان سو فیصدی رہا ہے۔ امسال بفضلہ ایک بڑی جماعت تعلیم حاصل کر رہی ہے انشاء اللہ آئندہ سال اس سے بہتر نتیجہ ہوگا۔

خطوط مشاہیر

بیوی کو (ایک تعزیتی خط)

از ....

۴ جون سنہ ۱۸۷۶ء

بیوی صاحب کو سلام کے بعد معلوم ہو۔ یہ بھی ایک دنیا کا دستور قرار پا گیا ہے کہ جب کسی کا عزیز مر جاتا ہے تو اسکی تعزیت کیا کرتے ہیں۔ میں تمکو یہ خط اس دستور کے موافق نہیں لکھ سکتا کیونکہ یہ مصیبت تنہا تم پر نہیں مجھ پر بھی گزری ہے۔ میاں بیوی کا عجب رشتہ ہے اور مرد عورت نکاح ہوتے ہی گویا سب چیزوں میں شریک ہو جاتے ہیں یہ بات کسی اور رشتہ میں نہیں پائی جاتی۔ میرا تمہارا مال مشترک۔ کھانا پینا مشترک۔ اولاد مشترک آبرو مشترک۔ خوشی مشترک۔ رنج و غم مشترک۔ اگر وہ لڑکی جیتی تو کیا تمہاری اکیلی کی بیٹی ہوتی۔ نہیں میری تمہاری دونوں کی۔ پھر بھی اسکو تسلیم کرتا ہوں

ہمکو اس سے بڑا قوی تعلق تھا لیکن روحانی تعلق کی وجہ سے شاید حسن دین کو مرحوم سے زیادہ تھی
خصوصاً بچوں کو بہت پیار دیتا تھا اور میں نے اسی گھبراہٹ میں میاں بشیر کو خط لکھا۔ تاریخ یاد کر دیکھی۔ غالباً
خط کی تاریخ اور اسکے مرنے کی تاریخ ایک ہی ہو گئی۔ ظہیر، نصیر وغیرہ کی جدائی سے تو بچوں کے
تجربہ کر چکے ہیں موت پر انسان کا کچھ اختیار نہیں چلتا۔ رہا رنج کا بھی نقصان تو کم ہو جاتا ہے میں تم پر
الزام نہیں لگاتا اپنا حال بیان کرتا ہوں۔ دنیا کا کوئی کام مجھ سے نہیں چھوٹا۔ تو جب ظہیر نصیر کا رنج و
غم کو ہم نے چند سال میں بھلا دیا تو یہ لڑکی بیچاری کس دن کی تھی۔ آخر پھر دنیا اور دنیا کے
کام۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ دانا اور احمق دونوں صبر کرتے ہیں مگر فرق اتنا ہوتا ہے کہ احمق رو
دھو کر چپ ہو جاتا ہے اور دانا شروع سے خدا پر نظر کر کے چپ ہو رہتا ہے۔ غرض صبر تو آخر
کرنا پڑیگا پھر کیا فائدہ اپنا ثواب ضائع کر دیں۔ دل کو مضبوط کر آنسو پونچھ سنبھل بیٹھو۔ خدا ہمارا
مالک ہے۔ اسی نے دیا اسی نے لے لیا۔ خدا کو ہم سے عداوت نہیں بیر نہیں۔ جو کچھ کرتا ہے ہمارے
نفع کے لئے کرتا ہے۔ لیکن اپنی کم فہمی کی وجہ سے ہم ان مصلحتوں کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ دنیا کے
انتظام پر نظر کرو تو تندرستی، مال، اولاد، حکومت، شرافت، دینداری ہزاروں طرح کی نعمتیں
ہیں اور یہ نعمتیں خداوند کریم اپنی مرضی کے موافق لوگوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ہمکو بھی اسنے ان نعمتوں
میں سے بہت بڑا حصہ عطا فرمایا ہے۔ تو کیا ہم ٹھیکیدار ہیں کہ خدا کی سب نعمتیں گھر میں
گھسیٹ کر بھر لیں۔ پھر اولاد سے بھی خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے ہم محروم نہیں۔ ان کی
عمروں میں خدا برکت دے ان کو دین و دنیا کی فلاح ہو تم فرماتی ہو اب اولاد لیکر
کیا کروں گی۔ انہیں پر اپنی محبت صرف کرو ان کے حق میں خدا سے دعائیں مانگو اور مصیبت
پر صبر کرو۔

خدا کی مرضی شاید عاقبت میں انھیں مصیبتوں کے طفیل سے ہم پر رحم ہو

کسی استاد کا کیا اچھا قطعہ ہے ؎

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے — جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا — غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اے خدا ہم کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ آدمی کو چاہیے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو دوسری مخلوق خدا کی حالت پر نظر کر لے اور وہ پائیگا کہ ہزاروں آدمی اس سے بدتر حالت میں مبتلا ہیں۔ تم لکھنؤ میں بیچارے ... کو دیکھو بڑی ناشکری کی بات ہے کہ ہم تو کروں لعان، چھکڑوں سلوک بھول جائیں اور تھوڑی بھر رنج کی برداشت نہ کریں۔ البتہ یہ سچ ہے کہ ہم کو روتے دیکھکر سمجھا جاتا ہوگا کہ ان کے حال پر رحم کرو۔ کیا تمہاری حالت ہو گئی ہے۔ آخر یہ قالب خاکی سکندر تو ہے نہیں۔ اسی طرح رنجوں کی مار اسکو تحلیل کر ڈالے تو پھر کیا انجام ہوگا۔

نذیر احمد دہلوی

اکبر الہ آبادی کا خط عزیز لکھنوی کے نام

(تنقید کلام اور واقعات حائلہ کے متعلق)

الہ آباد (الہ آباد) لکھنؤ (لندن)

الہ آباد
۳۱ مئی ۱۹۱۲ء

مکرمی آپکا شکر گذار ہوں کہ آپ مجھ کو اس عنایت و محبت کے ساتھ یاد رکھتے ہیں ؎

وہ اٹھ ذرّے بلا لحاظ خدا مٹ ہی نہیں سکتے
کہ جن کے میل سے سائنس کی قوت ابھرتی ہے

مجھ کو نہایت مسرت ہوئی کہ آپ نے اس شعر کی قدر کی۔ یہ شعر کیا اور اسکا مصنف کیا۔ لیکن آپکی عالی نظری اور وسعت مذاق ثابت ہے۔ کیوں نہ ہو آپ شاعر ہیں، عالم بھی ہیں۔ میں خود نہایت مشتاق ہوں کہ آپ سے ملوں۔ انشاءاللہ اکتوبر میں یا اس سے پہلے بشرط زندگی حاضر ہونگا۔ میں کیا کہوں کہ مجھ پر کیا گذر رہی ہے۔ ع جا۔ وہاں ہوئی بتقاضائے طبیعت یہ شعر موزوں ہوا تھا ؎

نزع آتا ہی نہیں گردوں کو مجھ پر ہے یقین رکھیں میں ؛ مصائب جان ودل یہ ہیں جسکی عداوت پر

لیکن کسی ایرانی شاعر کا ایک شعر یاد آگیا اور وہ مجھ پر صادق آتا ہے ؎

فریب مہربانی خوردم از گردوں ندانستم
کہ در طالب کند خاری کہ بیروں آمد از پائم

مفصل حالات وقت ملاقات عرض کرونگا۔ ہاشم کا علاج بیجا لاتے ہیں۔ میں نے انسے وعدہ کیا تھا کہ تعطیل میں آگرہ، لاہور، دہلی دکھلاؤنگا۔ اب تعطیل ۷ جولائی تک ہوگئی ہے۔ وہ بیحد رنجیدہ ہیں کسی طرح نہیں مانتے۔ اس عمر اور اس جوش و شوق میں سردی گرمی کی پرواہ کس کو۔ اور میرا یہ حال ہے کہ نیم جان تو تھا ہی اب رنج جانکاہ ہے ہو سو میں خطرہ علالت ہے۔ کسی ملازم کو ساتھ کردونگا اور دوستوں کو خط لکھ دونگا۔

نیازمند
اکبر حسین

عزیز لکھنوی کو (مسلم یونیورسٹی کے متعلق)

الہ آباد ۱۷ دسمبر ۱۹۱۱ء

عزیزی و مکرمی سلمہ اللہ تعالےٰ۔

آج آپ کا ایک خط جس میں آپ نے یونیورسٹی کے متعلق

میرا خیال دریافت فرمایا تھا اُن خطوں میں نظر آیا جن کا جواب لکھنا ہے ایک تو یہ کہ اسکا جواب لکھ چکا ہوں معلوم نہیں کس وجہ سے وہ خط لکھا رہ گیا۔ شاید اس وقت ذہن میں یہ تھا اسکے متعلق کچھ اور لکھونگا۔ نہیں جانتا اور کیا لکھوں یہاں کے آپ سے ملاقات ہو تو ایک دلچسپ مکالمت ہو سکتی ہے۔ سید صاحب کے بھی الوف تھا علیگڑھ کالج یونیورسٹی ہو گیا۔ وہ اصلی مطلب پورا ہو گا۔ میرے ذہن میں یہ چار مصرعے آئے تھے ؎

ابتدا کی جناب سید نے — جنکے کالج کا اتنا نام ہوا

انتہا یونیورسٹی پہ ہوئے — قوم کا کام اب تمام ہوا

لیکن میری شاعری کا منشا تھا اس نظم سے کام پورا ہو جانے کی معنی نہ پیدا ہو جائے بلکہ ایک پہلو نکل آیا۔ نئی روشنی کی پبلک سے داد ملنے کی امید نہ رہی۔

آپکا خیال صحیح ہے کہ بڑے بڑے لیڈر فقیر اور ضرورت زمانہ سے بے خبر ہیں۔ بے شک نئی روشنی کا ساتھ نئی دنیا کو دینا چاہئے کہ نئی روشنی میں ہر شخص باخبر ہے لیکن اپنی ہی غرض رہے۔ الفاظ کچھ ہوں مطلب اپنا ہے ؎

حلوا دیں ہم کو بھی صاحب جو لائلٹ کا پروانہ

قیامت تک رہے سید تری آنرز کا افسانہ

گو کہ یہ ظاہر ہے ؎

بہت مشکل ہے نبھنا مشرق و مغرب کا یارانہ

ادھر حالت فقیرانہ ادھر سامان شاہانہ

لیکن جنکو ملانے کا شوق ہے وہ یہی کہتے ہیں ؎

مبارک شیخ کو نانِ جویں ہم ساتھ یہ قرآن

ہمیں تو دیر میں پرساد کھانا اور پینی ۃ نا

بعض لوگ یہ معذرت کرتے ہیں اور اُن کی معذرت کسقدر جا ہے

مفر نہیں ہے رہے ہیں خانقاہ مسید ہے

قفس میں ہیں تو اس اڈے کو چھوڑ جائیں کہاں

آپ اکثر خطوط میں میری ناچیز اشعار کی تحسین مبالغہ آمیز فرمائی لیکن اسوقت ایک حیرت

کی تحریر سے معلوم ہوا کہ آپ نے بھی ان خرافات کی تعریف کی۔ اس سے مجھ کو مسرت ہوئی کہ

آپ جیسے ذی علم، شائستہ خیال نقاد سخن بصدیق فرماتے ہیں کہ میں نے وقت نہیں ضائع کیا۔ مجھ کو

افسوسناک واقعات نے قیدی بنا دیا ورنہ باوجود نادرستی مزاج اکثر سیر و سفر میں بسر کرتا۔ امید کرتا ہوں

کہ دسمبر میں میری تقریبًا چار دن لکھنؤ میں بسر کردوں۔ خدا کرے کہ اس امید کو پورا کر سکوں۔

نیاز مند۔ اکبر حسین

حضرت برہم ایڈیٹر مشرق کا خط (صفدر کے نام)

(تحقیقاتی وتنقیدی خط)

آجکل (آج کل، مخیلات (خیالات) ذیل (ذیل) ملاحظہ (ملاحظہ)

مرحوم (مرحوم) موجود (موجود)

مکرمی تسلیم - رسالہ "زمانہ" کانپور - رسالہ "معیار" لکھنؤ میں میں نے یہ اعتراض

دیکھا تھا کہ محبوب نے کا لفظ بستارہ مثنوی میں حضرت امیر مینائی کے سوا کسی شاعر نے

استعمال نہیں کیا - چونکہ آجکل کی تہذیب بہ عجیب و غریب کرشمے لفظ آتی ہیں

اس لئے میں نے اس بحث کو چھیڑنا مناسب وقت خیال نہیں کیا مگر آپ کا خط پڑھکر

ضرورت محسوس ہوئی کہ میں اس نقد کے متعلق اپنے صحیح خیالات کا اظہار کر دوں -

"جوبن" اصل میں "یوبن" تھا۔ یہ سنسکرت کا لفظ ہے جو بھاشا میں "جوبن" ہو گیا ہے جس کے معانی ہندی میں اہل لغت نے چھاتی اور رونق کے لکھے ہیں۔ یہ لفظ اردو زبان میں ذیل کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے

بلوغ۔ شباب۔ آغاز جوانی۔ خوبصورتی۔ رنگ و روغن۔ حسن و جمال۔ عالم۔ بہار۔ رونق۔ موج۔ ہریالی۔ سبزہ۔ شادابی۔ طراوت۔ تازگی۔ چھاتی۔ کچیں۔ پستان۔ شعرائے لکھنؤ کا استعمال ملاحظہ ہو

حضرت جلال لکھنوی مرحوم

اٹھتے جوبن کی جوانی میں لگاوٹ ہوئی — کچھ تمھارے لب نازک پہ خدا داد ہوئی

- -

- -

حضرت منیر مرحوم

- -

اب شعرائے دہلی کا استعمال ملاحظہ فرمائیے

حضرت نسیم دہلوی مرحوم

زباں سے حسرت پیری کی باتیں کیوں سناتے ہو — ابھی تو نوجوانی ہے دکھاؤ دل کے جوبن کو

حضرت جرأت مرحوم

ابتلک آنکھوں میں ساقی نشہ ہی چھایا ہوا — جمتی رنگ آج کا اور جوبن وہ گدرایا ہوا

شعرائے اردو کا استعمال اور عملدرآمد تو یہ ہے مگر ہندی زبان میں سیکڑوں گیت اور ٹھمریاں موجود ہیں۔ آج جس قدر استعمال ان معنوں میں ہو رہا ہے وہ اہل بصیرت پر مخفی نہیں۔

(۱) ۔ میرے کیسے کا نکسو انگنوا — موسے دیو رہو نہاری جوبنوا

(۲) ۔ موری جوبن پہ نظر لاگی ہے

(۳) عورتی جوبنا میں لگی جڑی بہت کہری۔ (اس لفظ کا استعمال کیوں جائز رکھا گیا ہے)

یہ ایک بہت دلچسپ بات ہے نظم و نثر میں کوئی انشاپرداز چھاتیوں اور پستان کا ذکر نہیں کرتا۔ گو کسی زمانہ میں استعمال رہا ہو اس لئے یہ پیارا لفظ بھاشا میں پاک گیا اور شاعروں نے اسکے استعمال میں کوئی بدمذاقی اور فحش گوئی نہیں دیکھی۔ اسوقت کے ناظم و ناثر سب مجبور ہیں نظم تو مخرب الاخلاق کہی جاتی ہے اور اکثر اسکو ترک ہی کر دکھا ہے مگر نثر سے چارہ کار نہیں ہے۔ نثر دنیا میں باقی رہے گی۔ غیر زبان کے ترجمے اردو میں ہونگے اور جب یہ موقع آئیگا اسوقت صرف جوبن ہی ایسا مہذب اور پیارا لفظ ملیگا جس کو لیکر استعمال کر سکیں گے۔ چنانچہ مسٹر ظفر علی خاں نے جو ترجمہ مسٹریز کا کیا ہے اور جہاں یہ موقع آیا ہے انہوں نے جوبن ہی کا استعمال کیا ہے۔ وہ مجبور ہو گئے ہیں کہ پستان یا چھاتی نہیں لکھ سکے۔ "ملاحظہ ہو فسانہ لندن" صفحہ ۲۱۶ جلد اول۔ "رسیا پجامہ کا قیمتی سایہ جسکا گریبان اسقدر نیچا تھا کہ اسکے جوبن کی آدھی بہار کسی جا رہی تھی"۔

"اور سینہ کی گدرائی ہوئی ابھار جسم میں تناسب آمیز پھبن پیدا ہو کر دلاویزی تو تھی مگر مستی خیز نہ تھی" اس عبارت کی فقرہ میں سینہ کی گدرائی ہوئی رہنے کو مسٹر ظفر علیخاں نے استعمال کیا ہے مگر پھر بھی صحیح لفظ کا استعمال نہ ہو سکا۔ اگر سینہ کی جگہ گدرائے ہوئے جوبن کا استعمال کرتے تو مفہوم ادا ہو جاتا۔ تاہم چونکہ سینہ کو بھی شعراء ان معنوں میں استعمال کر گئے ہیں اسلئے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر وہ خوبصورتی نہیں آئی۔ غرضکہ یہ لفظ ان معنوں میں مستعمل رہا ہے اور اسکا استعمال قرین مصلحت ہے۔ رہا یہ امر کہ منشی صاحب نے کیوں استعمال کیا اور فحش اشعار کیوں لکھے اس سے کوئی شاعر اردو کا ہو چاہے فارسی کا چاہے عربی کا چاہے ہندی کا مستثنیٰ نہیں ہے۔ نہ کبھی مستثنیٰ تھا۔ نہ آگے مستثنیٰ رہے گا۔ جب تک کہ آدمی دنیا میں رہیگا

اور اپنے جذبات کے اعلا کرنے میں مصروف رہو گا جو قدرت نے اس کو عطا
ہوئی ہیں چاہیے لیکچر ہوں چاہیے ڈیری ہوں۔

مہذب یورپ کی شاعری آج بھی غیر مہذب ممالک سے بہت زیادہ
خلاف تہذیب ہے۔ جو لوگ کہ اس بات کا دعویدار رہیں گے کہ ہم غیر مہذب شعر نہیں کہتے
ان سے کہہ دیا جائے گا کہ اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنے جوشیلے جذبات کو فنا کر دیں
اور اپنی لغت میں سے اُن اسماء اور الفاظ کو نکال دیں جو انسان کو قدرت نے دیئے ہیں اور قیامت
تک اُسکے ساتھ باقی رہیں گے۔

خادم
ہرہیم

حضرت جلیل جانشین امیر مینائی کا خط (صفدر مرزاپوری کو)
(ایک تشکر نامہ)

حیدر آباد

۱۳ رمضان ۱۳۲۲ھ

جلنواز - دل نواز = سعادت - سواد - اغبار - اخبار

جلنواز - پیارا خط آپکا آیا سعادت خط نے آنکھوں کا نور بڑھایا غزل میں نے دیکھی اچھی ہے خاص کر
اس مقطع میں ؎

چن چن کے پھول لائے ہیں باغ جلیل سے
صفدر عروس نظم کا زیور بنائیں گے

بجائے جلیل کے امیر ہوتا تو میں اسے زیادہ پسند کرتا۔

آپکا ریویو "آگرہ اخبار" میں دیکھا "تاج سخن" کو آپنے آسمان پر
پہونچا دیا ہے۔ بہت بڑھا دیا ہے بہرکیف آپکی محبت کا شکر گذار ہوں۔

آپکا کام اپنا کام ہے مگر اپنا کام یہاں مطلق نہیں ہوتا۔ ایک منٹ کی فرصت

نہیں اور ہجوم افکار و آلام مزید برآں - حالات ہماری کیا ہیں جو لکھی جائیں کہ
نور چشم صدیقی کو میرے آپکا خط دیدیا گیا ہے - ان کے امتحان کا نتیجہ ابھی تک
شائع نہیں ہوا - وطن جانیکا تہیہ کر رہے ہیں -

جلیل کان اللہ لہ

..... آپکو اخباروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ حیدرآباد سیلاب عظیم کے
اثر سے تباہ ہو گیا - ہزارہا جانیں نذر آب ہوئیں اور محلے کے محلے صاف ہو گئے - اللہ سبحانہ
نے اپنے فضل سے ہم لوگوں کو بچا لیا - مکان اور سامان ہمارا بھی دریا برد ہو گیا - فی الحال
دیوان وزارت میں قیام کر رہے - مکان کی تلاش کر رہے - آجکل بلدۂ حیدرآباد میدان
محشر کا نمونہ ہے - آپ اپنی خیریت سے مطمئن کریں -

جلیل حسن جلیل کان اللہ لہ

شمس العلماء مولانا حالی کا خط مولف البرامکہ کو (تہنیت نامہ)

آپکی گمنامی آپ کے گراں مجمع رنج

پانی پت کرنال ۱۵ فروری ۱۹۱۳ء

جناب منشی صاحب مخدوم و مکرم تسلیم - عنایت نامہ مورخہ ۳ فروری ۱۹۱۳ء پہنچا
شکریہ قبول فرمائیے - اس بات کو دریافت ہو کر نہایت مسرت ہوئی کہ نواب ولیعہد
بہادر ریاست بھوپال نے آپکی گرانبہا تصنیفات کی رئیسانہ قدر شناسی فرمائی
اور تصنیف و تالیف کی خدمت پر آپکو اپنی ریاست میں جگہ دی ہے - چشم بد دور
آجکل ریاست بھوپال ارباب کمال کا مرجع اور اسلام اور قوم کی تکیہ گاہ اور پشت و پناہ
ہو رہی ہے - اللہ جلشانہ علیا حضرت بیگم صاحبہ بالقابہا اور جناب ولیعہد بہادر اور

صاحبزادگان بلند اقبال کو دیر گاہ سلامت رکھے۔ نظام الملک جیسے عالی درجہ تصنیف پر ریویو لکھنے کی قدرت اب مجھ میں نہیں رہا۔ قطع نظر اس کے کہ قوائے جسمانی روز بروز مضمحل ہوتے چلے جاتے ہیں دماغ بھی معطل بلکہ مختل ہو گیا ہے۔ خطوں کا جواب مستثنیٰ حالتوں میں ہمیشہ دوسروں سے لکھواتا ہوں۔ جو لکھا پڑھا تھا سب فراموش ہو گیا۔ میری مجموعی حالت پر مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر صادق آتا ہے ؎ دیگر از خویشتن خبر نبود تکلفہ یر طرف

اینقدر دانم کہ غالبم یاد داشتم

بجائے غالب میں حالی پڑھا جاتا ہے۔

امید ہے کہ آپ عنقریب کسی نامور آدمی کی لائف لکھنی شروع کریں گے شروع کرنے سے پہلے مجھ ہیرو کے نام سے مطلع فرمایئے گا۔ زیادہ نیاز۔

خاکسار۔ الطاف حسین حالی

حضرت دلگیر اکبر آبادی ایڈیٹر نقاد کا خط (صفدر کے نام)

تقاضہ مضامین

دفعہ۔ دفعہ = دیوانوں۔ دیوانوں = مبالغہ۔ مبالغہ = شکر گذار۔ شکر گذار

آگرہ

۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء

پیاری صفدر۔ محبت نامہ ملا اور واقعی نفسانی شکر گذار ہیں کہ اس دفعہ آپ نے بار بار ہی ٹالنا مناسب نہ سمجھا۔ آپ یہ مبالغہ تصویر محبت ہیں جو ہم سے دیوانوں کی جان ہے۔ اگرچہ ابھی یہ تصویر حال سے دور نہیں کیجا سکتی۔ خدا آپکو فرصت و اطمینان دے کہ آپ نقش وفا بنا سکیں۔ قدر کرانے والا خوش ہے ہماری

جائیں گے۔ بہت لوگ اب بھی ایسے ہیں۔ خ

جہاں دیکھا یار کا نقش پا وہیں سجدے کو سر جھکا دیا

تلاش رزق کا شعر بے مثال رہا۔ لیکن بیکاری اور گرانی کی شکایت کیوں۔ کھانے کو غم روزگار کیا
کم ہے جو کسی اور چیز کی تلاش کیجئے۔ محبت کے دیوانوں کا رزق یہی غم ہے اسی کو کھائیے اور خوش رہئے
کیونکہ کس مزے سے ہو غریب کی شکایت۔ صفدر

تم کو کاہے بھی یاد وطن کا نہیں

اطمینان کا ریویو مجھے ہرگز پسند نہ آیا۔ میں تو سراسیمگی کی لہریں دیکھنے کا عادی ہو رہا ہوں
دور کے جلسے آپکے پریشان خیال جلد دیکھنا چاہتا ہوں۔ کل موقع پر کہنا چاہئے کہ اطمینان کے ریویو میں
آدم ہو تو کیسے اور جس حالت میں آپ نے اسے لکھا اسمیں آپ کا کیا ہے۔ اسکو دیکھنے کا آرزومند ہوں۔
نظم "سنگ زمانہ" آگرہ لغیا میں دیکھی "مساوات" میں بھی دیکھو گا۔ نام پسند کیا۔ اس خلوص
کی تعریف کیجئے۔ قطعہ تاریخ بہت برجستہ اور صاف کہا۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہندی کا خط اب کسی ڈاک
سے بھیجوں گا منتظر رہئے۔

مجھے شکایت ہے کہ "نقاد" کے مالکوں کی خوشی میں آپ صاحب نے نہ تو سالنامہ تحریر فرمایا اور
نہ کوئی تاریخ عنایت کی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر یہ سرد مہری کیوں ہے؟

فروری کے شمارے کے لئے جلد کوئی نظم عمدہ لکھ ڈالئے اور بھیج دیجئے ورنہ دیوانہ خواہد شد
انسپکٹر مدارس پور آ جائیں تو مجھے مطلع فرمائیے۔

بہار صاحب سچ ہے کہ "نقاد" نکالکر مجھے بہت تلخ تجربہ ہوا جس کی اس سے پہلے توقع
نہ تھی۔ اچھا رخصت۔

HIGH SCHOOL EXAMINATION.

Urdu Script Reading.

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

شب تار میں جب کہ گنبد گردوں ابر و غبار سے صاف ہو ستاروں کا تماشا بہت ہی دلچسپ معلوم
ہوتا ہے ہم کو ان کے خوشے نظر آتے ہیں جو خاموشی اور خوشنمائی سے چمکتے ہیں۔ ہم ان کے نظارے سے کبھی نہیں
تھکتے ان کا تماشا طرح طرح کے خیالات ہمارے دل میں پیدا کرتا ہے سرسری طور پر دیکھنے سے ہم نہیں
جان سکتے کہ وہ کس چیز سے بنے ہیں کتنے بڑے ہیں ان کی تعداد اور ان کا فاصلہ کس قدر ہے۔ زمانہ قدیم میں
دوربین کی ایجاد سے پہلے ان کواکب کی نسبت لوگوں کے عجیب خیالات تھے۔ یعنی لوگ اپنے ذہن میں ان کو
ذی روح خیال کرتے تھے جب کہ دوربین شیشہ کا آلہ ایجاد ہوا تو بہت سے دلآویز حقائق ان کی بابت
دریافت ہوئے جن سے اگلے وقتوں کے لوگ محض ناواقف تھے۔

غالب کا خط مرزا حاتم علی مہر کو (کتابوں کی طباعت کے استفسا اور تازہ کلام کی ترسیل کے متعلق)

اندلز - انداز = ایجاد - ایجاد = بھجلیا - بھجوایا = لوحیں - لوحوں = ساتھ - ساتھ

پرواز - پرواز = لگرچہ - اگرچہ = داخل - داخل

مرزا صاحب میں نے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہے کہ مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا ہے۔ ہزار کوس سے
بہ زبان قلم باتیں کیا کرو ہجر میں وصال کے مزے لیا کرو۔ کیا تم نے مجھ سے بات کرنی کی قسم کھائی ہے
اتنا تو کہو یہ کیا بات تمہارے جی میں آئی ہے۔ پرسوں تک کوئی کا تمہارا خط نہیں آیا۔ نہ اپنی خیر و عافیت
لکھی نہ کتابوں کا بول بھجوایا۔ ہاں مرزا تفتہ نے آگرے سے یہ خبر دی ہے کہ پانچ ورق پانچ کتابوں
کے آغاز کے ورق لیا ہے اور انہوں نے سیاہ قلم کی لوحیں تیار کر لی ہیں۔ یہ تو بہت دن ہوئے
جو تم نے خبر دی ہے کہ دو کتابوں کی طلائی لوحیں تیار ہو گئی ہیں۔ پھر اب ان دو کتابوں کی
جلدیں بن جانے کی کیا خبر ہے؟ اور ان پانچ کتابوں کے تیار ہونے میں دن کس قدر ہے
ہم کو منشی کا خط پرسوں آیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ "تمہاری چالیس کتابیں بعد مہیا کر لینے سات
جلدوں کے اس ہفتہ میں تمہارے پاس پہنچ جائیں گی۔" اب حضرت ارشاد کریں
کہ وہ سات جلدیں کب آئیں گی۔ ہرچند کاریگروں کے دیر لگانے سے تم بھی مجبور ہو
مگر اب کچھ لکھو کہ آنکھوں کی تمنا اور دل کی پریشانی تم رہو۔ خدا کرے
کہ ان ۳۳ جلدوں کے ساتھ یا ہفتہ بعد آگاہ پہنچے یہ سات جلدیں آ کر عنایتی
بھی آئیں کہ تا خاص و عام میں جابجا بھیج جائیں۔

میرا کلام میرے پاس کبھی نہیں رہا۔ ضیاء الدین خاں اور حسین مرزا جمع کر لیتے تھے
جو میں نے کہا انہوں نے لکھ لیا۔ ان دونوں کے گھر لٹ گئے۔ ہزاروں روپیہ کے
کتب خانے برباد ہو گئے۔ اب میں اپنے کلام کے دیکھنے کو ترستا ہوں کئی دن

ہو رہا ہے ایک فقیر کہ وہ خوش آواز بھی ہے اور زمزمہ پرداز بھی ہے ایک غزل میرزا کی کہیں سے لکھوا لایا۔ اُس نے وہ کاغذ مجھ کو دکھایا۔ یقین سمجھنا کہ مجھ کو رونا آیا۔ غزل تم کو بھیجتا ہوں اور صلہ میں اس کے خط کا جواب چاہتا ہوں

غزل

درد منت کش دوا نہ ہوا — میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو — اک تماشا ہوا گلہ نہ ہوا

ہم کہاں قسمت آزمانے جائیں — تو ہی جب خنجر آزما نہ ہوا

ہے خبر گرم انکے آنے کی — آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی — بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما — کام گر رک گیا روا نہ ہوا

رہزنی ہے کہ دل ستانی ہے — لیکے دل دلستاں روانہ ہوا

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

جواب کا طالب غالب

ایضاً

بہت سہی غم گیتی شراب کم کیا ہے — غلام ساقی کوثر ہوں مجھکو غم کیا ہے

سخن میں خامۂ غالب کی آتش افشانی — یقیں ہے ہمکو بھی لیکن اب اسمیں دم کیا ہے

علاقہ محبت ازلی کو حق ماں کر اور حقوق غلامی جناب مرتضیٰ علی کو سمجھ جا کر ایک بات ادا کرتا ہوں کہ بینائی اگرچہ سب کو عزیز ہے مگر شنوائی بھی تو آخر ایک چیز ہے۔ مانا کہ دوست ناشناس کو دیکھ کے لطف بیدلی [illegible] آشنائی ہے

کیا فرض ہے کہ جب تک دید و وا دید نہ ہو لے اپنی کو بیگانہ یکدگر سمجھیں؟ سلام کا جواب
میرے خط میں لالہ سعادت خاں ہے - خدا کی قسم وہ خط جس میں میں نے آپکو سلام لکھا آپکی نظر سے گذر گیا ہو
لعیاناً اگر نہ دیکھا ہو تو لیجئے مرزا تفتہ سے لیکر پڑھ لیجیئے گا اور خط کی لکھت لعسان کو اس خط کو
پڑھ لینی ہے اور جواب لکھئے گا - ہائے میرا جان جاکوب کیا جوان مارا گیا ہے - سچ اسکا یہ شیوہ تھا کہ
اردو کی فکر کو مانع آتا اور فارسی زبان میں شعر کہنے کی رغبت دلاتا - تبدیل پرور یہ بھی انہیں میں سے
ہے کہ جیتا میں ماتمی ہوں - بنا دوست مرگیں کس کو یاد کروں اور کس سے فریاد کروں؟ جیوں تو
کوئی غمخوار نہیں - مروں تو کوئی غم گسار نہیں - غزلیں آپکی دیکھیں سبحان اللہ جیتنم بدو ادھر کی راہ
کی تو سالک ہو - گویا اس زبان کے مالک ہو - فارسی سے بھی یہ خوبی میں کم نہیں - مشق شرط ہے اگر کہے
جاؤ گے لطف پاؤ گے - میر النعل طالب عاملی اسے یہ حال ہے سہ

لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی
دہن بر چہرہ زخمی بود و بہ شد

جب آپ نیز خط کی بھیجئے مجھکو لکھیں ہو تو کیوں نہ مجھکو اپنی خط کی جواب کی نہ تمنا ہو -
پہلے اپنا حال لکھیے کہ میں نے سنا تھا آپ کہیں کے صدر امین ہیں - پھر آپ اکبرآباد میں
کیوں خانہ نشین ہیں؟ اس ہنگامہ میں آپکی صحبت حکام سے کیسی رہی؟ -

جواب طالب غالب

غالب کا خط حاتم علی مہر کو (بسلسلہ ماتم پرسی)

پڑھوایا - پڑھوا دیا = ملال - ملال = ہمطرحی - ہم طرحی = مار رکھا ہے - مار رکھا ہے
مخدوم مرزا صاحب آپکا غم فزا نامہ پہونچا - میں نے اسے پڑھا - یوسف علی خاں عزیز کو

پڑھوا دیا۔ انہوں نے جو میرے سامنے اس مرحومہ کا اور آپ کا معاملہ بیان کیا، پس اس کی اطاعت اور
تمہاری اس طرح کی محبت سے سخت ملال ہوا اور رنج کمال ہوا۔ سنو صاحب، شعراء میں فردوسی اور فقراء میں
حسن بصری اور عشاق میں مجنوں، یہ تین آدمی تین فن میں سردفتر اور پیشوا ہیں۔ شاعر کا کمال یہ ہے کہ
فردوسی ہو جائے، فقیر کی انتہا یہ ہے کہ حسن بصری سے ٹکر کھائے۔ عاشق کی نمود یہ ہے کہ مجنوں کی ہمطرحی
نصیب ہو۔ لیلیٰ اس کے سامنے مری تھی، تمہاری محبوبہ تمہارے سامنے مری، بلکہ تم اس سے بڑھ کر ہوئے کہ لیلیٰ
اپنے گھر میں اور تمہاری معشوقہ تمہارے گھر میں مری۔ بھئی مغل بچے بھی غضب ہوتے ہیں، جس پر مرتے ہیں
اس کو مار رکھتے ہیں۔ میں بھی مغل بچہ ہوں۔ عمر بھر میں ایک بڑی ستم پیشہ ڈومنی کو میں نے بھی مار رکھا ہے۔ خدا ان
دونوں کو بخشے اور ہم تم دونوں کو بھی کہ زخم مرگ دوست کھائے ہوئے ہیں، مغفرت کرے۔ چالیس
بیالیس برس کا یہ واقعہ ہے، باآنکہ یہ کوچہ چھٹ گیا۔ اس فن سے میں بیگانہ محض ہو گیا ہوں
لیکن اب بھی کبھی کبھی وہ ادائیں یاد آتی ہیں۔ اس کا مرنا زندگی بھر نہ بھولوں گا۔ جانتا ہوں
کہ تمہارے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ صبر کرو اور ہنگامۂ عشق مجازی چھوڑو۔ شعر:-

سعدی اگر عاشقی کنی و جوانی
عشق محمد بس است و آل محمد

اللہ بس ما سوا ہوس۔

غالب کا خط گوپال تفتہ کو (مذاق شعر و شاعری کی حوصلہ افزائی)

نہایت - زیادہ = علالت - دلیل = اگلی - اگلے = آجاتا ہے - آجاتا ہے

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

مہربان پرور پہلے تمکو یہ لکھا جاتا ہے کہ میری طرف سے حضرت قدیم میر مکرم حسین صاحب کی خدمت میں میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اب تک جیتا ہوں اور اس سے زیادہ میرا حال مجھکو بھی معلوم نہیں۔ مرزا حاتم علی صاحب مہر کی جناب میں میرا سلام کہنا اور یہ میرا شعر زبانی سے پڑھنا۔

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب

ای تو غایب ز نظر مہر تو ایمان من است

تمہارے پہلے خط کا جواب بھیج چکا تھا کہ اسکے دو یا تین دن بعد دوسرا خط پہونچا سنو صاحب جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہو اور وہ اسمیں بے تکلف عمر بسر کرے اسکا نام عیش ہے تمہاری توجہ بقدر بطرف شعر و سخن تمہاری شگفتگی نفس اور حسن طبع کی دلیل ہے اور بجا ہے کہ یہ جو تمہاری سخن گستری ہے اسکی شہرت میں میری بھی تو نام آوری ہے۔ میرا حال اب اس فن میں یہ ہے کہ شعر کہنے کی روش اور اگلے کہے ہوئے اشعار سب بھول گیا مگر ہاں اپنے ہندی کلام میں سے ڈیڑھ شعر، ایک مقطع اور ایک مصرع یاد رہ گیا ہے سو گاہ گاہ جب دل الٹنے لگتا ہے تب دس پانچ بار یہ مقطع زبان پر آجاتا ہے

زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری غالب

ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

پھر جب سخت گھبراتا ہوں اور تنگ آتا ہوں تو یہ مصرع پڑھکر چپ ہو جاتا ہوں ع

اے مرگ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے

یہ کوئی نہ سمجھے کہ میں اپنی بے رونقی اور تباہی کے غم میں مرتا ہوں۔ جو دکھ مجھکو ہے اسکا بیان تو معلوم مگر اس بیان کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ انگریز کی

قدم میں کسی جوان کو سیاہ کالوں سے ہاتھ سے قتل ہوئی اس میں کوئی میرا امید گاہ تھا
اور کوئی میرا شفیق اور کوئی میرا دوست اور کوئی میرا یار اور کوئی میرا شاگرد ہندوستانیوں میں
کچھ عزیز اور کچھ دوست کچھ شاگرد کچھ معشوق سو وہ سب کے سب خاک میں مل گئے۔ ایک
عزیز کا ماتم کتنا سخت ہوتا ہے۔ جو اتنے عزیزوں کا ماتم دار ہو اسکو زیست کیونکر نہ دشوار ہو۔ ہائے
اتنے یار مرے کہ جو اب میں مرونگا تو میرا کوئی رونے والا بھی نہ ہوگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

غالب کا خط میر مہدی مجروح کو (مزاحیہ اور نجی)

عادات - عادات = لالچ = قرآن - قرآن = کھولتا ہوں - کھولتا ہوں

قرارداد - قرارداد = نواب - نواب

میر مہدی تم میری عادات کو بھول گئے۔ ماہ مبارک رمضان میں کبھی مسجد جامع
کی تراویح ناغہ ہوئی ہے؟ اس مہینہ میں رامپور کیوں رہتا۔ نواب صاحب مانع
رہے اور بہت منع کرتے رہے۔ برسات کے آموں کا لالچ دیتے رہے۔ مگر بھائی میں ایسے
اندازے سے چلا کہ چاند رات کو یہاں آ پہنچا۔ شنبہ کو غرہ ماہ مقدس ہوا
اس دن سے ہر صبح کو حامد علی خاں کی مسجد میں جا کر جناب مولوی جعفر علی صاحب سے
قرآن سنتا ہوں۔ شب کو مسجد جامع جا کر تراویح پڑھتا ہوں۔ کبھی جو جی میں آتی ہے
تو وقت صوم مہتاب باغ میں جا کر روزہ کھولتا ہوں۔ واہ واہ کیا اچھی طرح عمر بسر ہوتی ہے
اب اصل حقیقت سنو۔ لڑکوں کو ساتھ لے گیا تھا وہاں انہوں نے میرا ناک میں
دم کر دیا تنہا بھیجدوں میں کہا ہم آ گیا کہ خدا جانے اگر کوئی امر حادث ہو تو
عمر بھر رہے۔ اس سبب سے جلد چلا آیا ورنہ گرمی برسات وہاں کاٹتا۔ اب
عیات بھی لوں بعد برسات وہاں جاؤنگا اور بہت دنوں تک یہاں نہ آؤنگا۔ قرارداد

یہ ہی کہ نواب صاحب جولائی سنہ ۱۸۵۹ء سے مجھکو بیہ صلہ ہمیشہ ہی سو روپیہ جیب خاص سے بطریق ماہانہ بھیجتے
ہیں۔ اب جو میں وہاں گیا تو سو روپیہ مہینہ بنام دعوت اور دیا یعنی رامپور رہوں تو دوسو روپیہ
مہینہ پاؤں اور دلی رہوں تو سو روپیہ۔ بہائی دوسو میں کلام نہیں کلام اس میں ہے
کہ نواب صاحب دوستانہ و شاگردانہ دیتے ہیں۔ مجھکو نوکر نہیں سمجھتے ہیں۔ ملاقات بھی دوستانہ
رہی۔ معانقہ و تعظیم جس طرح احباب میں رسم ہے وہ صورت ملاقات کی رہی۔ لڑکوں
سے میں نے نذر دلوائی تھی۔ بہرحال غنیمت ہے۔ رزق کا بیہ طرح ملنا شکر چاہتا ہے
کم ملنا شکوہ کیا۔ انگریزی سرکار سے دس ہزار روپیہ سال ٹھہرا اس میں سے ملے مجھکو ساڑھے
سات سو روپیہ سال۔ ایک صاحب نے نذر دیکر مقرر تین ہزار روپیہ سال کے سنتے میں
وہ پایا جو کسی نے لکھوں میں اس کا تہائی بنا رہا ہے۔

خانصاحب بسیار مہربان دوستان القاب خلعت سات پارچہ اور جیغہ و سرپیچ و مالائے
مروارید بادشاہ اپنے فرزندوں کی برابر پیار کرتے تھے۔ یحییٰ ناظر حکیم کسی لائق تو تھے
ہی نہیں مگر فائدہ دوہی تقلید۔ سو میری جان یہاں بھی وہی نقشہ ہے۔ کوٹھڑی میں بیٹھا ہوا
ٹٹی لگی ہوئی ہے ہوا آرہی ہے۔ حجر دھرا ہوا ہے حقہ پی رہا ہوں۔ یہ خط لکھ رہا
ہوں تم سے باتیں کرنے کو جی چاہا تو یہ باتیں کر لیں۔
میر سرفراز حسین اور میرن صاحب اور میر نصیر الدین صاحب کو یہ خط پڑھا دینا اور میری دعا
کہدینا۔ جمعہ ۱۰ اپریل

مکتوب گرامی سرسید رحمۃ اللہ علیہ

۱۰ جون سنہ ۱۸۷۹ء

شملہ پارک ہوٹل

جناب مخدوم مکرم معظم۔ عنایت نامہ جات مع پانچ جلد رسالہ پہونچے جس وقت

کتاب ہاتھ میں آئی جب تک ختم نہ ہو لی ہاتھ سے نہ چھوٹی اور جب ختم ہوئی افسوس ہوا کہ
کیوں ختم ہو گئی۔ اگر اس مسدس کی بدولت فن شاعری کی تاریخ جدید قرار دی جاوے
تو بالکل بجا ہے کس صفائی اور خوبی اور روانی سے یہ نظم تحریر ہوئی ہے بیان سے باہر ہے
تعجب ہوتا ہے کہ ایسا واقعی مضمون جو مبالغہ، جھوٹ، تشبیہات دور از کار سے جو مایۂ ناز شعرا
و شاعری ہے بالکل مبرا ہے کیونکر ایسی خوبی و خوش بیانی اور موثر طریقہ پر لکھا ہوا ہے
متعدد بند اس میں ایسے ہیں جو بے چشم نم پڑھے نہیں جا سکتے حق ہے جو دل سے نکلتی ہے
دل میں بیٹھتی ہے۔ نثر میں نہایت عمدہ و نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ پرانی شاعری کا خاکہ نہایت لطف
سے اڑایا ہے بالکل کیا ہے میری نسبت جو اشارہ اس نظم میں ہے اس کا شکر کرتا ہوں اور
آپکی محبت کا اثر سمجھتا ہوں۔ اگر پرانی شاعری کی کچھ بو اس میں پائی جاتی ہے تو صرف اخیر الفاظ
میں ہے جن میں میری طرف اشارہ ہے۔ بے شک میں اس کا محرک ہوا اور اس کو میں اپنے اعمال
حسنہ میں سے سمجھتا ہوں کہ جب خدا پوچھیگا کہ تو کیا لایا تو کہونگا کہ حالی سے مسدس لکھوا لایا ہوں
اور کچھ نہیں۔ خدا آپکو جزائے خیر دے اور قوم کو اس سے فائدہ بخشے۔ مسجدوں اماموں کو چاہئے
کہ نمازوں میں اور خطبوں میں اسی [illegible] پڑھا کریں۔ آپ نے یہ نہیں التماس فرمایا کہ کس قدر کتابیں
چھپیں اور کیوں لاگت لگی اور فی کتاب کیا قیمت مقرر کی ہے۔ نہایت جلد آپ ان امور سے مجھے
مطلع فرمائیے۔ یہ بھی لکھئے کہ بغرض تقسیم یا فروخت کس قدر کتابیں اب موجود ہیں۔ آپ کے اس خیال کا
کہ حق تصنیف مدرسۃ العلوم کو دیا جاوے اور قیمت کم کر دی جاوے میں دل سے شکر کرتا ہوں مگر میں
نہیں چاہتا کہ اس مسدس کو جو قوم کی حالت کا آئینہ اور یا اس کے حال ماتم کا نوحہ ہے کسی قید سے مقید کیا جاوے جس قدر
چھپیں اور جس قدر مشہور ہو اور لڑکے ڈنڈوں پر گاتے پھریں اور رنڈیاں مجلسوں میں طبلہ سارنگی پر گاویں۔ قوال درگاہوں
میں گاویں حال لانیوالے اس کو سنکر حال لاویں اسی قدر مجھکو زیادہ خوشی ہوگی۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ

وہ دہلی میں ایک مجلس کی رو سے جس میں تمام اسلاف ہیں اور رنڈیاں پنجاوں مگر وہ رنڈیاں ہی مسدس گاتی ہیں میں
اس کا مسدس کو تہذیب الاخلاق میں چھاپا گیا۔ میر ان استفسارات کا جواب جبل پر نشان سنخ کر دیا ہے جلد

محمد صحت ہے
کیا نیا مسئلہ تابعدار
نصیر الحسن

غالب کا خط میر مہدی مجروح کو (غدر ۱۸۵۷ء کی تباہ کاریوں کے بعد دہلی کا نقشہ)

جان غالب تمہارا خط پہنچا۔ غزل اصلاح کے بعد پہنچتی ہے۔ "ہر ایک سے پوچھتا ہوں کہ وہ کہاں ہے" مصرع بدل دینے سے یہ شعر کس رتبہ کا ہو گیا۔ اے میر مہدی تجھے شرم نہیں آتی۔ میاں یہ اہل دہلی کی زبان ہے۔ ارے اہل دہلی ہندو ہیں یا اہل حرفہ ہیں یا خاکی ہیں یا پنجابی ہیں یا گورے ہیں۔ ان میں سے تو کس کی زبان کی تعریف کرتا ہے۔ لکھنؤ کی آبادی میں کچھ فرق نہیں آیا۔ ریاست تو جاتی رہی باقی ہر فن کے کامل لوگ موجود ہیں۔ خس کی ٹٹی پروا اب وہ واہ کہاں۔ لطف تو اس مکان میں تھا۔ اب میر خیراتی کی حویلی میں وہ صحبت اور سمت بدلی ہوئی ہے۔ بہرحال میگزین مصیبت عظیم یہ ہے کہ قاری کا کنواں بند ہو گیا۔ لال ڈگی کے کنویں یک قلم کھاری ہو گئے۔ خیر کھاری ہی پانی پیتے، گرم پانی نکلتا ہے۔ پرسوں میں سوار ہو کر کنوؤں کا حال دریافت کرنے گیا تھا۔ مسجد جامع سے راج گھاٹ دروازہ تک بے مبالغہ ایک صحرائے لق و دق ہے۔ اینٹوں کے ڈھیر جو پڑے ہیں وہ اگر اٹھ جائیں تو ہو کا مکان ہو جائے۔ یاد کرو مرزا گوہر کے باغیچہ کی اس جانب کو کئی بانس نشیب تھا اب وہ باغیچہ کے صحن کے برابر ہو گیا۔ یہاں تک کہ راج گھاٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔ فصیل کے کنگورے کھلے رہے ہیں باقی سب اٹ گیا۔ کشمیری دروازہ کا حال تم دیکھ گئے ہو۔ اب آہنی سڑک کے واسطے کلکتہ دروازہ سے کابلی دروازہ تک میدان ہو گیا۔ پنجابی کٹرہ۔ دھوبی واڑہ۔ رام جی گنج۔ سعادت خاں کا کٹرہ۔ جرنیل کی بی بی کی حویلی۔ رام جی داس گودام والے کے مکانات۔ صاحب رام کا باغ حویلی ان میں سے کسی کا پتہ نہیں ملتا۔ قصہ مختصر یہ کہ شہر صحرا ہو گیا تھا۔ اب جو کنویں جاتے رہے اور پانی گوہر نایاب ہو گیا تو یہ صحرا

صحرائی کربلا ہو جائیگا۔ اللہ اللہ دلی والے اب تک یہاں کی زبان کو اچھا کہے جاتے ہیں
واہ رے حسن اعتقاد۔ ارے بندۂ خدا۔ اردو بازار نہ رہا۔ اردو کہاں؟ دلی کہاں؟ واللہ
اب شہر نہیں کیمپ ہے۔ چھاؤنی ہے نہ قلعہ، نہ شہر نہ بازار نہ نہر۔ الور کا حال کچھ اور ہے
مجھ اور انقلاب سے کیا کام۔ الگزنڈر ہڈلی کا کوئی خط نہیں آیا۔ ظاہرا ان کی صحبت
نہیں ورنہ مجھ کو ضرور خط لکھتا رہتا۔ میر سرفراز حسین اور میرن صاحب اور نصیر الدین کو دعا۔

غالب کا خط یوسف مرزا کو (تعزیتی)

مرگیا - مرگیا = صلاح - صلاح = دادی - دادی = جواں مرد - جوان مرد
تکفین - تکفین

یوسف مرزا! کیونکر تجھکو لکھوں کہ تیرا باپ مر گیا اور لکھوں تو آگے
کیا لکھوں کہ اب کیا کرو۔ مگر صبر۔ یہ ایک شیوۂ فرسودہ ابنائے روزگار کا ہے
تعزیت یونہی کیا کرتے ہیں کہ صبر کرو۔ ہائے ایک کا کلیجہ کٹ گیا ہے اور
لوگ اسے کہتے ہیں کہ تو نہ تڑپ۔ بھلا کیونکر نہ تڑپیگا۔ صلاح اس امر میں
نہیں بتائی جاتی۔ دعا کو دخل نہیں۔ دوا کا لگاؤ نہیں۔ پہلے بیٹا مرا پھر باپ
مرا۔ مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ بے سر و پا کسکو کہتے ہیں تو میں کہوں گا یوسف مرزا
کو۔ تمہاری دادی لکھتی ہیں کہ رہائی کا حکم ہو چکا تھا۔ یہ بات سچ ہے تو
جواں مرد ایک بارگی دونوں قیدوں سے چھوٹ گیا۔ نہ قید حیات رہی نہ
قید فرنگ رہی۔ ہاں صاحب وہ لکھتی ہیں کہ پنشن کا روپیہ ملنے لگا تھا وہ تجہیز و تکفین
میں کام آیا۔ یہ کیا بات ہے جو مجرم ہوکر چھوٹا بلکہ بقید معاش ہوا اس کا
پنشن کیونکر ملیگا اور کس درخواست سے ملیگا۔ رسید کس سے لیجائے گی

مصطفیٰ خاں کی رہائی کا حکم ہوا مگر پنشن ضبط۔ ہر چند اس کی پرسش کر کچھ حاصل
نہیں۔ لیکن بہت عجیب بات یہ ہے۔ تمہارے خیال میں جو کچھ آئے ٹھیک مجھکو لکھو۔ تمہارا اور
یعنی تبدیل مذہب۔ عیاذاً باللہ۔ علی کا غلام کبھی مرتد نہ ہوگا۔ ہمارے یہ ٹھیک ہے کہ حضرت جلال
دو سخن بزاد و ظریف تھی سمجھ میں آئی کہ ان دونوں میں اپنا نام نکالو۔ اور رہا ہو جاؤ
عقیدہ کب بدلتا ہے۔ اگر یہ بھی تھا تو ان کو گمان غلط تھا کہ اس طرح رہائی ممکن ہی نہیں۔
قصہ مختصر تمہاری طرف کا خط جو تمہارے بھائی نے مجھکو بھیجا تھا میں نے تمہارے ماموں کے
کر لیے بھیج دیا۔ ان کی جائداد کی واگذاشت کا حکم ہو گیا ہے۔ مگر ان کے بڑے بھائی
یار ان کے مجبور ہیں۔ دیکھیں انجام کار کیا ہوتا ہے۔ منظور مرزا کو دعا پہنچے۔ تمہارا خط جواب
طلب نہ تھا۔ تمہارے چچا کا آغاز اچھا ہے۔ خدا کرے انجام بھی اس آغاز کے مطابق ہو
ان کا مقدمہ دیکھکر تمہارے چچی کا اور تمہارا سر انجام دیکھا جائیگا کہ کیا ہوتا ہے۔
ہوگا کیا؟ اگر جائدادیں مل بھی گئیں تو قرضدار ہم ہم سے لے لیں گے۔ لائق حقیقی
پنشن حلوا ہے کہ روٹی کا کام چلے۔

جناب میر قربان علی صاحب کو میرا سلام نیاز اور میر کاظم علی کو دعا۔

غالب

غالب کا خط نواب میر غلام بابا خاں کو

مشاکر۔ شاکر = ممنوعی۔ ممنون = حوالہ۔ دوام

چہار شنبہ۔ ۳۱ مئی سنہ ۱۸۶۶ع

دہلی

جناب نواب صاحب میں آپکے اخلاق کا شکر اور آپ کے

کا ممنون اور آپکی صفائی صحبت کا دعاگو ہوں۔ اگر بوڑھا اور اپاہج نہ ہوتا تو ریل کی سواری بیلی عزم آپ کی خدمت میں پہنچتا اور آپکے دیدار سے مسرت اندوز ہوتا۔ اور آپ میرے شفیق اور میرے محسن ہیں۔ خدا آپکو ہمیشہ سلامت با کرامت رکھے خط کی دیر دیر لکھنے کا سبب کمزوری ہے۔ اگر میرے اوقات شبانہ روزی اور میرے حالات آپ دیکھیں تو تعجب کریں گے کہ یہ شخص جیتا کیوں ہے۔ صبح سے شام تک پلنگ پر پڑا رہنا اور رات بھر دس بار پیشاب کو اٹھنا۔ ان مجموعہ مصائب میں سے ایک اور مصیبت یہ ہے کہ سنہ ۱۲۸۳ھ شروع ہوا۔ سنہ ۱۲۱۲ھ کی ولادت ہے اب کے رجب کے مہینے سے سترواں سال شروع ہوگا۔ ستر برس کا بوڑھا اپاہج آدمی ہوں۔ جو عنایت کہ میرے حال پر فرماتے ہو صرف تمہاری خوبی ہے۔ میں کسی لائق نہیں۔

نجات کا طالب۔ غالب

غالب کا خط حاتم علی مہر کو

موکلوں - موکلوں = انگلی - اگلے = کی راہ سے - اس راہ سے

صاحب میری جان عہدۂ وکالت مبارک ہو۔ موکلوں سے کام لیا کیجئے۔ پریوں کو تسخیر کیا کیجئے۔ مثنوی عشق کی پہونچی۔ جھوٹ بولنا میرا شعار نہیں۔ کیا خوب بول چال ہے۔ انداز اچھا۔ بیان اچھا۔ رہ و رسم صاف جیسے کہ استغاثہ کیا کہوں کیا مزہ دے رہا ہے۔ اس مثنوی نے اگلی مثنوی کو تقویم پارینہ کر دیا۔ بیان بخشائش ہم گنہگاروں تک کیونکر پہونچے گا تمہارا اس راہ سے ہے۔

عشق کرامت گنہگار اند

بجنسہ جو متوقع ہو۔ میں آج کل میرٹھ میں ہوں۔ یہاں ایک نسخہ نظم یا نثر ہے اور مضمون اسکا کیا ہے
مرزا یوسف علی خاں آج تک نہیں ملے ہیں۔ یہ بیان واقعات اسی شہر میں مقیم ہیں میرے مسکن کے
پاس ایک مکان کرایہ پر لیا ہے اسمیں رہتے ہیں۔ اگر ان کو خط بھیجو تو میرے مکان کا پتہ لکھ دینا
اور یہ بھی آپکو معلوم رہے کہ میری خط و کتابت میں محلہ کا نام لکھنا ضرور نہیں۔ شہر کا نام اور میرا نام
قصہ تمام۔ اس بار بھی میرے خط پر میرے مکان کے قریب کا پتہ ضرور دے۔ کچھ روز سے سنا ہے مہر کو
دیکھ رہے ہیں لیکن اکثر تمہارا ذکر خیر رہتا ہے۔ جو ذاکر ہیں ہر وقت تمہاری تعریف کرتے ہیں۔
ملت کو تو پہر بھی گھڑی کی نشست ہر روز رہتی ہے۔ ابھی ابھی میرے پاس اٹھ کر گئے ہیں سب کو
مسلم کہتے ہیں۔ اور شجاع مہر اور مصلح اور بیان غالب کے مشتاق ہیں۔

حالی کا خط شاکر کو (اتحاد ہندو مسلم)

الناظر ۔ العصر ۔ الحبیب ۔ ادیب ۔ مخبر ۔ بھائی

پانی پت

... جون ۱۹۱۳ع

جناب منشی صاحب شفیق مکرم تسلیم۔ العصر کے تینوں نمبر پہنچ گئے جن کا
شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت دیر ہو گئی یہاں تک کہ آپ کو خط لکھنے کی نوبت آئی
العصر کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسکو سرسبز اور کامیاب کرے
ضرور ایسا ہوگا۔ ادیب کے ذریعہ سے آپ کی لیاقت کی قدر پہلے ہو چکی ہے
العصر میں جو چھپا ہے میرا فوٹو دیکھا بہت پسند کیا اور تصویر میں بھی نہایت عمدہ
چھپی ہے۔

میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ مجھ کو زیادہ شاید کسی بات کی آرزو ...

ہوگا۔ ہندوستان میں ہندو مسلمان اور عیسائی سب ایک دوسرے کے ایسے ہی دوست ہوں جیسے ایک سگا بھائی دوسرے سگے بھائی کا دوست ہوتا ہے۔ مگر میری سمجھ میں ایسی حالت ایک صدی سے پہلے ہندوستان میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ مگر ہم کو کیا۔

چہ از سر ما کہ [illegible] شد سیلاب باشد

خاکسار
الطاف حسین حالی

ریاض خیرآبادی کا خط شاکر کو (نجی)

غلط - دل = پانچواں - پانچواں = مجاب - جواب = علالت - علالت

خیرآباد
۲۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء

مکرمی! پہلا مطلع خوب ہے۔ دوسرے میں تیغ الجھا ہیں۔ تیغ کا ملحد جلی امد جگر کرنا علیحدہ علیحدہ لکھا نہیں۔ پانچواں شعر بہت لطیف ہے۔

میں کئی روز سے بخار میں مبتلا ہوں اس لئے جواب جلد نہ بھیج سکا۔ تپ سے ملیں تو شکریہ لکھ کر بھیجیں گا۔ جلیل پہنچ گیا میں نے زیادہ حصہ دیکھا بھی۔ بیا بجائے شکر شرمندہ ہوں۔ خط بھیج کر جو جواب نذر ہو ہوا تو آپ کا خط آیا۔ نہ جواب خط کی طرف توجہ ہوئی نہ علالت نے بہت دی

حساب میں غور نہ کیا ہو بھی خیال رہے اگر سیتا پور آئیں تو ذرا ملاقات ہو۔ غزل : بہت کل تیغ کا اس مندی۔ بہاں غزل رہے سب تمہ جاہیں آرام کر دیا۔ میں بھی طبیعت بیٹھی پر پیدا آرزو نہ۔ آپ سے اپنا ہم ہیں سر سنبر ہوا آئیں لکھنؤ کی استادی میں سلسلے جلال آخری شخص تھے۔ والسلام۔ میں سعادت اب صاحب کو سلام کہتے۔

لکھنوی نحوی صاحب ... کی تمنا ہی ... مزاج ... انشاء اللہ
جلد ملوں گا -

ریاض خیرآبادی

سجاد حیدر کا خط ریاض خیرآبادی کو

..... میری پاس نومبر کا "نقاد" نہ معلوم آپ نے اس میں کیا تحریر فرمایا ہے
صرف اس قدر عرض کرنا ہے کہ میں ہوا معلوم ہوئی مگر اس محنت کی تشہیر کرنی سے
کیا ضرورت تھی؟ نقال مخول عزیزوں اور احباب میں کھلبلی پڑ گئی - میری پاس
اور خطوط بھی اسی آئے ہیں - از راہ کرم "نقاد" کا وہ نمبر جس میں مار ڈالا گیا
ہوں میری دیکھنے کی لئے بھیج دیجئے - میں بھی تو دیکھوں کہ اس مضمون میں میری گل کس باغ
بنائی گئی ہیں یا خاک ہوا کر -

سجاد حیدر

غالب کا خط چودھری عبدالغفور سرور کو (معذرتی)

چچودھری - چودھری = مزاج - مزاج = اطراف - اطراف -
لبتدائے - ابتدائے = کھولکر - کھول کر = بین الطعامیں - بین الطعامین

جناب چودھری صاحب کو سلام پہنچے - آپ نے اپنے مزاج کی ناسازی کا
حال کچھ نہ لکھا - اگر پیر و مرشد بھی نہ لکھتے تو میں کیونکر اطلاع پاتا - اور اگر اطلاع
نہ پاتا تو حصول صحت کی دعا کیونکر مانگتا - کل سے وقت خاص میں دعا مانگ رہا ہوں
یقین ہے کہ پہلے تم تندرست ہو جاؤ گے انشاء اللہ پھر یہ خط پاؤ گے - لکھنؤ صاحب
کی اطلاع و حالات سے ... نیم ماہ بھیجیں گا حکم بھیجتے ہو اور میں جو ہیں کہتا ہوں کہ صاحب -

مہر نیم روز کی عبارت تو نہیں سمجھیں تو ماہ نیم ماہ کو لیکر کیا کرو گی۔ صاحب مہر نیم روز کی دیباچہ میں میں نے لکھ دیا ہے کہ اس کتاب کا نام پرتوستان ہے اور اس کی دو جلد ہیں پہلی جلد میں ابتدائے خلقت عالم سے ہمایوں کی سلطنت تک کا ذکر۔ دوسرے حصہ میں اکبر سے بہادر شاہ تک کی سلطنت کا بیان۔ پہلے حصہ کا نام مہر نیم روز اور دوسرے حصہ کا نام ماہ نیم ماہ۔ بارے پہلا حصہ تمام ہوا چھپا بانٹا گیا۔ جا بجا بھیجا۔ قصد تھا جلال الدین اکبر کے حالات لکھنے کا کہ امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا۔ کار دفتر کا گاؤ خورد ہو گیا۔ انقلاب بعد قصہ درمیان سے اٹھ گیا۔ یہ جو کتاب میں نے تیار کی ہے نہ ہوئی پہچان گیا ہے سے پیر و مرشد کو میں نے بتائی اور صاحب اب اعمال کو دعا۔ خداوند مجھ ہار پر یہ یاد تھی ہیں اور میرا قصد مجھ پر حلال تھی ہیں۔ یار ان دنوں میں دل بھی تھا اور طاقت بھی تھی۔ شیخ شمس الدین مرحوم سے ابتلا یہ تمنا کہا گیا تھا۔ جب یوں چاہتا تھا کہ برسات میں دلی میں جاؤں اور جل کھاؤں اور پیٹ بھر کر آم کھاؤں۔ اب وہ دل کہاں سے لاؤں۔ طاقت کہاں سے پاؤں۔ نہ آموں کی طرف وہ رغبت نہ معدہ میں اتنی آموں کی گنجائش۔ نہار منہ میں آم نہ کھاتا تھا۔ کھانے کے بعد بھی آم نہ کھاتا تھا۔ رات کو کچھ کھاتا ہی نہیں جو کہوں بین الطعامین۔ ہاں آخر روز بعد ہضم معدہ آم کھانے بیٹھ جاتا تھا۔ بے تکلف عرض کرتا ہوں اتنے آم کھاتا تھا کہ پیٹ بھر جاتا تھا اور دم پیٹ میں نہ سماتا تھا۔ اب بھی اسی وقت کھاتا ہوں مگر دس بارہ۔ لیکن پیوندی آم بڑے ہوئے تو پانچ سات۔

دریغا کہ عہد جوانی گذشت

جوانی مگو زندگانی گذشت

اب آگے کا حال کیا لکھوں سفر کروں گا حضرت کا دیکھنا کس واسطے تحمل رنج سفر ہو تو جاؤں میں نہ برسات میں

ای علائی نجستجوی دیدار دگر ہیچ

غالب

1927

HIGH SCHOOL EXAMINATION.

Urdu Script Reading.

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

رہبر جادۂ علوم رہنمائے طریق فنون جناب مولوی صاحب دام ظلکم بعد گذارش تسلیم
تمنائے قدمبوسی کی ملتمس ہوں۔ حیوان ناطق ہر کے لفظ ہی سے انسان مراد ہے
جسکو خداوند عالم نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اوسکو عقل و
علم کا وہ جوہر عطا فرمایا ہے کہ جو اسکی ذات ہی سے تمام نباتات و جمادات کے اثر و
تاثیرات و قدر و منزلت و نفع و نقصان سے ماہر و واقف ہوکر اونکو ہر قسم کے کام سے
جو اوسکی زندگی وغیرہ کے کارآمد ہوں استعمال میں لاتا ہے اور حیوانات مطلق کو
جو جس کام کے قابل ہوں اپنے قابو و تابع میں رکھکر اُنسے اُس قسم کی خدمت
لیتا ہے۔ حیوانات میں گو ہاتھی بیل و ڈول میں سب سے بڑا و تیز طاقت
میں سب سے زیادہ ہوتا ہے لیکن انسان عقل کے زور سے اُنکو بھی قابو میں لاکر
اپنا مطیع بنا لیتا ہے اور انسانوں میں سے ایک کو بادشاہ
و فرمانروا ہم سب کا بناتا ہے اور اس ہی سے کل جہان سے
امن و امان رہتا ہے   مولفہ نیاز لکھپت رائے

حضرت شوق قدوائی کا خط مولانا محوی لکھنوی کے نام

(نجی اور تحقیقات زبان کے متعلق)

دلگیر - دلگیر = نلطف - زلف = لعل - ادا

رامپور ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

عزیزی سلمہ۔ سلام شوق۔ غیاث کیا ہی بہار عجم۔ فرہنگ آصفیہ۔ جامع اللغات منتخب اور نجانے کون کون سے لغت الٹ ڈالے خونابہ کہیں نہیں ملتا ہی مگر بہار عجم میں خونابہ کا استعمال صرف ایک شاعر کے شعر سے لکھا ہی یہ کوئی خاص لغت نہیں ہی بلکہ خون ناب جو الفاظ سے مرکب ہی ہی۔ ایک نون کو ضم کر کے صرف ایک نون ساتھ سے خونابہ رکھا گیا۔ اور بہار عجم میں تو نیز سے ایک غزل اتر پہ پانچ پانچ شعر داخل کر کے غزلیں میں نے لکھی ہیں نقلیں بھیجتا ہوں کہ لکھ کر تو انہیں بھیج دینا۔ اس زمانہ سے ملتی ہوئی اشعار منتخب کرنا۔

دیکھنا بند ہیں تیری دلگیر لئے بیٹھے ہیں — دل پر زلف کی دلگیر لئے بیٹھے ہیں

منہ ماتھے پہ لکھی ہیں تمہاری اللہ کی دعا — میں یہ سمجھا ہوں کہ شمشیر لئے بیٹھے ہیں

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہیں کیا ان کو — لب ہیں کہ کاغذ پر تحریر لئے بیٹھے ہیں

نہ غلط ہی طرز پر ہے ہمارا قصہ — ہاتھ میں یار تیری تصویر لئے بیٹھے ہیں

اور سب جو کہ لطف ہیں لیکن اے شوق

ایک میر ہی ہیں کہ تیر لئے بیٹھے ہیں

دیگر

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

کھویا ہوا بیٹھا ہوں مگر دل میں کھٹک ہے — کس کی نگہ ہوش ربا کھا گئی مجھکو
تھک کر کبھی بیٹھا ہوں میں تیرے نقش قدم ہے — افتادگی تری جا پہ بٹھلا گئی مجھکو
چھوڑیں ہیں کہیں تم نے کہاں ڈگر یہ مانا لگی اے شوق
اتنا تو کہو کس طرف بہلا گئی مجھکو

المرقوم علی شوق قدوائی

ہز ایکسلنسی راجہ راجایان سر مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت بہادر جی سی آئی ای المتخلص بہ شاد کا خط

حضرت شاکر ایڈیٹر "العصر" کے نام (اکبر سخن کے ریویو کے سلسلہ میں)

شاکر - شاکر = داد - داد = شعرائی - شعرائے = ترجیع - ترجیح
اختلاف - اختلاف = اجمال - اجمال - حوالہ قلم - حوالہ قلم

حیدرآباد دکن ۶ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ ۲۵ فروری ۱۹۲۳ء

بخدمت مشفقی پیارے لعل صاحب شاکر -

اکسیر سخن ملاحظہ سے گذری - آپکی جدت پسندی، نغمہ سنجی، خیال آرائی کی داد دیتا ہوں

شعرائے سنسکرت میں مہا کوی کالیداس کو میں دوسرے اور شعرا پر ترجیح دیتا ہوں کہ جہاں کہیں اسکو موقع ملا ہے اس نے قدرتی مناظر کے دلفریبیوں کی ایسی جیتی جاگتی دلکش تصویریں کھینچ دی ہیں کہ بھلادی کرتے

بھی نہیں چھل سکتیں کہ اس قدر نزاکت علاوہ جذبات کے ہر ایک ایک لفظ میں قوت تخیلہ کا ایسا
وسیع میدان کھول دیا ہے جو نہایت پر لطف نظاروں کے سبب سے بھلا معلوم دیتا ہے۔ اگر
اس امر پر غور کیا جائے کہ کالیداس نے ہر چیز کی تعریف کس خوبی سے کی ہے تو اپنے
طور پر ہر ایک بے نظیر ہے۔ اگر ایک کا مقابلہ دوسری سے کیا جائے تو ایک قسم کا
خوشگوار اختلاف محسوس ہوتا ہے اور دراصل یہی اس کا کمال ہے۔ کیونکہ یہ کس قدر
مشکل امر ہے کہ باوجودیکہ ہر ایک کو بطور خود انتہائی حسن پر پہنچا دیا ہے لیکن
پھر بھی اگلے معیار حسن کو ترقی دیتا رہا ہے۔ دوسرا کمال اس کا یہ ہے کہ خیال اگر
اجمال سے کام لیا ہے تو خیال کا تفصیل سے، خیال کا تشریح سے، خیال کا تشبیہ سے
لیکن ہر صورت میں جو کچھ بھی حوالہ قلم کیا ہے بعینہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا حسن
مجسم کی تصویر عالم مثال سے لاکر شعر میں رکھ دی ہے۔

گو یہ ترجمہ قادر الکلام شاعر کی منظوم تصویر میں اپنی زبان کی لطافت کا
ایسا مکمل نمائندہ نہیں ہوا ہے جو لائق ستائش ہو رہے۔ سنسکرت کی پیچیدہ اور
عمیق جذبات کو منظوم کرنے اور سلاست زبان کو ملحوظ رکھنے میں کامیاب
ہونا آسان نہیں ہے۔

[illegible]



پروفیسر سید نواب علی کا خط سید زاہد حسین بنتنوی کو ایک مشاعرہ کے حالات کے متعلق

بڑودی گجرات - بڑودہ گجرات = جھولے - دھواں = کھیتے - دکھائے

دلہن - دلہن = استغفراللہ - استغفراللہ = ڈاکٹری - ڈاکٹری

بڑودہ گجرات ۹ جنوری ۱۹۰۰ء

بزم مشاعرہ

خدا گواہ ہے، گجرات اور اس کی شعر و شاعری نگری نہیں بلبل جو چاہے قفس میں بند ہو مگر نغمہ سنجی بند نہیں ہو سکتی۔ باغ میں لگے ناز و نیاز چاہے تو قفس میں سوز و گداز۔ غرض ہر حالت میں یہ کیفیت رہتی ہے کہ

آہ سوزاں لب تک آئی اشک آنکھوں میں

جوش میں گل ہیں یہ چھالے اٹھا گلاب آنکھوں میں

لیجئے سنئے آپ کی آتش شوق کو اب زیادہ تیز کرنا نہیں چاہتا اور گذشتہ اتوار کو مشاعرہ کی کیفیت کو لکھتا ہوں۔ مصرعہ طرح یہ تھا :-

شرم آتی ہے مجھ کو ایک سر ہلانے سے

پہلے شعرائے گجرات نے سخنوری کے جوہر دکھائے۔ قاعدہ ہے کہ ہر جگہ شعر زبان پر رواں ہو جاتے ہیں مگر ان بیچاروں کی غلطیاں نہیں کمبخت معاف کرنے والی ورنہ اکثر اشعار موزوں پیش کرتا ہے۔ ایک صاحب جن کا تخلص ... نے بھی غزل لکھ کر لائے۔ واقعی جناب صاحب کی طرح پھڑک اٹھے ہو کر فرمانے لگے ... دیر تک یہ لطف رہا۔ آخر افسر سہسوانی صاحب نے یہ غزل شروع کی :-

مگر پھر خیال آنے نکلی میرے منہ سے نالے ہے — وہ جو پیر مغاں کے لپٹ جاتی ہے پیمانے سے

ہائے یہ عذر بھی ہے بعد گناہ سے بدتر — کہتے ہیں غیر نے روکا تھا ہمیں آنے سے

واقعی یہ غزل بہت اچھی تھی ان کی جو صبا لکھنوی کی دیوان سے چھپا ہوا ایک عرصہ سے حکیم ہاشم علی خاں مرحوم دہلی کے ہمراہ یہاں آئے ہوئے تھے اور اب یہیں رہ پڑے مگر میرا ان کا سا ہم نشینوں کی صحبت میں پھنسے ہیں تھوڑا بہت عتاب چلتا ہے مگر کسی میں ایسی حالت میں ہیں ان کی غزل زبان اور بیان کے لحاظ سے بہت اچھی تھی۔ ایک شعر نے ایسا اثر کیا کہ لوگ دیر تک سناٹے میں رہے ؎

ایک وہ ہیں کہ ہیں سرگوشیاں جن باہم ہیں
ایک ہم ہیں کہ الگ بیٹھے ہیں بیگانے سے

پھر حکیم فضل علی مرحوم نے غزل پڑھی۔ فرماتے ہیں ؎

ساقیا تیری نظر ہی جو ہے سرِ روز حساب
کس لئے ہاتھ کھینچا ہے میں نے پیمانے سے

جب یہ شراب سب گیا مشاعرہ اٹھ گیا میں سب سے پہلے اس مشاعرے سے اٹھ جانا چاہتا تھا مگر پھر بھی اٹھا نہ گیا کہ اتنے میں یہ فقرہ کہنے لگا۔ پھر نواب پھر ایک گوشہ میں چپکے بیٹھے ہیں کہ یہ حضرت کہاں؟ قابل اللہ والے چھوڑ کر شاعروں میں کیوں آ بیٹھے؟ ہاں شاید انتخاب کی امداد ہے تماشا دیکھنے آئے ہوں گے۔ مگر نہیں وہ دیکھیے جیب سے ایک پرچہ نکالتے ہیں ؎

کاش یہ جو بیٹھے رہیں واعظ تری ہنگامے سے
اب یہ کہیں چھوڑ دیں ملتی ہوئی میخانے سے

استغفر اللہ! یہ کیا غضب ہوا۔ نہ ہوئی اسلامی سلطنت ابھی سو درے پڑ جاتے۔ یہ حضرت ٹھیک ہو جاتے۔ ایسا تغیر معاذ اللہ۔ واقعی صحبت کا اثر ہوتا ہے ؎

چشم میگوں سے تری مست ہیں ساقی ہم تو
ہم کو مطلب ہی نہیں شیشے سے نہ پیمانے سے

ایکی جھوٹ ۔ مکاری ۔ خود بینی ہے ۔ توبہ توبہ !!

ناصحا تجھ سے الجھتی نہیں ہاں دل اپنی
دھوکا اور بیان کہیں بہکانے سے

غضب ہو گیا ۔ ناصح کو ایسا کہتا ہے ۔ لے گیا امید ۔ ارے بھائی جلدی سے اسکو
شاہ عبدالاحد کے پاس لیچلو ۔ مزاروں پر لیجاؤ ۔ عرس کھاؤ ۔ کچھ تو کرو ۔

ہائے جب سانس اٹھکے کوئی لیتا ہے مرا
وہ کہتے ہیں وہی نہ پھر آتے ہیں جو دیوانے سے

بیشک دیوانہ ہے اور خوش ہے دیوانہ ۔ پاگل خانے لیجاؤ ۔

کیسے پر آئے ہیں دیوانہ خانہ کیا غم ہے
گنج ہاتھ آئی گا آنکھ اسی دیوانہ سے

کوئی کہہ دو تو ہے جاکی "رپٹ" کر آئی ہے حضرت کو پاگل خانہ نکل والا ہے ۔ پولیس
آئی جسونت سنگھ لیکر گئے اسوقت آنکھیں کھلیں جا بیٹھے روگئے ۔

خاک ہوتی ہیں کہیں بجز قدم کی موجیں
ہم دنیا ہو نہیں سکتے کبھی بہکانے سے

ولی بن بیٹھے ہیں یہ تصوف ۔ چھوٹا منہ بڑی بات ۔ الاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

دردِ دل کس سے کہیں تیرے جہاں میں غالب
شیخ سودائی کا اسا کا ہے کا دیوانہ سے

چاہ مالی غلی چھپین کر نواب کے لئے ایک دعوت رسید کردی کہ پایا یک چراغ گال گرگئی غائب ۔

"س ن ع"

دعوت نامے

مراسم - مراسم = چھپواکر - چھپواکر = مختصر - اختصار = حوالہ - حوالہ

شادی بیاہ اور اسی قسم کی تقریبات و مراسم کا بلاوا جو عام خطوط چھپوا کر دیا دستی تقسیم کئے جاتے ہیں وہ دعوت نامے یا رقعے کہلاتے ہیں۔ ان میں بہت مختصر کیفیت تقریب، منعقد ہونے کی جگہ، تاریخ و اوقات وغیرہ کا حوالہ اور کاتب کا مفصل پتہ ہونا چاہئے۔ ان میں بیجا تکلفات و تصنعات سے بچنا چاہئے۔

دعوت نامہ بتقریب بسم اللہ

حبیب حسین - حبیب حسین = ماحضر - ماحضر = شکرگذار - شکرگذار

تسلیم - ۱۸ اپریل ۱۹۱۷ء یوم یکشنبہ کو بعد نماز مغرب غریب خانہ پر رونق افروز ہوکر میرے بچے حبیب حسین کی تقریب بسم اللہ میں شرکت فرمائیے اور ماحضر بھی تناول کیجئے۔ میں جناب کا بہت شکرگذار رہوں گا۔

نیازمند
محبت حسین تحصیلدار
تحصیل ... گونڈہ

مرسلہ
۱۸ اپریل ۱۹۱۷ء

دعوت نامہ شادی

برخوردار - برخوردار = شادی - شادی = کہ - کہ = زمانہ - زمانہ

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عیش و نشاط و انبساط کا زمانہ آپہنچا یعنی نور چشم
خجستہ خصال برخوردار اقبال آثار محمد عثمان سلمہ اللہ الصمد کی تاریخ شادی خانہ آبادی
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء بروز جمعہ قرار پائی ہے۔ چونکہ شادی کی زیب و زینت اور
شان و شوکت آپ ہی جیسے اصحاب کی شرکت پر منحصر ہے۔ لہذا خدمت والا میں عرض
ہے کہ بتاریخ شادی بمعہ [illegible] متعلقین تشریف لا کر غریب خانہ کو عزت بخشیں
اور بندہ کو شکر گذاری کا موقع عنایت فرمائیں۔

المکلف

محمد سلیمان خان محرر اعلیٰ ڈگری عدالت منصفی مظفرنگر

کاروباری و تجارتی خطوط و تحریرات

سائیکل درست کرنے والے کو

تبدیلی - تبدیلی = آج - آج = کافی - کافی = تحصیل - تحصیل

علی گڑھ

۲۰ اپریل ۳۶ء

جناب منیجر صاحب ویکچت اینڈ کو تسلیم - آپ بڑے وعدہ خلاف ہیں آج سے

دستکاری کے لئے میری سائیکل کو ایک ہفتہ سے ڈال رکھا ہے۔ اس چھوٹے پرزے کی تبدیلی کو جو طفیلہ کافی تھی۔ اگر تیار ہو گئی ہو تو میرے اس نوکر کو دیدیجئے۔ ورنہ آج شام تک ضرور تیار کر دیجئے بڑا شکر گزار ہونگا۔

حشمت اللہ قانونگوئے

صدر تحصیل

درزی کو

وعدہ - وعدہ = آدمی - آدمی = فوراً - فوراً = کالج - کالج ۔

ماسٹر شفیع الدین صاحب۔ تسلیم ۔

تمہارا وعدہ تھا کہ جمعہ کی شام تک سب سوٹ اور پاجامے تیار ہو جائیں گے اور میں اپنے آدمی کے ہاتھ بورڈنگ بھجوا دونگا۔ لیکن رات کو دس بجے تک تمہارا انتظار کرتا رہا۔ اب بابو کو بھیجتا ہوں کہ اس کو کپڑے دیدو۔ اگر کوئی کپڑا باقی ہو تو فوراً تیار کردو ہیضہ کی وجہ سے کالج کی تعطیل ہو گئی۔ بورڈنگ کے سب لڑکے چلے گئے۔ میں کپڑوں کی وجہ سے ٹھہرا ہوا ہوں اور رات کی ٹرین سے جانیوالا ہوں ۔

عبدالغنی

سادہ کار کو

گلوبند - گلوبند = نیکلس - نیکلس = حامل رقعہ ہذا - حامل رقعہ ہذا = آدمی - آدمی

اتوار - اتوار = شاہجہانپور - شاہجہانپور

جناب سیٹھ نانک چند صاحب تسلیم ۔

ایک ہفتہ ہوا کہ میں نے آپکو چوڑی اور گلوبند اور نیکلس بنانے کیلئے دیا تھا

حسب وعدہ تینوں چیزیں تیار ہو گئی ہونگی۔ حامل رقعہ ہٰذا منشی پریم چند صاحب نہایت معتبر آدمی ہیں
اور آپ مجھ کو بھی ان سے واقف ہیں انکو دیدیجیے اور اگر ابھی تک نہیں بنی ہیں تو فوراً انکے بننے کا انتظام کیجیے
میں آٹھ دن بعد اتوار کو شاہجہانپور آؤنگا اس دن ضرور تیار ملنی چاہئیں۔

خیر اندیش

امیر احمد

گھڑی ساز کو

۱۲ جنوری ۱۹۳۵ء

لسکول۔ اسکول = ٹوٹا۔ ٹوٹ = براہ کرم۔ برائے کرم

مہربان من تسلیم

آج صبح اسکول کے راستہ میں یکایک چلتے چلتے ٹوٹ جانیکی وجہ سے گھڑی سڑک پر گر گئی۔ اسکو
اس سے بند ہو گئی۔ براہ کرم اسے آج ہی درست کر دیجیے ورنہ مجھے اسکول کا وقت دیکھنے میں دقت ہوگی
میرا ملازم شام کو چھ بجے آپکے پاس آئیگا اسکو دیدیجیے گا۔ بڑی گھڑی اگر تیار ہو گئی ہو تو اسے بھی دیدیجیے۔

خیر طلب۔ اکبر حسین

ایک دوکاندار کا خط دوسرے دوکاندار کو لین دین کے متعلق

بنالال۔ پنا لال = باضابطہ۔ باضابطہ = میعاد۔ میعاد

شملہ بلڈنگس جونپور۔ ۵ جون ۱۹۲۰ء

بخدمت جناب لالہ گلاب سنگھ بنالال اینڈ سنز جنرل مرچنٹ صدر بازار آگرہ

جناب من براہ کرم جناب شیخ الہی اینڈ سنز جنرل مرچنٹ نواب پور کو کہیے اپنی دکان سے انکو روپیہ
تک کا مال ادھار دے دیا کیجیے۔ فی روپیہ قیمت اشیاء تمام ۳ ماہ کے اندر ادا کر دیا کرینگے۔ اگر بالفرض شیخ صاحب موصوف
میعاد مقررہ کے اندر روپیہ ادا کرنے میں قاصر رہیں تو اس رقم کی ادائیگی کے ہم بلا تامل خود ذمہ دار ہونگے

آپ اُنسے رسید باضابطہ لے لیا کیجئے اور ہم کو اطلاع دیجئے گا کہ آپ نے اُنکو اسوقت تک کتنی رقم کا اُدھار دیا ہے۔ شیخ صاحب جو کے اصل دستخط پرچہ پر کیا کر روانہ کرتے ہیں تاکہ آپ ہمیشہ اسکا مقابلہ کر لیا کریں۔ میں مشکور ہونگا۔ فقط۔

گوبند رام سمبھو دیال اینڈ برادرس

فرمائش

وہ تحریر ہے جو خریدار کسی دکاندار کو یا کوئی دکاندار دوسرے دکاندار کو طلب مال میں تحریر کرتے ہیں۔

مہربانی فرماکر = مہربانی فرماکر تفصیلات بہ تفصیل = بہ تفصیل روانہ - روانہ سرخ - سرخ

ریل - ریل

دیوریا

۱۲ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء

جناب حاجی وارث علی اینڈ سنس جنرل مرچنٹ گورکھپور تسلیم۔

مہربانی فرماکر اشیاء بہ تفصیل ذیل بہت جلد روانہ فرماکر موقع شکریہ عنایت کیجئے۔

صابن بکس	چھتری بڑھیا کپڑے کی ۱۲ تان	منہ بیگ خوشبو	تولیا کلان
ایک پیٹی	ایک	ایک	ایک درجن

بنیان سوتی ۳۶ انچ	جرسی نوع جاپانی ۹ نمبر	نوع اونی ۹ نمبر	پاکٹ بک
نصف درجن	ایک	ایک درجن	چھوٹا ایک

پنسل سرخ نیلی	پنسل سیاہ	ریل ۱۰۰ الٹر سفید
ایک درجن	½ درجن	۶ عدد

خیر طلب

شام بہاری ناتھ ڈپٹی کلکٹر دیوریا

فرمائش

فرمائش - فرمائش = جناب من - جناب من = متعلق - متعلق

جھانسی ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء

جناب منیجر صاحب پیپر مل لکھنؤ -

جناب من - حسب ذیل فرمائش کے متعلق مال بہت جلد بذریعہ مال گاڑی روانہ فرماکر مشکور فرمائیے - اس موقع پر ہمکو گذشتہ فرمائش کے متعلق آپ سے پوری شکایت ہے کہ نمونہ کے فلسکیپ ۱۸ پونڈ والا جو آپ نے روانہ کیا تھا وہ بہت ہی گھٹیا قسم کا تھا - ہمیں امید ہے کہ آپ آئندہ اس قسم کی شکایت کا موقع نہ دینگے

تفصیل مال مطلوبہ

کاغذ ۱۸×۲۲ - ۲۴ پونڈ - ۷۵ رم	کاغذ بادامی - ۳۲ پونڈ - ۵۴ رم
کاغذ فلسکیپ ۱۶ پونڈ ۵۵ رم	کاغذ خاکی - ۲۸ پونڈ - ۷۵ رم
کاغذ فلسکیپ ۳۲ پونڈ ۱۱۰ رم	کاغذ پتنگ رنگین - ۱۸ پونڈ ۱۵۰ رم

راقم کنہیا لال

منیجر

عزیز ہند پریس

فرمائش بالا کا جواب

فروگذاشتوں - فروگذاشتوں = پاداش - پاداش = ملازم - ملازم = آئندہ - آئندہ

اے لکھنؤ -
۲۱ جولائی سنہ ۳۳ء

بخدمت جناب مینیجر صاحب - عزیز ہند پریس جھانسی -

جناب من تسلیم - فرمائش مطابق آپکا مال بذریعہ مال گاڑی روانہ کرتا ہوں۔ پچھلی فرمائش کے متعلق جو آپ نے شکایت کی ہے اس سے بہت نادم ہیں۔ بظاہر یہ غلطی اس ملازم کی غفلت سے عمل میں آئی جسکو ایک ہفتہ ہوا ہم نے اس قسم کی فروگذاشتوں کی پاداش میں کارخانہ سے علیحدہ کر دیا۔ اگر آپ اس مال کو واپس فرمادیں تو ہم اسکی پوری قیمت یا اسکی قیمت کے مال مطلوبہ دینے کو تیار ہیں اور آئندہ حتی الوسع مال کی روانگی میں احتیاط رکھیں گے۔ فقط

الراقم جیدیال بھاٹیہ - مینیجر پیپر مل

مینیجر بینک کو (روپیہ جمع کرنے کے متعلق)

نقد - نقد = رقعہ - رقعہ = پاس بک - پاس بک

خدمت میں جناب مینیجر صاحب جلالا بینک کانپور -

جناب من - مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ نقد بمعہ رقعہ کی معرفت روانہ کرتا ہوں اس رقم کو مہربانی فرما کر میرے نام سیونگ بینک میں جمع کر لیجئے۔ اور پاس بک بعد جمع کرنے اس رقم کے میرے پاس روانہ کر دیجئے۔ شکر گذار ہونگا۔

رام سروپ گوڑ
آبکاری کلرک تحصیل کانپور
۱۲ جون سنہ ۲۶ء

پوسٹ ماسٹر کو (انتقال حساب کے متعلق)

پوسٹماسٹر - پوسٹ ماسٹر = حامل - حامل = سیونگ بینک = سیونگ بینک = منتقل منتقل = ڈاکخانہ ڈاکخانہ

سیتاپور

۲۵ اگست سنہ ۱۹۲۶ء

بخدمت شریف جناب پوسٹماسٹر صاحب پوسٹ آفس بارہ بنکی -

جناب من - پاس بک نمبر ۱۲۶۰ حامل رقعہ کی معرفت روانہ کرتا ہوں ملتمس ہوں کہ براہ عنایت میرا حساب سیونگ بینک ڈاکخانہ سیتاپور کو منتقل فرما دیجئے گا - ممنون ہونگا -

راقم - باقر علی مرزا - سرکل انسپکٹر

ہنڈیاں

ہنڈی ایک ایسی دستاویز ہے جس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص سے اس امر کی استدعا کرتا ہے کہ وہ اسکو یا کسی دوسرے شخص کو ایک خاص مدت کے بعد یا طلب پر کچھ رقم ادا کرے

درشنی ہنڈی

سلحیم سلحیم - رام رام = ولاضح - واضح = ساہوکار - شادی لعل

عنایت فرمائی منجانب لالہ نیم چند صاحب ساہوکار - بریلی

سلام بلام کے بعد واضح ہو کہ ایک قطعہ درشنی ہنڈی مبلغ دو ہزار روپیہ کی کہ جسکے آدھے ایک ہزار روپیہ ہوتے ہیں اب ہمکو پہنچ گئے ہیں کہ بریلی میں لالہ بوہری شادی لعل دینا لعل ساہوکار کو بریلی پاس روپیہ شاہ جوگ دیکھ سات دیویں - فقط

العبد

برج لال کرم چند کناری بازار میرٹھ - ۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

میعادی ہنڈی

لچھم بہادر - رام بہادر = دیرہ دون - ویرہ دون = ہیرالال - ہیرالال = ساہوکار ساہوکار

بہر بان منے - جناب بابو لچھم بہادر مالک مطبع انڈین سٹیل ورکس دیرہ دون -

بعد شوق ملاقات کے واضح ہو کہ ایک قطعہ ہنڈی مبلغ تیرہ سو روپیہ کی جس کے آدھے مبلغ

ساڑھے چھ سو روپیہ ہوتے ہیں آپکے اوپر کی گئی ہے - رکھئے - لالہ پیارے لال جھبلال

شاہ دہلی والوں صاحبان کو روپیہ بعد پچیس دن کے دیدیجئے - فقط -

العبد
ہیرالال ساہوکار بمبئی

اپنے اوپر بھیجی ہنڈی کر لیا کرتے ہیں جیسا کہ مثال ذیل سے واضح ہے :-

میعاد - میعاد = جس کے - جس کے = لجمیر - اجمیر = ساہوکاران - ساہوکاران

بنگلی - ایک قطعہ ہنڈی مبلغ چار سو پچاس روپیہ کی جس کے آدھے مبلغ دو سو پچیس

روپیہ ہوتے ہیں اپنے اوپر کی گئی ہے - رکھئے - لکھم چند پیارے لال بعد چند بھگوان داس

ساہوکاران دہلی بعد گذارنے میعاد پچیس دن شاہ جوگ ہنڈی پہنچ روپیہ دیدیں فقط

العبد
بنسی دھر ساہوکار اجمیر

بل

یہ ایک مشہور انگریزی لفظ ہے جس کے معنی فرد حساب سمجھے جاتے ہیں - بل ایک

پرچہ ہے جو خریدار کے نام دکاندار کی طرف سے دیا جاتا ہے فروخت شدہ اشیاء کی تفصیلات

کو بتاتا ہے یا قیمت طلب کرنے کے لئے خریداران کی خدمت میں

پیش کیا جاتا ہے -

بابت نام جناب بابو شیاما چرن صاحب ڈپٹی کلکٹر دیوریا

قیمتاً و - تعداد = قیمت فرشی = قیمت فی شئی = منہا بیگ خصوصی - منہا بیگ خورد

تاریخ	نام شئی	تعداد	در	کل قیمت	میزان کل
۵ جون ۱۹۲۷ء	گھڑی سلور	یک	[illegible]	[illegible]	
" "	بید اور لفافہ	ایک عدد	۲ عہ	۲ عہ	
" "	اونی بٹن	ایک ٹیپ	۲	۲	
۲۸ جون ۱۹۲۷ء	سوان انک	یک شیشی	۹/	۹/	
" "	موزہ بچگانہ	۶ عدد	۲/	۱۲/	
۱۳ جولائی ۱۹۲۷ء	صابن دانت	یک	۲/	۲/	
" "	چھتری	یک	[illegible]	[illegible]	
" "	منی بیگ خورد	یک	۶ عہ	۶ عہ	
" "	تھلیاں کلاں	یک درجن	۸/	[illegible]	
" "	برش	یک	۱۰/	۱۰/	
" "	موزہ جاپانی نمبر	یک درجن	۳/	[illegible]	
" "	یار کیسہ بینی	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" "	پنسل نیلی سرخ	ایک درجن	۲/	[illegible]	
" "	پنسل سیاہ	½ درجن	۱/	۶/	
" "	پیلی اصیل سفید	۶ عدد	۱۰/	۹/	

1930,

HIGH SCHOOL EXAMINATION.

Urdu Script Reading.

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی زمانہ میں یہاں بڑی دولت بڑی تجارت تھی بڑے بڑے مہاجن اور بڑے بڑے فراخ حوصلہ لوگ تھے۔
روپیہ کو ٹھیکری سمجھتے تھے۔ دریائے گنگ کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔ دریا کے گھاٹ نہایت شاندار ہیں
خاصکر پختہ گھاٹ تو اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ سیڑھیاں چوڑی چکلی اور مضبوط۔ دو منزلے اور نہایت
وسیع جن پر طرح طرح کے نقش و نگار ہیں۔ کناروں پر برجوں میں جالیاں ایسی تراشی گئی ہیں کہ شاید و باید۔
دالان ایسے وسیع اور کشادہ ہیں کہ ہزاروں آدمی اطمینان سے بیٹھ کے دریا کی سیر کرتے ہیں
گل فروشوں اور تنبولیوں کی بہت سی دکانیں نہایت سلیقہ سے آراستہ اور پیراستہ نظر آتی ہیں۔



بیجک

سلیم شاہی - سلیم شاہی = چاندنی چوک - چاندنی چوک = مانگ دار - مانگ دار

یہ بیجک حساب ہو تھوک فروش دوکاندار خوردہ فروش دوکاندار کو مال کے ساتھ اسکی تفصیلات اور قیمت وغیرہ لکھکر روانہ کرتے ہیں

از دوکان شمشاد علی و یوسف علی سوداگران دہلی چاندنی چوک۔

بخدمت عالیجناب عبدالقیوم صاحب سوداگر معرفت سہارنپور۔

تفصیل مال	تعداد	در	کل قیمت	تفصیل قیمت	تعداد	در	کل قیمت
جوتی سلیم شاہی ساٹن جھوٹی زمین	۱۰	۵؍	[illegible]	بچگانہ ساٹن نمبر ۲ و ۳	۶	۱۰؍	[illegible]
״ ״ مانگ دار نیلی جھوٹی پختہ	۵؍	[illegible]	[illegible]	بچگانہ جامدانی سلیم شاہی نمبر ۱	۶	۱۲؍	[illegible]
״ سلیم شاہی جمنی کرگابی زمین	۱۰	[illegible]	[illegible]	جوتی لیڈیز آسمانی ساٹن سنہری	۱۰	[illegible]	[illegible]
ڈاک کی بروش سلیپر	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
بروش سلیپر	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
کینوس سلیپر	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
فل سلیپر	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
گرگابی بچگانہ	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]			

گشتی چٹھیاں

وضحت - وضاحت = ھجع - درج = مکتوب الیہ - مکتوب الیہ

جو خط بہت سے لوگوں کو دوکان قائم کرنے کے لیے لکھنا پڑتا ہے گشتی چٹھی کہلاتا ہے چونکہ چٹھی ضروری ہے اور نہایت اہمیت رکھتی ہے لہذا اس کی وضاحت تشریح کے ساتھ ضروری ہے -

گشتی چٹھی میں چار امور کا درج کرنا ضروری ہوتا ہے

(۱) دوکان نمبر اور پتہ (۲) اپنے مال کی تعریف و توصیف

(۳) دوسروں کے مقابلہ میں اپنے مال کی خوبی اور ارزانی کا ذکر اور اس کی وجہ کہ خریدار دوکان پر آئیں

(۴) مکتوب الیہ کو اپنی جانب مائل کرنا - مثلاً :-

از صدر بازار میرٹھ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع

جمناسٹک - جمناسٹک = معلم - معلوم = نفع - نفع

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول میرٹھ

جناب والا تسلیم - نہایت ادب کے ساتھ جناب والا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ہم نے صدر بازار میرٹھ میں ایک دوکان اور کارخانہ کھیل کے سامان بنانے کا نیا کھولا ہے جس میں کرکٹ - فٹ بال - والی بال - ہاکی - ٹینس - وغیرہ کا سامان ہم بناتے اور فروخت کرتے ہیں - علاوہ ازیں جمناسٹک کا سامان بھی کارخانہ میں تیار ہوتا ہے جو نہایت نفیس بنایا جاتا ہے -

جناب والا آپکو یقیناً معلوم ہے کہ ہم کو ہندوستان میں جو بہترین نفیس اور بہترین سامان بنا سکتے ہیں - اپنی چیزوں کو زمانہ میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ ہماری چیزوں کے استعمال سے آپکو انکی عمدگی کا حال معلوم ہو جائیگا - ہمارا مال

جناب ایک بار منگا کر دیکھیں گے تو خود ہماری تحریر کی راستی کا اندازہ جناب کو بھی ہو جائیگا۔

ہمارے یہاں کی چیزوں کا نرخ بھی مارکیٹ کا اندازہ کرتے ہوئے بہ نسبت دوسرے کارخانوں کے بہت کم ہے۔ لیکن ہم آپکو اطمینان دلاتے ہیں کہ ہمارے یہ حکمت و ارزانی بجلت کے مصداق نہیں ہیں۔ بلکہ ہم مال خود ہی تیار کرا لیتے اور جا رہے ہیں ہمارے کسی نکاسی زیادہ ہو۔ کہ منافع ہم نے بہت ہی قلیل نفع رکھا ہے۔ ہم کو امید واثق ہے کہ جناب کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور فرمائش کر کے ہمارے جھوٹ سچ کا امتحان فرمائینگے۔ زیادہ نیاز۔

المشتہر پرشاد حمید الدین اینڈ کو

سوداگران کمیسن ایجنٹ۔ صدر بازار دہلی

اشتہارات

موجودہ زمانہ میں لاجواب ہے اشتہار بازی پر تجارت کی فروغ کا دارومدار ہے۔ یورپ کو اس فن میں خاص ملکہ ہے۔ ہندوستان اس معاملہ میں رفتہ رفتہ ترقی کر رہا ہے مگر بہت پیچھے ہے۔ یہ فن جتنا اہم ہے اتنا ہی بہت مشکل و دشوار بھی ہے۔ تاہم اشتہار بنانے میں اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اس کا عنوان ہی ایسا دلچسپ اور جاذب ہو کہ خواہ مخواہ اخبار بینوں کی اس کی طرف توجہ ہو جائے۔

پھر جس چیز کا اشتہار ہو تا ہے اسکی خوبیاں، اوصاف، فوائد بہت ہی مختصر اور جامع الفاظ میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کا جی بھی نہ اکتائے اور تھوڑے سے وقت میں اس چیز کی ماہیت سے بخوبی واقف ہو جائیں۔ علاوہ اس کے اس کی قیمت

اور متن کا بیتہ درج ہوتا رہے۔ عموماً عنوان جیب قلم سے اور بیان کے خط قلم سے
اور پتہ درمیانی قلم سے لکھا جاتا ہے۔

ذیل میں کچھ اشتہارات بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے اشتہار نمبر ۱ تا ۳ مشتہار ہے

۱ آدمی جوان ہو گئے

۲۴ گھنٹے میں قوت بڑھ گئی

اگر آپ قبل از وقت بڑھاپا محسوس کر رہے ہیں اور جوانوں کی طرح زندگی بسر نہیں کر سکتے تو ڈاکٹر نکس کی وی آئی ٹیبلٹس استعمال کیجیے۔ قوت جسمانی اور اعصاب میں اضافہ کیجیے ۲۴ گھنٹے میں شاندار نتیجہ ظاہر ہوگا۔ ڈاکٹر نکس کی وی آئی ٹیبلٹس ایک نئی ایجاد ہے اور یہ نیا خون۔ اور مضبوط جسم اور ایک ہفتہ کے اندر آپکو ایک نیا آدمی بنا کر گارنٹی کی جاتی ہے۔ ورنہ خالی پیکٹ واپس کرنے پر رقم واپس۔ تمام دوا فروشوں سے مل سکتی ہے

شعروں کی ڈکشنری

اس کتاب میں یہ تعریف دکھی گئی ہے کہ عاشقانہ۔ ناصحانہ۔ ظریفانہ۔
اور دینی و دنیوی غرض ہر قسم کی چار سو مضامین ہیں۔ ہر مضمون کے متعلق اسکے تحت میں چیدہ چیدہ
نہایت ہی مناسب اور چٹکتے ہوئے اشعار ہیں۔ خط و کتابت میں بڑی خوبی سے استعمال کر سکتے ہیں اور
تحریر و تقریر کو پر لطف بنا سکتے ہیں۔ کتاب کا نام "علم مجلسی" ہے۔ حصہ اول ایک روپیہ۔ حصہ دوم ایک روپیہ
حصہ سوم ۱۲ آنہ۔ سہ جلد تین روپیہ۔

علم مجلسی کتب خانہ نمبر ۱۱ پوسٹ بکس نمبر ۹۶ دہلی

۳۳- ملیریا- جگر اور طحال کے لئے

ڈاکٹر وان لنزگی کی خاص دوائی

مرض کے زیادہ سے زیادہ قوی حملہ کو اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر توڑ دیتی ہے۔

ایک روپیہ فی بوتل

ڈاکٹر وان لنزگر اینڈ کمپنی کیمسٹ

۳۳- بو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

۳۴ ڈاکٹر وامن گوپال کا

سارسا پریلا

خراب خون کو صاف کرنے کے لئے یہ بہترین دوا ہے پچیس سال کے تجربہ کے بعد اسکو لاکھوں اشخاص نے بہترین مصفی خون تسلیم کر لیا ہے۔

قیمت ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

سُرمہ مقوی بصر

یہ سرمہ جناب بٹ صاحب پرنسپال طبیہ کالج کا بارہا تجربہ کردہ ہے جس کا نسخہ موصوف نے طبیہ کالج کے دواخانہ کو بغرض نفع عام مرحمت فرمایا ہے۔ اس نسخہ کو نہایت محنت جانفشانی نیز روپیہ کثیر صرف کر کے تیار کیا گیا ہے۔ امراض چشم کے لئے خاص چیز ہے بینائی کو بڑھاتا ہے

ملنے کا پتہ - انچارج دواخانہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

گرما کیلئے

پینے کی چیزوں میں بہترین

گرمی میں ٹھنڈی اوولٹین بہترین چیز ہے۔ یہ حیرت انگیز طور پر تازگی بخشتی ہے اور طاقت دیتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں قدرتی طور پر نشو و نما دینے والے عناصر موجود ہیں جن سے انسان موسم گرما کے طویل دنوں میں تندرست اور قوی رہتا ہے۔

اوولٹین ہلکے جو اور کئی کریم دار دودھ سے تیار ہوتی ہے اور غذا کے عناصر اپنے اندر رکھتی ہے جو مکمل صحت کے لئے ضروری ہیں۔

نقالوں سے بچو ان کی چیزیں قیمت اور نفع میں نہیں ٹکرا سکتیں۔

اوولٹین ٹانک فوڈ

ذہن۔ اعصاب اور جسم بناتی ہے۔ تیار کرنے والے دوران میں ہاتھ سے نہیں چھولا جاتا۔ ہر جگہ ملتی ہے۔

ایجنٹس جیمس لائٹ ۸۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ

خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا

دل و دماغ کو قوت و فرحت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والے اشخاص خاص کر طلباء اور حافظہ کمزور ہو گئے ہوں ان کے لئے بیحد مفید ہے۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک حسب مناسب عمر و ہضم استعمال کریں۔ ترسیل ادویات چیز و نرخ کے برعکس [illegible] قیمت فی تولہ ۸/

ملنے کا پتہ۔ انچارج دوا خانہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

عرضیاں

عرضی وہ تحریر ہے جسمیں کسی حاکم بالا سے اپنے مدعا کا اظہار کیا جاتا ہے اور خوشامد مطلوب کے موثر پیرایہ میں اپنی حاجت براری کی جاتی ہے۔ عرضی کے سرنامہ پر القاب اور دعائیہ کلمات باآئین یا ادب لکھے جاتے ہیں۔ پھر کچھ فصل چھوڑ کر مناسب حالت کوئی کلمہ مثلاً جناب والا، جناب عالی، یا غریب پرور لکھا جاتا ہے اسکے بعد بسبب سطر سے گذارش ہے یا التماس ہے عرض مدعا کیا جاتا ہے اسکے بعد اظہار شکر و امتنان یا دعا کے طور پر کوئی مصرع لکھا جاتا ہے لفافہ میں عرضی یا عرضی گزار لکھ کر لفافیہ پتہ تحریر کیا جاتا ہے

رخصت کی عرضی

دام اقبالہ (دام اقبالہ) خراب (خراب) گذارش (گذارش) مرحمت (مرحمت)

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول [illegible] دام اقبالہ

جناب عالی!

بہت ہی ادب سے گذارش ہے کہ [illegible] میرے چھوٹے بھائی کا خط آیا ہے۔ والد صاحب کی طبیعت کچھ عرصہ سے خراب ہے اور روز بروز حالت ردی ہوتی جاتی ہے انہوں نے مجھے بلایا ہے۔ لہذا گذارش ہے کہ مجھے چار یوم کی رخصت ۳ مارچ سے ۶ مارچ تک مرحمت فرمائی جائے اپنے والد کا خط عرضی ہذا کے ساتھ منسلک کرتا ہوں جسمیں [illegible] صاحب کی تصدیق بھی ثبت ہے

جناب کا بہت ہی نیاز مند شاگرد

خادم ویر

طالب العلم جماعت ۸ (الف/ب)

[illegible]

ملازمت کی عرضی

پٹواریان (پٹواریاں) استحقاق (استحقاق) موضع (موضع)

بحضور جناب کلکٹر صاحب بہادر متھرا ضلع آگرہ

غریب پرور سلامت

فدوی نے امتحان پٹواریان درجہ اول میں پاس کیا ہے
اردو بہاشا وغیرہ کا کام بھی بخوبی جانتا ہے۔ لیکن عرصہ سے اپنے والد صاحب
کے ہمراہ پٹوارگری کا کام بھی کرتا رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ قصبہ مہابن کے پٹواری کی جگہ خالی ہوئی ہے قصبہ
مذکور کے نمبردار وغیرہ بھی مجھ سے خوش ہیں لہذا حضور والا کی خدمت میں
گذارش ہے کہ قصبہ مذکور کی پٹوارگری پر فدوی کا تقرر اپنے خاندانی
استحقاق کا لحاظ فرماتے ہوئے کر دیا جائے۔ نقول اسناد مصدقہ ہمرشتہ عرضی ہذا ہیں

مورخہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء
مکان حلوائی پاڑہ متھرا
فدوی بھگوان داس ولد رام لال قوم مالیہ
گذار

پاڑہ بندی کی اجازت حاصل کرنے کی عرضی

درخواست (درخواست) ایکزیکیوٹیو (ایکزیکوٹیو) لالٹین (لالٹین)

بحضور جناب ایکزیکیوٹیو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ آگرہ

ٹکٹ درخواست ایک آنہ

غریب پرور سلامت

گذارش یہ ہے کہ فدوی کا مکان نمبری ۱۴۰ واقعہ محلہ گیا گنج علاقہ آگرہ قصبہ گنج

شہر آگرہ بر سر راستہ عام واقع ہے اور امسال کی بارش میں دیوار جناب اثر و تجھیم کا کچھ حصہ گر گیا ہے کہ اس کی مرمت کرنا سائل کو منظور ہے اور بغیر پاڑھ باندھے مرمت کا ہونا غیر ممکن ہے لہٰذا درخواست ہے کہ گذارش کر کے دس یوم کی اجازت میعادی ایک ماہ بنا بر باندھنے پاڑھ عطا فرمائی جاوے تا کہ کوئی اہلکار سرکار وقت باندھنے پاڑھ کے ممانعت نہ کرے اور پاڑھ مذکور میں ہر شب رات کے وقت دونوں طرف کے لالٹین روشن کر کے باندھ دی جاویگی تا کہ کسی کو ٹھوکر وغیرہ نہ لگے۔ واجب تھا عرض کیا۔

عرضی
فدوی امجد علی ساکن کچہری گھاٹ آگرہ
مورخہ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۳۵ء

داخل خارج کی عرضی

بہادر (بہادر) سائل (سایل) وارث (وارث) خارج (خارج)

ٹکٹ درخواست ار

بحضور جناب صاحب اگزیکیوٹو آفیسر بہادر میونسپل بورڈ فرخ آباد
غریب پرور سلامت

گذارش حال یہ ہے کہ مکان نمبری ۳۲۷ واقع پکا پل مسمی جنگ بہادر کے نام درج رجسٹر واکسیسرمنٹ ہے اور جنگ بہادر مذکور میرے حقیقی والد تھے جو تخمیناً تاریخ ۲ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۰ء بقضائے الٰہی وفات پائی اُن کے وارث سائل یا تو آہی ہے اور بجز سائل کے کوئی دوسرا وارث موجود نہیں ہے اور مکان مذکور پر سائل کا قبضہ ہے۔ لہٰذا مجھ سائل کی یہ التماس ہے کہ بذریعہ خاص کرمتعلق رجسٹر کا رجسٹر واکسیسرمنٹ درج نمبر جنگ بہادر متوفی کا خارج کر کے بجائے اُنکے مجھ مظہر کا نام درج رجسٹر واکسیسرمنٹ فرمایا جاوے

مورخہ ... سنہ ... مصطفیٰ ...
فرخ آباد

واٹر ریٹ کی معافی کی درخواست

مقفل (مقفل) مستدعی (مستدعی) مقتضائے (مقتضائے)

بحضور جناب صاحب ایگزیکیوٹو آفیسر بہادر میونسپل بورڈ سیتاپور

غریب پرور سلامت

گذارش ہے کہ فدوی کا ایک قطعہ مکان نمبر ۴۹ محلہ ہاسن گنج شہر سیتاپور میں واقع ہے اور مکان مذکور میں ہمیشہ سے کرایہ دار آباد رہے مگر اب تاریخ ۱۴ ستمبر سنہ ۳۲ع سے کرایہ دار آباد نہیں ہے اور مکان مذکور مقفل ہے لہذا درخواست ہے کہ از آنکہ مستدعی ہوں کہ ششماہی یعنی ۱ اکتوبر سنہ ۳۲ع لغایت نصف ٹیکس واٹر ورکس و ڈرینیج اوپر مکان مذکور کا معاف ہو جاوے یا مقتضائے انصاف ہے لیکن از انجا کہ جب بھی مکان مذکور میں کرایہ دار آباد ہو جاویگا یا کبھی ضرورت سے مجھ سائل کے قفل کھل جاویگا اسی وقت سائل بذریعہ درخواست کے حاضر عدالت ہو کر اطلاع کریگا۔ فقط

عرضی فدوی عبد الرحمن ساکن محلہ ہاسن گنج سیتاپور
مکان نمبر ۴۹
مورخہ

پتہ لکھنے کے نمونے

(۱) بڑوں کو

کارڈ

مضمون لکھنے کی جگہ	بخدمت جناب مولوی عبد السمیع خاں صاحب فدوی ڈپٹی کلکٹر ہیرس روڈ علی گڑھ Aligarh	ٹکٹ ۹ پائی

کارڈ (۲) چھوٹوں کو

ٹکٹ
ـہ/

عزیزی منیرالدین صاحب
ہائیسکول منصفی
باندا Banda

(۳) نمونہ رجسٹری کارڈ پر برابر والوں کو۔

ٹکٹ
۳/

Ragistered
محبی جناب شیخ اظہر حسین صاحب قریشی ایل ایل بی
وکیل مین پوری
Mainpuri

(۴) نمونہ رجسٹری لفافہ پر

ٹکٹ
۴/

بصیغہ رجسٹری
نوٹس ہذا بخدمت منشی اللہ رشاد صاحب اہلمد
کلکٹری سنبھل ضلع مراد آباد
Moradabad

(۵) لفافہ — کسی تاجر کو

ٹکٹ ۱ /	بخدمت شریف لالہ لچھمی نراین اگروال بک سیلر و پبلشر ہاسپٹل روڈ۔ آگرہ Agra
	مرسلہ لالہ امرناتھ طالب علم گورنمنٹ ہائی اسکول ہرجنی

(۶) عرضی کا لفافہ

ٹکٹ ۱ /	بحضور فیض گنجور جناب کلکٹر صاحب بہادر دام اقبالہ اٹاوہ Etah
	مرسلہ نبی بخش محلہ دریبہ میں پوری

(۷) رجسٹرڈ پارسل کا پتہ

ٹکٹ ۸/	رجسٹرڈ پارسل بعالیخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "عجیب" اخبار دفتر اخبار "عجیب" فرخ آباد Furook abad
	المرسل شفیع محمد رجسٹرار تحصیل سرائے الہ آباد

پیسہ یا رکھ کر پوسٹ کارڈ لفافہ وغیرہ ان کی رجسٹری ہو سکتی ہے۔ جو ٹکٹ لگا ملتا ہے اور لفافہ
اس کے علاوہ رجسٹری کے لئے ۳ کے ٹکٹ اور لگانے پڑتے ہیں

کاروباری اور عدالتی کاغذات

اب ان کاروباری اور عدالتی کاغذات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی روزمرہ عام طور پر ضرورت پڑتی ہے۔

دستاویز۔ سادہ۔ سرکاری۔ داین۔ مدیون۔ تعداد

دستاویز سادہ سرکاری داین مدیون تعداد

دفتر۔ فریقین۔ ذکر

دفتر فریقین ذکر

دستاویز وہ کاغذ ہے جس میں فریقین آپس میں معاملات اور شرائط ایک دوسرے کی لکھوا لیتے ہیں تاکہ اُن دونوں میں کوئی انکار نہ کر سکے یہ سرکاری اسٹامپ پر لکھائی جاتی ہیں جو زیادہ ضروری اور قیمتی ہوتی ہیں اُنکی رجسٹری رجسٹرار صاحب کے روبرو بتجدید کر کے سرکاری دفتر میں کرائی جاتی ہے۔

تمسک

اس تحریر کو کہتے ہیں جسکو قرض لینے والا ایک اسٹامپ پر روپیہ کی تعداد اور شرائط وغیرہ کے ساتھ تحریر کرتا ہے۔ قرض لینے والے کو قرضدار یا مدیون کہتے ہیں اور جو روپیہ قرض دیتا ہے اُسے داین کہتے ہیں۔

تمسک دو طرح کا ہوتا ہے ایک سادہ جس میں کوئی شرط نہیں ہوتی دوسرا تمسک قسط بندی جس میں قسط وار روپیہ ادا کرنیکی شرط ہوتی ہے

نمونہ تمسک سادہ

عند الطلب ۔ مبلغان ۔ مذکور ۔ درج ۔ واقف ۔ عہدہ دار

عند الطلب   مبلغان   مذکور   درج   واقف   عہدہ دار

منکہ ماتا دین ولد رام دین ساکنہ محلہ چوک مرزاپور کا ہوں
جو کہ میں نے مبلغ دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت جسکے نصف
ایک سو روپیہ ہوتے ہیں لالہ کامتا پرشاد ولد لالہ ہر پرشاد
بوہرہ سے عند الطلب لئے ہیں اقرار کرتا ہوں کہ سود مبلغان
مذکورہ کا لالہ صاحب موصوف کو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا اور جو روپیہ
اصل و سود کا لالہ صاحب موصوف کو ادا کرونگا
پشت تمسک ہذا پر درج کرا لونگا بلا ثبت پشت تمسک
کے ادائی زر اصل یا سود کا عذر قابل سماعت نہ ہوگا
بلکہ ہر طرح باطل ہوگا ۔ اگر میں روپیہ دینے سے انکار کروں
تو لالہ صاحب اپنا روپیہ اصل و سود مع خرچہ عدالت
میری ذات اور جائداد سے وصول کر لیں گے ۔
لہذا یہ چند کلمے گواہان حاشیہ تمسک کے روبرو لکھدئے
کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آئے ۔ فقط ۔

تحریر تمسک ۱۵ / جون ۱۹۳۱ء

بقلم منیر خان قبالہ نویس رجسٹر لیتین مرزاپور

ماتا دین ولد رام دین بقلم خود

گواہ شد ... عہدہ دار

عبدالرحمن ولد ...

نمونہ عبارت رجسٹری

یہہ دستاویز بتاریخ ۱۵ ار جون سنہ ۱۹۳۱ع یوم دو شنبہ بوقت ۱۲ بجے دن مسمی ماتا دین ولد رامدین ساکن چوک مرزاپور نے دفتر سب رجسٹرار مرزاپور میں پیش کی۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی

العبد
ماتا دین ولد رامدین بقلم خود

تحریر تکمیل دستاویز ہذا سے مسمی ماتا دین ولد رامدین عمر تخمیناً ۳۰ سال ساکن چوک مرزاپور نے اقبال کیا مبلغ دو سو روپیہ نقد منمقر کو ہمارے سامنے شمار کر کے دیگئے۔ منمقر کی شناخت مسمیان ہر پرشاد ولد شیو پرشاد پٹواری موضع رسولپور مرزاپور و عبدالرحیم ولد عبدالکریم بزاز چوک مرزاپور نے کر دی جن سے عہدہ دار رجسٹری واقف ہے

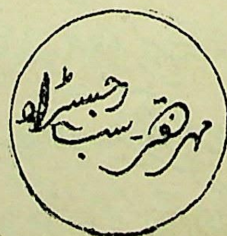
العبد

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی

العبد گواہ شد گواہ شد

ماتا دین ولد رامدین | ہر پرشاد ولد شیو پرشاد | عبدالرحیم ولد عبدالکریم
نشانی انگوٹھا | نشانی انگوٹھا | نشانی انگوٹھا

۱۵ ار جون سنہ ۱۹۳۱ع



نشانی

رجسٹر جلد اول صفحہ ۲۱۰ بر نمبر ۱۲۴ درج بتاریخ ۱۵ جون سنہ ۱۹۳۱ع کر گئی۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی

نمونہ تمسک قسط بندی

بوعدہ ۔ قرارداد ۔ مہاجن ۔ فیصدی ۔ مطالبہ ۔ منتقل

بوعدہ قرارداد مہاجن فی صدی مطالبہ منتقل

منکہ حسین علی ولد کریم اللہ ساکن محلہ کالکا گنج کا ہوں چونکہ مظہر نے مبلغ [illegible] روپیہ جس کے آدھے ساڑھے سینتیس روپیہ ہوتے ہیں بوعدہ ادائگی دس روپیہ ماہوار بشرح سود فیصدی ۱ روپیہ ماہوار کر لالہ ہزاری لال ولد بنارسی لال قوم مہاجن ساکن بیلن گنج قرض لئے ہیں اقرار کرتا ہوں کہ مبلغ مذکور کی تحریر دستاویز ہذا سے آٹھ ماہ کے اندر حسب اقساط مندرجہ بالا ادا کر دونگا اگر حسب منشاء قرارداد قسط ادا نہ کروں تو دائن کو اختیار ہوگا کہ لینا کل مطالبہ مع اصل و سود جب چاہے مجھ سے یکمشت وصول کرلے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔

لہذا یہ چند کلمے بطور تمسک قسط بندی کے تحریر کر دئے ہیں کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔ فقط تحریر تاریخ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۸ء

رہن نامہ

راہن (راہن) مرتہن (مرتہن) جائداد (جائداد) زر رہن (زر رہن) بیدخلی (بیدخلی)

وہ تحریر جس میں روپیہ یا قانونی معاملہ کے اطمینان کے لئے جائداد خاص کسی دوسرے کے نام منتقل کی جاتی ہے اگر رہن نامہ میں مرتہن کے قبضہ میں جائداد دیدی جاوے تو رہن نامہ دخلی کہتے ہیں ورنہ بلادخلی یعنی سادہ۔ جو شخص کوئی چیز گروی رکھکر کسی کو روپیہ دیتا ہے اُسے مرتہن کہتے ہیں اور قرض لینے والے کو راہن اور جو چیز گروی یا رہن رکھی جاتی ہے اُسے مرہونہ کہتے ہیں۔ پانچسو سے زیادہ زر رہن پر رجسٹری لازمی ہوتی ہے۔

نمونہ رہن نامہ سادہ

سیتل داس - دیبی داس - مکفولہ - گذرگاہ - مواخذہ جات - عدالت دیوانی

سیتل داس - دیبی داس - مکفولہ - گذرگاہ - مواخذہ جات - عدالت دیوانی

منکہ عبد الغفار ولد عبد الستار قوم پٹھان ساکن نکوڑ ضلع سہارنپور کا ہوں جو کہ
منمقر نے بضرورت اسوقت مبلغ ۵۰۰ روپیہ کہ جسکے نصف مبلغ ڈھائسو
روپیہ ہوتے ہیں لالہ سیتل داس ولد لالہ دیبی داس قوم ویش مہاجن شہر سہارنپور سے
بشرح سود ایک روپیہ فیصدی ماہواری پر نقد قرض لیکر اپنے تصرف میں لایا اقرار
کرتا ہوں کہ زر سود سالانہ ادا کرتا ہونگا در صورت عدم ادا خلاف سود در سود
کا دونگا اور جو کچھ اصل یا سود میں دونگا تمسک ھذا کی پشت پر لکھا دونگا
بعد بیباکی تمام و کمال زر اصل و سود کے اصل تمسک ہذا بعد تحریر وصول واپس
کرلونگا اگر بلا واپسی تمسک ہذا یا بلا تحریر وصولی پشت کے تمسک ہذا عذر
وصولی میں پیش کروں تو قطعاً ناجائز ہوگا اور واسطے اطمینان لعوض جمعی کے اپنے
موصوف ایک منزل مکان پختہ واقع محلہ کالا اعجار شہر سہارنپور جو
بیعنامہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۲۱ء افرادی ... مملوکہ و مقبوضہ میرا ہے اسکو
اسوقت تک دہر تقسیم کے مواخذہ جات دہن زر ضمانت و کفالت جات کے
مہرو غیرہ سے بالکل بری ہے اصل و سود اپنے تمسک ہذا میں مستغرق کر دیا
تا ادائے تمام و کمال زر اصل و سود اپنے مکان مکفولہ کو دوسری جگہ رہن یا
بیع نہ کرونگا اور کوئی فعل ایسا نہ کرونگا کہ جس سے مکان میں فرق
آجائے۔ دائن کو اختیار حاصل ہے کہ بنفاذ کفالت عدالت دیوانی

العبد عبد الغفار ولد عبد الستار
العبد ... بقلم خود
گواہ شد عبد الغفار ... بقلم خود
گواہ شد ستار ... بقلم خود

میں نے اس شرط کر کے اگر تمامی کمال زر اصل و سود خرچہ کے واسطے
مکتفی نہ ہو تو میری ذات خاص سے بھی وصول کر لے اس لئے یہ چند کلمے
بطریق رہن نامہ ساٹھہ کے لکھ دیئے کہ سند رہے۔ فقط

حدود اربعہ مکان مستغرقہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
ھو واڑہ [illegible]	آبچک [illegible] خان بنا	مکان عبدالکریم [illegible]	مکان عبدالغفار خان و آبچک مکان [illegible]

تحریر تاریخ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء

نمونہ رہن نامہ دخلی

تجدید نیلام - کفیل - انفکاک - مزاحم - میعاد - عطاران - عابد حسین

تحریر نیلام کفیل انفکاک مزاحم میعاد عطاران عابد حسین

منکہ کریم الدین ولد رحیم الدین قوم شیخ ساکن قصبہ [illegible] ضلع [illegible] ہوں
لیک قطعہ مکان معہ بالاخانہ نمبر ۱۸۴ [illegible] خانہ شماری ۱۹۰۷ [illegible] گیا ہے
تجدید نیلام تحریری مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء کے مالک و قابض ہوں اور مکان
و بالاخانہ مذکور کرایہ داروں پر ہے تحریر کرایہ نامہ مصدرہ رجسٹری قابض و دخیل ہے
چنانچہ اب مکان مذکور معہ بالاخانہ جمیع حدود حقوق بہ ضرورت امور
خانہ داری و کاروبار تجارت بعینہ خوشی و رضا و رغبت خود بعوض مبلغ
تین ہزار روپیہ [illegible] آدھے جس کے مبلغ ایک ہزار پانچ سو ہوتے ہیں بدست [illegible]
غلام مصطفےٰ خان ولد غلام مرتضیٰ خان [illegible] ساکن قصبہ مذکور کے
رہن بالقبض [illegible] و کمال زر رہن بوقت رجسٹری [illegible]

نقد وصول پایا لہذا مرتہن کو آج ہی کی تاریخ سے بذریعہ مرتہن نامہ قابض و دخیل کر دیا

لہذا اختیار دیدیا ہے کہ تا ادائے تمام و کمال زر رہن مع مقدم موضوعہ مکان

مذکورہ مع بالاخانہ پر قابض و دخیل ہو کر جملہ آمدنی ملکیت مرہونہ وصول کرتا رہے۔

نہ تو مجھ مرہونہ کو آمدنی سے کوئی تعلق رہیگا اور نہ مرتہن کو زر رہن موصوف کے

سوا سے کسی قسم کا تعلق ہوگا۔ اقرار ہے کہ تمام و کمال زر رہن یکمشت

مرتہن کو ادا کرونگا تو انفکاک رہن کراؤنگی لہذا شے مرہونہ تقسیم کر

کفالت بیع ہے لہذا بہ مطالبہ زر مرہونہ غیرہ سے بری اگر کسی قسم کی کفالت ثابت

ہو یا شے مرہونہ یا کوئی حصہ دار پیدا ہو کر مرتہن کے قبضہ لے لو دخل میں مزاحم ہو

اور اسکی وجہ سے مرہونہ کا جزو کل مرتہن کے قبضہ سے نکل جائے تو مرتہن کو اختیار

ہوگا کہ لینا زر رہن مع سود بحساب آٹھ آنہ فیصدی ماہوار جائداد مرہونہ

ذات خاص راہنہ سے اور دیگر جائداد سے واپس وصول کر لے۔

راہنہ کو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔

یہ چند کلمے بطریق وثیقہ رہن نامہ بالقبض بلا میعاد کے لکھدیے ہیں کہ سند رہے

اور وقت ضرورت کام آئے۔ فقط۔

حدود اربعہ مکان مذکورہ مع بالاخانہ

شرقی	غربی
سڑک ہو دا رہ مکان ہذا	مکان چھیدا لال صاحب ہٹیلہ دار
شمالی	**جنوبی**
گھاس منڈی شاہراہ	دوکان حاجی حسین احمد حسین عطا خان

موقعہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۲ع بقلم مرزا سلطان بیگ

[illegible marginal note]

بیع نامہ

وہ تحریری دستاویز ہے جسمیں کسی چیز کے بیچنے کی شرائط اسکی قیمت نہ بیچنے لے کو خریدنے والے کا بیعہ تحریر کیا جاتا ہے اسکی رجسٹری لازمی ہے بیچنے والے کو بائع اور خریدنے والے کو مشتری اور جو چیز بیچی جاتی ہے اسکو مبیع کہتے ہیں۔

نمونہ

بنی گنج - برضا و رغبت - جبر و اکراہ - سہیم - مبیعہ

بنی گنج برضا و رغبت جبر و اکراہ سہیم مبیعہ

مکفول - مشتری

مکفول مشتری

منکہ حشمت علی ولد برکات علی قوم شیخ ساکن محلہ عسلی گنج شہر گورکھپور کا ہوں۔

جو کہ میرا موروثی ایک قطعہ مکان دو منزلہ لب سڑک محلہ بنی گنج میں واقع ہے اسکے چاروں طرف کے احاطہ کی دیواریں بھی میری ہی ہیں۔ دروازہ لب سڑک ہے۔ برضا و رغبت بلا جبر اکراہ مع جملہ حقوق و منافع داخلی و خارجی بدست مولانا ولایت علی صاحب وکیل عدالت بستی بقیمت مبلغ ایکہزار چار سو پچاس روپیہ کہ نصف جسکے سات سو پچیس روپیہ ہوتے ہیں۔ بیع اور فروخت کیا اور زر قیمت تمام و کمال صاحب مشتری سے وصول پائی۔ اب آیندہ مجھے اور میرے

دوسرا اگر کسی قسم کا مطالبہ مکان مبیعہ پر ہوگا - اگر کوئی شریک وسہیم پیدا ہو یا مکان سے مبیعہ کم نکلے تو اسکی تمام ذمہ داری میری ذاتی جائداد پر ہوگی مشتری کو اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا لہذا اگر کسی وجہ سے مشتری کے ہاتھ سے مکان نکل جاوے تو اس کی ذمہ داری بھی میرے اوپر ہے - لہذا یہ چند کلمے بیعنامہ کے طور پر لکھ دئے کہ سند ہے کہ وقت ضرورت کام آوے - فقط -

محررہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء بقلم بلدیو پرشاد قبالہ نویس

گواہ شد - ... ولد ... قوم ... ساکن ...

گواہ شد - ... ولد ... قوم ... ساکن ...

حدود اربعہ مکان مبیعہ

شرقی	غربی
مکان منوہر لعل سنار	مکان لالہ ہزاری لال صراف
جنوبی	**شمالی**
مکان خیراتی علی تحصیلدار	دروازہ مکان و سڑک سرکاری

ہبہ نامہ

وہ تحریر ہے جس میں کوئی شخص عمداً کسی جائداد مبیعہ کو خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ بغیر کسی وجہ کے دوسرے کے نام منتقل کر دے - اگر جائداد موہوبہ منقولہ ہے تو فوراً قبضہ

دے دیا جائے تو رجسٹری اختیاری ہوتی ہے۔ ورنہ رجسٹری لازمی ہے۔

نمونہ

موہوبہ - مالکانہ - دخیل - خدمت گزاری

موہوبہ - مالکانہ - دخیل - خدمت گزاری

منکہ رام پرشاد ولد مہادیو پرشاد قوم کھتری ساکن ضلع فتح پور کا ہوں۔

جو کہ منمقر موازی ۲۰ بسگہ پختہ اراضی زراعتی جمعی ۸ عہ کھاتہ کھیوٹ نمبری ۲۲ واقع قصبہ ہسوہ تحصیل فتحپور مالیتی مبلغ ایک سو پچاس روپیہ مالک اور قابض ہوں میں اپنی اس اراضی مذکورہ کو بعینے خوشی و رضا و رغبت بصلہ خدمت گزاری خود مسمی ہر دیال ساکن قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور کو ہبہ کر دی اور بخش دی اور اراضی مذکورہ موہوبہ پر مالکانہ قابض اور دخیل کر دیا اور اپنا قبضہ قطعی اٹھا لیا۔ لہٰذا یہ چند کلمے بطور ہبہ نامہ تحریر کر دئے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے۔ فقط۔

تحریر تاریخ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

العبد رام پرشاد ولد مہادیو پرشاد ساکن ہسوہ بقلم خود

گواہ شد [illegible] بقلم خود

گواہ شد [illegible] بقلم خود

کرایہ نامہ

وہ کاغذ جس پر کرایہ دار کے شرائط مکان کرایہ وغیرہ کے لکھے جاتے ہیں کرایہ نامہ کہلاتا ہے۔

نمونہ

اندراج - شکست و ریخت - مملوکہ - ادائگی

اندراج　شکست وریخت　مملوکہ　ادائگی

منکہ نور الاسلام ولد قمر الاسلام جنرل مرچنٹ اے بی روڈ کانپور کا ہوں
جو کہ ایک قطعہ دوکان مملوکہ و مقبوضہ لالہ جگناتھ پرشاد ولد لالہ [illegible] کشور
ساکن محلہ گوال ٹولی میں منمقر نے کرایہ مبلغ [illegible] کرایہ پر لیا ہے
اقرار کرتا ہوں کہ زر کرایہ مالک دوکان مذکورہ کو ماہ بماہ ادا
کرتا رہونگا۔ اور جو روپیہ دونگا وہ کرایہ نامہ کی پشت پر
لکھا لونگا یا رسید لونگا۔ بلا اندراج کرایہ یا رسید ادائگی زر
کرایہ عند القبول نہ ہوگا۔ اگر میں دوکان چھوڑنا چاہونگا
تو ایک ماہ پیشتر مالک دوکان مذکور کو اطلاع دونگا اور مالک دوکان
کو بھی بحالت تخلیہ دوکان ایک ماہ پہلے اطلاع دینی ہوگی مجھے مرمت
شکست و ریخت وغیرہ سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ لہذا یہ چند کلمے بطور
کرایہ نامہ کے لکھ دئیے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آئے فقط
تحریر تاریخ ۲۶ مئی ۱۹۳۲ء بقلم عبداللہ خان

العبد نور الاسلام ولد قمر الاسلام بقلم خود
گواہ شد [illegible]
گواہ شد [illegible]

اقرار نامہ

وہ کاغذ جسپر چند آدمی ملکر کسی معاملے کے متعلق شرائط طے کر کے دستخط کر دیتے ہیں۔ ایک فریق دوسرے فریق کو لکھ دیتا ہے اکثر اسکی رجسٹری کرالی جاتی ہے۔

نمونہ

انکار	ہرجانہ	کارآمد	گریز	گھی	طے
انکار	ہرجانہ	کارآمد	گریز	گھی	طے

منکہ رام سنگھ ولد تارا سنگھ ساکن محلہ نخاس لکھنؤ کا ہوں جو کہ ماہ جنوری میں لالہ بہاری لال کے معاملہ طے ہوا ہے کہ لالہ صاحب موصوف جسقدر گھی کہ میرے لئے مہیا کر دینگے میں اُسے بحساب ۲۰ چھٹانک فی روپیہ خرید لونگا۔ اگر لالہ صاحب گھی مہیا کر دیں اور میں اُسکی خریداری سے گریز کروں تو لالہ صاحب موصوف کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ نالش مجھ سے اپنا خرچہ اور ہرجانہ وصول کر لیں۔ مجھے کسی قسم کا عذر نہ ہوگا یہ بات لالہ صاحب کو بخوبی معلوم ہے کہ گھی خاص کار کے ٹھیکہ لیا ہے اسکی زیادہ مقدار ہوگی نہیں میں ان شرائط پر اقرار کر کے میں نے یہ اقرار نامہ لکھ دیا ہے کہ اگر میں انکار کروں تو وقت ضرورت کارآمد ہو۔ فقط

تحریر تاریخ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۳۴ء بقلم لالہ گلزاری لال قوم کایستھ ساکن چوک لکھنؤ

کابین نامہ

وہ تحریر جو شوہر کی طرف سے نکاح کے وقت زرِ مہر کے متعلق مسلمانوں میں لکھی جاتی ہے۔ اُسے سادہ کاغذ پر بھی لکھ سکتے ہیں اگر زرِ مہر میں کوئی جائداد مستغرق نہ ہو۔

نمونہ

متعال (معجل) الجوئی۔ (دلجوئی) بمواجہہ (بمواجہ) حین حیات (حین حیات)

الحمد للہ الذی جعل النکاح فارقاً بین الحلال والحرام والصلوٰۃ والسّلام علی انبیاءہ الکرام امّا بعد میں سرفراز حسین ولد مشتاق حسین قوم سید ساکن محلہ قلعہ شہر علیگڑھ کا ہوں بصحت عقل و ثبات نفس کے اقرار کرتا ہوں کہ آج مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کو بوقت ۵ بجے دن کے بعد نماز عصر جلسۂ عام میں مسماۃ آمنہ خاتون بنت منشی اظہر علی وکیل بانولید رول گنج شہر علیگڑھ کو بمواجہہ گواہان کے حاشیہ کابین نامہ ہذا بتعین مہر مؤجل مبلغ ایک ہزار روپیہ کہ جس کے نصف پانچسو روپیہ ہوتے ہیں کے میں اپنے نکاح میں لایا اور مسماۃ مذکورہ نے بھی برضا و رغبت نکاح میں آنا منظور کیا۔ منعقدہ نکاح کا صحیح و شرعی اعلان عام کیا گیا ساتھ شریعت جناب مولانا بشیر الدین صاحب قاضی شہر جلسۂ عام میں پڑھا اور جسٹر نمبر ۲۳۵ میں درج کر دیا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ زوجہ مذکورہ کو تا حین حیات نہایت دلجوئی اور شفقت سے رکھوں گا اور نان و نفقہ اور معمولی خرچ ضروری اس کی خبرگیری کرتا رہوں گا، اسکے دوسرے قریبی اعزا و اقارب کے یہاں جانے آنے میں ہرگز مانع نہ ہوں گا، مسماۃ مذکورہ اپنا زر مہر کا جب طلب کرے گی فوراً ادا کروں گا۔

زر مہر سے جو کچھ دیا جاوے اُس کی رسید رجسٹری کرا لیوے ورنہ بغیر رسید
عند دعوٰی وصول دعوے ہرگز نہ کروں گا یہ چند کلمے بطور کابین نامہ کے لکھ دیئے
کہ سند رہے اور بوقت ضرورت پر کام آوے۔ فقط۔

مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء

طلاق نامہ

وہ تحریر جسکے ذریعہ سے کوئی شخص اپنے نکاح کو فسخ کرے یہ تحریر ایک روپیہ کے
اسٹامپ پر لکھی جاتی ہے۔ اس میں رجسٹری اختیاری ہوتی ہے۔

نمونہ

منکہ سعید الحسن ولد [illegible] ساکن [illegible] ضلع آگرہ کا ہوں جو کہ منمقر کا نکاح مسماۃ
فخر النساء بیگم بنت عبد المجید قوم شیخ ساکن قصبہ [illegible] ضلع سہارنپور کے ساتھ
بعوض مہر مؤجل مبلغ پانسو روپیہ بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۲۳ء کو ہوا تھا چونکہ
ایک عرصہ سے جسکو تقریباً [illegible] ماہ کا عرصہ ہوتا ہے میرے اور میری زوجہ کے درمیان تنازعہ رہتا ہے
اور تعلقات خوشگوار نہیں ہیں لہذا الغرض دفع فساد باہمی منمقر نے مولانا [illegible]
صاحب قاضی شہر کے روبرو بلا جبر و اکراہ بحالت صحت نفس و ثبات عقل اپنی زوجہ مذکورہ کو طلاق
بائن دیدی اور لفظ طلاق تین دفعہ کہکر اپنی زوجیت سے خارج کر دیا
اور مہر تمام و کمال مبلغ پانسو روپیہ مسماۃ مذکورہ کے حوالہ کر دئے اور رسید لکھوا لی
اب مجھے کو بابت زوجیت اور مسماۃ مذکورہ یا اسکے وارثوں کو بابت زر مہر
یا نان نفقہ وغیرہ کسی طرح کا دعوٰی نہیں رہا مسماۃ کو اختیار ہے کہ ایام عدت کے
گذرنے کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے میں ہرگز مزاحم و دست انداز نہ ہونگا لہذا یہ چند کلمہ
بطور طلاق نامہ کے لکھ دئے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آئے فقط تحریر بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۲۳ء

العبد سعید الحسن بقلم خود

گواہ شد [illegible] بقلم خود

گواہ شد [illegible] بقلم خود

ضمانت نامہ

فعل ضمنی - ضمانت نامہ جرم - مال ضمنی یا ضمانت نامہ کسی کے مال
دینے کی ذمہ داری کا اسٹامپ ہوتا ہے -

نمونہ

عدالت (عدالت) فوجداری (فوجداری) نلاف (نداف) المقوم (المرقوم)

منکہ رحیم بخش ولد کریم بخش قوم شیخ ساکن محلہ بازار ضلع سلطانپور ہوں چونکہ میرے لڑکے
مسمی نور محمد بعلت مارپیٹ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سلطانپور ماخوذ ہو
کے اس سے ضمانت طلب کی گئی ہے لہذا میں اسکی طرف سے ضمانت کرتا ہوں کہ آئندہ اگر تین
سال کی مدت میں فوجداری کرے تو میں اسکا ذمہ دار ہونگا - لہذا یہ چند کلمے بطور فعل
ضمنی کے لکھدئے کہ سند ہوں کہ وقت کام آوے - فقط

المرقوم ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء

نمونہ (مال ضامنی)

منمقر (منمقر) سنگر مشلین (سنگر مشین) حضرت گنج (حضرت گنج) قبالہ نویس (قبالہ نویس)

منکہ مرزا خورشید حسین ولد مرزا قمر حسین قوم مغل ساکن محلہ گنج ضلع
سلطانپور کا ہوں جو کہ منمقر کا چھوٹا بھائی مرزا احمد حسین حضرت سنگر سٹینے میں ملازم رکھا جاتا ہے
اس سے سو روپیہ کی ضمانت مطلوب ہے لہذا میں اقرار کرتا ہوں اور لکھے دیتا
ہوں کہ میں اپنے بھائی واحد حسین کا ضامن ہوں یعنی اگر اس سے کوئی نقصان
ہو جائے یا کہیں بھاگ جائے تو تو ضمانت میں صاحب سنگر سیونگ مشین حضرت گنج
کو سو روپیہ میں دیدونگا مجھے کسی قسم کا عذر نہ ہوگا - اگر عذر کروں
تو میری ذاتی جائداد سے بذریعہ عدالت وصول کر لیا جاوے - لہذا یہ چند

کی ملے بطور ضمانت لکھدی گئی سند ہے۔ فقط

مورخہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۲۸ء بقلم محمد حسینی قبالہ نویس

روبکار

سرکاری افسروں کی آپس کی خط و کتابت کا نام ہے

نمونہ

مثل ہذا (دفتر ہذا) صادر (صادر) سررشتہ دار (سررشتہ دار)

اجلاس جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر پرتاب گڈھ

مسٹر واحد حسین سررشتہ دار کی سروس بک ابتک دفتر ہذا میں واپس نہیں آئی ہے مہلت بالکل ختم ہو گئی لہذا امید کی جاتی ہے کہ اسکو انگریزی جلد حکم صادر فرمایا جائیگا۔

دستخط ڈپٹی کمشنر بہادر بخط انگریزی

لہذا حکم ہوا کہ

مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۱۴ء

فوراً مطلوبہ سروس بک صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں روانہ کی جائے۔ ورنہ اسی قدر توقف کی وجہ تحریر کیجئے۔

دستخط بخط انگریزی

ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنو

وکالت نامہ

جو کاغذ جج کے ذریعہ سے کورٹ مقدمہ علاوہ اپنے مقدمہ میں کورٹ کیا جاوے کرنا ہو

نمونہ

مدعی - مدعی = مدعا علیہ - مدعا علیہ = عنوان - عنوان = جوابدہی - جوابدہی -

---

بپیشی شری دیال شاہ جی جج صاحب ساکن فیض آباد

بنام

احسان علی ولد امتیاز علی قوم سید ساکن فیض آباد مدعا علیہ

دعویٰ بابت پانے مبلغ ما عہ وضعہ تمسک

منکہ احسان علی ولد امتیاز قوم سید ساکن فیض آباد کا ہوں

سبب ... کے واسطے جوابدہی و پیروی مقدمہ مندرجہ عنوان کے

سید محسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل کو اپنا وکیل

مقرر کیا اور اپنا وکیل صاحب موصوف اس مقدمہ میں جو کچھ

کوشش یا جواب تحریری یا تقریری کریں وہ سب میری طرف

سے قبول منظور فرمایا جاوے - وکیل صاحب جو کچھ کریں گے میں

اس تمام کو کیا کرایا اپنا کیا ہوا تصور کروں گا اور اس میں مجھ کو کسی طرح

کا عذر نہ ہوگا - لہذا یہ چند کلمے بطور وکالت نامہ کے لکھ دئے

کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے - فقط

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۲۵ع

پٹہ قبولیت

زمیندار اور کاشتکار کے تعلق و قرار داد اور فرائض کی کاشت کے متعلق ایک تحریر جس میں دونوں اپنی اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہیں۔ زمیندار کی تحریر کا نام پٹہ اور جو شرائط کاشتکار لکھ کر دیتا ہے اسے قبولیت کہتے ہیں۔ ان کا عدالت کی رجسٹری لازمی ہے۔

نمونہ پٹہ

مزارع - خریف - ربیع - اختتام - حیلہ حوالہ - کالعدم - بیدخل

مزارع - خریف - ربیع - اختتام حیلہ حوالہ کالعدم بیدخل

منجانب لالہ پرمیشور سہائے ولد لالہ اننت سہائے رئیس خورجہ و زمیندار شہر بلند شہر

بنام

مسمی سوکھا ولد پرسا ساکن و مزارع موضع لکھاوٹی ضلع بلند شہر۔ تمکو موازی بارہ بیگھہ پختہ اراضی نمبری خسرہ واقع حصہ لیسا موضع لکھاوٹی ضلع بلند شہر مملوکہ و مقبوضہ مجھ با قرار لگان ایک سو روپیہ سالانہ تمہاری کاشت میں ابتدائی ۱۳۲۰ فصلی لغایت ۱۳۲۵ فصلی جملہ مدت پانچ سال کے لئے بحال رکھتا ہوں۔ شرائط ذیل جو ہمارے اور تمہارے درمیان طے ہو چکے ہیں ان پر کاربند رہو۔

۱- یہ کہ لگان مقررہ نصف فصل خریف میں یکم دسمبر کو اور نصف فصل ربیع میں یکم اپریل کو ادا کرو گے۔ بلا رسید ادا کیا ہوا روپیہ کسی صورت میں قابل قبول نہ ہوگا۔

۲- اگر قسط مذکورہ پر روپیہ تم ادا نہ کر سکو گے تو کل رقم پر سود ایک روپیہ فیصدی ماہوار کے حساب سے تم سے لیا جاوے گا اور میعاد کے اندر اندر اپنی اراضی سے بیدخل

کر دئے جاؤ گے۔

۳- بعد اختتام مدت میعاد پانچ سال تمکو اراضی چھوڑنا پڑیگی اگر کوئی حیلہ حوالہ کروگے تو بذریعہ عدالت بیدخل کئے جاؤ گے بیدخلی میں جو روپیہ خرچ ہوگا اسکے تم ذمہ دار ہوگے۔

(۴) اراضی تمکو خود کاشت کرنی ہوگی، اپنی طرف سے دوسرے کو کاشت کیلئے نہیں دے سکتے اور نہ کسی قسم کی شراکت کسی اور سے کر سکتے ہو۔ کاشت کے علاوہ کسی قسم کا کنواں یا تالاب یا مکان وغیرہ کچھ نہیں بنا سکتے اگر ایسے کچھ بخلاف ہوا تو میعاد کے اندر ہی بیدخل کر دئے جاؤ گے اور تعمیر وغیرہ ہماری ملکیت شمار ہوگی تم کو کسی قسم کا حق نہ ہوگا اگر اراضی کو کسی قسم کا تمہارے کسی فعل سے نقصان پہنچیگا تو تمہیں اسکی تلافی کرنی ہوگی۔

۵- اگر کوئی خود رو درخت جم جائے یا لگایا جائے اسکی خبر جلدی ہمکو دینا ہوگی تمہیں اسکی حفاظت لازمی ہے۔ مگر اسکے کاٹنے کا حق تمکو نہ ہوگا۔

۶- شرائط مذکورہ بالا کے خلاف عمل کرنے سے میعاد کے اندر تم بیدخل کر دئے جاؤ گے اور یہ دستاویز کالعدم سمجھی جائیگی

تفصیل قطعات اراضی

رقبہ	نمبر
[illegible]	۲۶/۳۳
[illegible]	۲۸
[illegible]	۸/۳
[illegible]	میزان

العبد

پنسیٹھ والا انتسٹ سیٹھ شیر وجے ونیلو لبہ شہر

نمونہ قبولیت

مزارع (مزارع) اقساط (اقساط) اختتام (اختتام) میعاد (میعاد) بیدخلی (بیدخلی)

منجانب سوکھا ولد پورسا ساکن و مزارع موضع لعیل اکھیڑا ضلع بلند شہر

بنام نامی

جناب لالہ پرلیشور سہائے صاحب رئیس خورجہ و زمیندار شہر بلند شہر۔

میں مواضعات سیکنہ کھیت ہائے ذیل واقع موضع لعیل اکھیڑا ضلع بلند شہر مملوکہ و مقبوضہ لالہ صاحب موصوف بعوض لگان ایک سو دس روپیہ بذمہ کاشت سے بن ابتدائی سنہ ۱۳۱۲ فصلی لغایت سنہ ۱۳۱۶ ف واجب مدت پانچ سال کے لئے لیتا ہوں۔ میں شرائط مندرجہ ذیل بحق لالہ صاحب موصوف کے قبول کرتا ہوں جس پر کاربند رہونگا۔

(۱) لگان مقررہ نصف فصل خریف میں یکم نومبر کو اور نصف ربیع میں یکم اپریل کو بلا عذر و حیلہ و حوالہ ادا کرونگا۔ کسی بیماری، داروغی وغیرہ کا عذر نہ کرونگا۔

(۲) اگر اقساط مذکورہ کا روپیہ نہ ادا کروں تو مجھ سے کل روپیہ بحساب سود بشرح ایک روپیہ فیصدی ماہوار لیا جائیگا اور اندر میعاد اس اراضی سے بیدخل کر دیا جاؤنگا۔

(۳) بعد اختتام میعاد پانچ سال کے اراضی مذکورہ چھوڑ دونگا اور بصورت عذر بیدخلی جو روپیہ لالہ صاحب کا خرچ ہوگا اس کا میرے ذمہ واجب ہوگا۔

(۴) اراضی مذکورہ میں کاشت کرونگا کسی دوسرے کو بٹائی پر اپنی طرف سے نہ دونگا اور کسی قسم کی شرکت کرونگا۔ کنواں یا تالاب، باغ وغیرہ بھی نہ بناؤنگا۔ اگر ایسی خلاف ورزی کروں تو میعاد کے اندر بیدخل کر دیا جاؤنگا اور تعمیر وغیرہ لالہ صاحب موصوف کی ملکیت ہوگی میرا کوئی حق نہ ہوگا

اگر کسی قسم کا اس اراضی کو نقصان پہنچیگا تو میں اس کا ذمہ دار ہونگا ۔

(۵) اگر کوئی درخت خودرو ہو یا لگایا جائے تو اس میں سرکار کا حق ہوگا اور میں حفاظت کرونگا مگر اس پر میرا کوئی حق نہ ہوگا ۔

(۶) اگر شرائط مذکورہ بالا کے کسی بھی خلاف کروں تو میرا پٹہ اندر میعاد کے منسوخ کر دیا جاوے اور دستاویز ہذا بسبب عدم تعمیل یعنی پٹہ کالعدم سمجھا جائیگا ۔

تفصیل قطعات اراضی

نمبر	رقبہ
۱۲/۳	[illegible]
۲۸	[illegible]
۳۱/۴	[illegible]

العبد

علامت نشانی انگوٹھا مسمی سوکھا ولد پورا ساکن [illegible] ضلع [illegible]

رپورٹ

افسر کو اپنے علاقہ میں ہوئے کسی ضروری واقعہ کی اطلاع کو رپورٹ کہتے ہیں ۔

نمونہ

چوکیداری - چوراہے = گلیوں - آدمیوں = مالخانہ - مال خانہ = تحقیقات - تحقیقات

حسب ذیل ہے ۔

آج رات وقت بجے جب میں اپنے پہرہ پر گیا تو میرے حلقہ میں [illegible] دو بجے جب میں [illegible] چند آدمی جمع تھے اور ایک [illegible] تھا [illegible]

آج [فیروز پور] کے ذریعہ سے بلیس کھولا گیا اُس میں سے جو چیز نہ تھی معلوم ہوئی کہ کس کے حوالہ [صاف]
پولیس کی مدد سے تحقیقات ہوئے سے ہاتھ لگے مال کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ بس اب اطلاع ہے
کرانے سے پیشتر خدمت عالی میں عرض ہے کہ [اطلاع پہنچی] چلیا جاوے تعمیل کی جاوے۔ فقط
فدوی بشیر احمد [ساکن] ... ۲۴ جون ... [دروازہ]

رسید

روپیہ یا کسی چیز کے وصول کرنے کا تحریری اقرار رسید ہے

نمونہ

آج بتاریخ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء کی مبلغ عہ بابت قیمت ایک بیل شیخ سلامت اللہ
ولد برکت کسان سے وصول پائے لہٰذا یہ رسید لکھ دی کہ سند رہے

العبد — نواب خان بقلم خود

گواہ شد — لالہ دیا رام بقلم خود

گواہ شد — محمد یاسین بقلم خود

رقعہ

رقعہ وہ تحریر ہے جو قرض لینے کے وقت لکھ دی جاتی ہے جس میں قرض لینے کا
اقرار، روپیہ کی تعداد، قرض لینے کی وجہ، سود کی شرح، روپیہ ادا کرنے کا وقت
یہ سب کچھ لکھا جاتا ہے۔ مگر اس پر کسی کی گواہی نہیں ہوتی۔ البتہ ٹکٹ لگانا پڑتا ہے

نمونہ

ٹکٹ

مہربان بندہ لالہ سوہن دیال صاحب

آج میں نے مبلغ عہ روپیہ جن کا نصف ... ہوتا ہے بطور قرض لئے ہیں یہ روپیہ مع سود بشرح
... ماہوار فیصدی بلا عذر عند الطلب ادا کروں گا۔ سنداً یہ رقعہ ٹکٹ لگا کر تحریر کر دیا ... [تیرتھ رام]

پھر آئی فقط - بلا قرض غضب علیہ بلادرسد عقل سا کچھ دیکھی -

فارغخطی

جب کوئی شخص کسی سے اپنا تمام روپیہ وصول بالیباتی تو باہمی لین دین پاک ہے باقی کی ادنی رسید لکھی جاتی ہے اسکو فارغ خطی کہتے ہیں -

نمونہ

حساب - بیباقی = بقیہ - جبہ = فارغخط - فارغ خطی

[illegible]

عنقہ جمنا لال ولد امیر لال قوم کالیتھ کا بیکسی شخص ہے جو ہوں

جو کہ میں ہیری لوسی الله حافظ سخان میں تین برس سے کپڑا خرید تالکچ جناب کتاب بمعرفت مبلغ [illegible] آنکی ذمہ نکلی اسوقت کل بیوصول ہو گئے اب آپ جناب کو وصول و کل ذمہ ایک حبہ بھی باقی نہیں رہا اسلیئے فارغ خطی تحریر کر دی تاکہ بوقت ضرورت کام آوے - فقط المرقوم ۲ رجب المرجب ۱۳۰۹ھ

[illegible]

نوٹس

دعامجھ میں سے تجھ کو دیتا ہے کسی شخص کو دیتے ہیں کہ کوئی باہر کو جگہ میں سے اپنے یا کسی امر سے باز رکھنے کی میعاد مقرر کر کے اطلاع دیں -

نوٹس بابت خالی کرانے مکان

کرایہ داری - کرایہ داری = میعاد - میعاد = تنخواہ - خرچہ = [illegible] حدود اربعہ

نوٹس

بنام منشی گرجھاری لال ولد لالہ ہزاری لال قوم کالیتھ کا بیکسی حاکم تحصیل ضلع علیگڑھ

بنام ایک منزلی مکان پختہ شہر بیت بیگمات حامی تمہاری کو کرایہ پر دیا تھا بذریعہ اسکے باعث ضرورت آسائش اپنی اب کرایہ پر اٹھانا منظور نہیں جیسا

تم اس سے پہلے بھی اس جرم کے مرتکب ہو چکے ہو تم نے اپنے مکان مذکور کو خالی نہیں کیا لہذا بذریعہ
نوٹس ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اندر میعاد یک ہفتہ بذریعہ دوسرا مکان مذکور خالی کر دو اگر تم نے ایسا نہ کیا
میعاد گذر جانے پر مکان مذکور خالی نہ ہوا تو تمہارے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی اور تمہارے مقابلہ میں
نالش عدالت مجاز میں کر دی جائیگی اور تم زیر بار خرچہ کئے جاؤ گے فقط

محمد علی خان

شمالی	جنوبی	مشرقی	غربی
کوٹھی لالہ ...	مکان ...	سڑک دروازہ مکان ...	چوک ...

دستخط ... عبد الشکور خان ... عبد اللہ ... خان ... ضلع علیگڑھ

تحریر تاریخ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ع

ایک اور نوٹس

شمال - شمال = لہندا - لہذا = دروازہ - دروازہ

بنام ... ولد ... ساکن ... آگرہ

چونکہ تم نے ... اپنے گھر کا دروازہ بنا لیا ہے ... تمہارا یہ فعل قانون کے خلاف اور سراسر ناجائز ہے اس سے ... سخت
نقصان ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ... دروازہ اندر میعاد ... ہٹا لو ورنہ ... گذر جانے پر ... ضابطہ عدالت
دیوانی میں نالش دائر کر دی جائیگی اور تم ناحق زیر بار خرچہ و ہرجہ ہو گے۔

... ضلع آگرہ

تاریخ تحریر ۱۱ مارچ ۱۹۳۵ع

نوٹس

ھرن سنگھ - مرگاہ = ابتداء - اجراء = مکھن - ڈگری

بنام لبھو چند ولد للو قوم کوری ساکن موضع مچھیا پرگنہ بکیہ

ہرگاہ مکھن ولد مذکور نے اپنی ڈگری مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۳۶ء تمہارے خلاف بدیں مراد بحق ابتداء ڈگری عند الکشف بنام لبھو چند بسبب مطالبہ کے بعد کرانے پر لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے اگر تم کو کچھ عذر ہو تو تاریخ ۶ ماہ جولائی سنہ ۳۶ء کو حاضر عدالت ہو کر پیش کرو۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۹ جون سنہ ۳۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مچلکہ واسطے حاضری عدالت

ابراہیم (ابراہیم) بچھری (بچھری) ھی خان - داخل

منکہ حافظ محمد ابراہیم ولد فتح محمد قوم شیخ ساکن محلہ دھولی گنج آگرہ کا ہوں اقرار کرتا ہوں کہ بمقدمہ [illegible] عدالت [illegible] بتاریخ ۲۸ ستمبر سنہ ۳۶ء کو بمقدمہ عدالت [illegible] ۳۵۲ و ۳۲۳ دفعات [illegible] کی نسبت [illegible] جواب دہی کروں گا۔ اگر حاضر نہ ہوں تو [illegible] سرکار میں [illegible] ادا کروں گا۔

تحریر تاریخ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۵ء

العبد — حافظ محمد ابراہیم بقلم
گواہ شد — پیارے لعل بقلم خود
گواہ شد — منصور [illegible] بقلم خود

سمن

واضح ہو کہ تحریر ہذا ذریعہ [illegible] عدالت یا [illegible] کو کسی عدالت میں کسی مقدمہ

[illegible] تاریخ [illegible] دیا جاتا ہے [illegible] دونوں [illegible]

[illegible] تمہاری حاضری لازم ہے [illegible] ورنہ عدالت کو

[illegible]

سمن [illegible] انفصال مقدمہ [illegible] عدالت جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] ملک [illegible] سلسلہ [illegible] الہ آباد [illegible]

بنام [illegible] مدعا علیہ ۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] ۔

[illegible]

ہرگاہ [illegible] مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] کی دائر کی

ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ [illegible] ماہ اگست [illegible] بوقت [illegible] بجے

دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار

واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے

ہو اور جملہ [illegible] کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے

سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کا دو اور چونکہ وہی تاریخ جو

تمہاری حاضری کے واسطے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم

کہ اپنی جوابدہی کی تائید میں [illegible] شہادت پر [illegible] استدلال کرنا چاہتے ہو [illegible]

[illegible] اگر [illegible] حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری کے مسموع و فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۱۲ اگست

میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا [illegible] عدالت [illegible] انگریزی [illegible]

سمن عدالت مال

اکمل جار - اگر اپار - پیش عدالت - سوالات - انفصال - انفصال

آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۵۷۵

اجلاس عدالت حاکم مال صاحب بہادر تحصیلدار سکندر پور ضلع علی گڑھ -

ٹھاکر سنگھ مدعی

بنام

ٹھاکر ... سنگھ ... ساکن ... تعلقہ ... ضلع ... اکرا باد تحصیل سکندر راؤ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۲۵ء بوقت ... اصالتاً یا معرفت کسی وکیل ... جو مقدمہ ... حالات سے بخوبی واقف ... ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے ... کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوی کی جواب دہی کرو اور ... تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمہیں لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو شہادت ... تمام دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی ... استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو - اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کی آج بتاریخ ۷ جولائی ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

وقف نامہ برائے مسجد

حسبۃً للہ - متولی - تنخواہ - محض - تخمیناً - محافظ

حسبۃً للہ متولی تنخواہ محض تخمیناً محافظ

منکہ ملک الدین ولد حاجی الدین قوم شیخ ساکن محلہ کوری شہر علیگڑھ کا ہوں
جو کہ میں نے محض حسبۃً للہ اپنی روپیہ سے مسجد و کنواں محلہ کوری شیخ شہر
علیگڑھ میں تعمیر کرائی ہیں۔ بغرض اصراف مرمت و شکست و ریخت
مسجد و کنواں مملوکہ و مقبوضہ خود منزل دو دکانات تعمیر پختہ شمالی و جنوبی
نمبر ۱۸۰ و ۱۸۱ واقع بازار علیگڑھ مالیتی چھ ہزار روپیہ وقف للہ کر دیا
اور اپنا قبضہ مالکانہ نکال کر آج کی تاریخ سے قبضہ و دخل جناب
حافظ صدر الدین صاحب امام و محافظ مسجد کو دیدیا۔ حافظ صاحب کو
و نیز آئندہ جو کوئی بھی متولی و محافظ دکانات و مسجد ہو مرمت شکست و
ریخت کرائیں۔ اس کے بعد جملہ ضروریات مسجد میں آمدنی دکان کرایہ خرچ
ہوا کرے۔ اس وقت تخمیناً خرچ معمولی سالانہ حسب ذیل ہے۔

تنخواہ امام فی ماہ	روشنی مسجد فی ماہ	باقی بچت فی ماہ

سوختنی سوائے حمام کے ماہوار — بوریہ برائے مجلس و ماہ دس شیلنگ کے ٹمانات

ہ عہ — صہ عہ

فاتحہ سوائے تو ماثر سالانہ ہمہ ایک سنتہ مزدوران — تقسیم شیرینی ختم قرآن و ملحقات بزر

صہ — صہ عہ

نذرانہ حافظ قرآن شعار مبارک — یارہ روپیہ

ہ عہ

اور تفصیل تعالیٰ آمدنی کی اب جناب فرمائیں جس پس رسید میں ہے اگر جس کا سالانہ شیر بیمار دو درہم
کا حصہ ہی میں ہی بیس سالانہ بیس انداز ہو سکتا ہے آمدنی الکسر اسی کو بڑھا دیں میں
اضافہ ہو گا ہے جو رقم کا بیس انداز ہو تو اس سے دوسری جائداد اس مسجد کی واسطے
خرید جاوی۔ اگر ہم ہی وقت مناسب خیال کریں تو ایک حافظ قرآن بخواں
آمدنی مذکورہ سے مقرر کر دیں کہ یہ اس بیشی آمدنی پر منحصر ہے۔ مگر کسی وقت میں
کسی کو بھی درشاہ اور دیگر اس قوم کو متعلق بعض کرے یہ منصب اور اختیار
نہ ہو گا کہ اس کا نذر ہو یہ بجز اغراض متذکرہ بالا کے آمدنی کہ ٹمانات کو
اپنی ذاتی صرف میں لائیں یا اس میں کسی طرح کا کچھ ضعف دیں یا دست اندازی کریں
یہ وقف خالصاً للہ دوام کے واسطے کیا گیا ہے تا بہ قیامت اسی طرح قائم و جاری
رہیگا۔ جو کہ ہم وقت کو نفرت ہے کہ جب کبھی کسی طرف سے دست اندازی آمدنی
وقف ٹمانات

بالفرض مکانات میں کرایہ دیکھیں تو زربہ مکانات کہ ان کے قبضہ سے نکال کر لائیں وامانت دار موصوف کے سپرد کر دیں۔ تا کہ وہ مکانات و آمدنی کا مکانات تا بہ قیامت دست برد سے محفوظ رہے۔ لہذا یہ چند کلمے بطور وقف نامہ کے لکھ دیئے کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے۔ فقط۔ تاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۱۲ء

بقلم امیر حسن

وصیت نامہ

وصیت نامہ پسماندگان متمتع میرا اشخاص مذنا

وصیت نامہ لپس ماندگان متمتع میرا اشخاص مذنا

منکہ سعید الحسن ولد وحید الحسن ساکن قصبہ کڑا ضلع الہ آباد کا ہوں۔

چونکہ حیات دنیا مستعار اور محض بے اعتبار ہے اور موت کا کوئی وقت معلوم نہیں کہ کب اور کہاں معلوم اور عمر میری زیادہ ہو گئی ہے اور بہ نظر سعد بھی اور عاقبت اندیشی یعنی رفع فساد کے واسطے نفاق باہمی و قیام اتفاق حکم ورثہ پس ماندگان آئندہ کے لئے بصورت عدم تحریر

وتقسیم جائداد منقولہ وغیر منقولہ میرے ترکہ کی اولاد میں ایسے جھگڑے میں واقع ہو جایا کرتے ہیں
اس واسطے میں نے اپنی حیات میں ہی اس وقت مجھکو بہی تحریر و تقریر پر اختیار
ہے اور ہر طرح سے میرے ہوش و حواس قائم ہیں برضا و رغبت خود یہ
وصیت کی جاتی ہے کہ وہ نسبت موضع بجھی پور پرگنہ کنگنا ضلع فتح پور بلا شرکت
غیری مملوکہ مقبوضہ میرا اس ہے اور ہر طرح سے بار کفالت سے مبرا ہی ہو بعد از وفات
منتقلہ پسیراں علی دین و میاں دین و انوری نعیم منتقل موضع مذکور دیگر جملہ
جائداد منقولہ وغیر منقولہ میری بموجب حصص شرعی قابض و متصرف ہو کر غلہ
تقسیم کر لیں یا بالاجمال ایک آمدنی سے متمتع ہوں بجز اسکے کہ مبلغ الذکر کر بکار
مبلغ چار سو روپیہ سالانہ آمدنی موضع مذکور سے نکالکر بنا بر صرف طلباء مدرسہ اسلامیہ
فتح پور متہتم مدرسہ اسلامیہ فتح پور کو سال بسال بھیجا کریں۔

اگر اس بات میں میری ورثاء کی جانب سے
کبھی اغماض و انحراف ہو تو اہل محلہ و حاکم
وقت کو اختیار ہے کہ بہر حال موضع مذکور میں سے
مبلغ چار سو روپیہ میری نیز اس کی قائم مقامان سے
وصول کر کے بمعرفت اشخاص معتبر مدرسہ
میں صرف کریں اور میری ورثاء بعد اس کی اولاد
کو موضع مذکور سے کل یا جزو حصہ کو رہن یا بیع یا مستغرق کرنے

وغیرہ کا کسی حالت میں اختیار نہ ہوگا ۔ مضمون اسکو سمجھ کر قرضہ سے بیرون طرح ہے
محفوظ رہیگا ۔ یہ وصیت نامہ اپنی زندگی اور صحت جسم میں لکھوا کر لکھدیا تاکہ سند ہو اور
ضرورت کے وقت کام آوے ۔ فقط ۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۲ء تاریخ منیر خان

مختار نامہ خاص

مختار نامہ ۔ ضعیفی ۔ ثالث ۔ صلحنامہ ۔ اصالتاً

مختار نامہ ضعیفی ثالث صلح نامہ اصالتاً

منکہ بہادر خان عمر تخمیناً ۵۵ سال ولد نیاز خان قوم پٹھان ساکن گرگیہ پرگنہ کراولی ضلع آگرہ کا
ہوں ۔

جو کہ میں نے دعویٰ نالش نمبر ۱۹۰ سنہ ۱۹۰۲ء عدالت منصفی آگرہ میں بنام ملوم ولد کرشن سہائے
قوم لودھا ساکن قصبہ لچھمن پور پرگنہ کراولی ضلع آگرہ دائر کی ہے مگر بوجہ ضعیفی
حاضر عدالت ہو کر پیروی نالش کی اصالتاً نہیں کر سکتا لہٰذا بخوشی رضامندی
سید احمد کو جو میرا حال اور خیر اندیش اور واقف کار زمانہ ہیں اپنا مختار کار
مقرر کرتا ہوں اور یہ اختیار انکو دیتا ہوں کہ مقدمہ مذکور
کی پیروی عدالت منصفی آگرہ یا کسی عدالت میں مقدمہ منتقل ہو
میری جانب سے ابتدا سے آخر تک کریں اور بلا حاضری عدالت میں عرضی بیان لکھائیں اظہار دیں
اور اظہار گواہان کسی فریق کا اپنی طرف سے کرائیں جس کو چاہیں وکیل مقرر کریں اور تمام کاغذات
ثبوت پیش کریں اور گذرانیں اور راضی نامہ یا صلحنامہ داخل کریں و تصدیق کریں
اور جس کو چاہیں پنچ ثالث مقرر کریں اور کورٹ فیس اور خرچہ ہر قسم کا ملاحظہ

داخل کریں میرے عذر یا نقلیں عدالت سے حاصل کریں اور ملاحظہ مثل و تحریر رسید
کریں اور میرے دستخط اپنی قلم سے کریں اور عبارت تصدیق کریں اور بحالت حکم ڈگری
جاری کرائیں اور زر ڈگری حاصل کریں اور رسید داخل کریں اور اگر اپیل کی ضرورت
ہو تو اپیل دائر کریں میری کسی طرح اعتراض داخل کریں اور تجویز ثالثی کی درخواست
دیں الغرض جملہ کار روائی مقدمہ مذکور جو میری طرف سے کریں یا جو کار روائی یا
درخواست کسی قسم کی کسی نوعیت کی بابت جس کا مجھکو علم نہیں
سب میری جانب سے عمل میں لائیں گے سب مختار مذکور کا کیا ہوا بمنزلہ میرے کے مجھکو قبول و منظور
ہیں لہذا یہ مختار نامہ خاص لکھدیا کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے فقط المرقوم ۲۷ مئی ۱۹۳۳ء

بقلم پیارے لال

مختار نامہ عام

کمشنری ـ ججی خفیفہ ـ سب ججی ـ میونسپلٹی ـ رجسٹری

کمشنری ججی خفیفہ سب ججی میونسپلٹی رجسٹری

بادعوی ـ بازدعوی اجرائے ڈگری ـ اجراء ڈگری

منکہ شیخ احمد حسین ولد شیخ محمد حسین قوم ساکن محلہ شاہ گنج شہر سہارنپور
کا ہوں
چونکہ اکثر مقدمات میری ملک متعلق اکثر عدالتوں میں دائر ہوا کرتے ہیں
جنکی پیروی میں بوجہ ضعف نہیں کر سکتا اسلئے میں جانب لالہ گور پرشاد
ولد ... ساکن محلہ شاہ گنج شہر سہارنپور کو

مختار عام مقرر کر کے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مختار مذکور میرے
مقدمات میں جو عدالت ہائے ہائیکورٹ جوڈیشل کورٹ و صدر بورڈ
و کمشنری و ججی خفیفہ و سب ججی و صوبداری و کلکٹری و تحصیلداری و محکمہ
پولیس و محکمہ بندوبست و رجسٹری و خزانہ و میونسپلٹی و ڈسٹرکٹ بورڈ
وغیرہ میں پیروی کریں اور جملہ مقدمات یا درخواست منجانب میرے
دوسروں کے نام دائر ہوں یا دوسروں کی جانب سے میرے نام دائر
ہوں ان میں میری جانب سے وکلاء و مختار مقرر کریں
دستخط میری جانب سے مختارنامہ و وکالت نامہ پر کریں عرضی دعویٰ
و جواب دعویٰ و بیان تحریری و صلحنامہ و راضی نامہ و دعویٰ و درخواست
اجرائے ڈگری و ثالثی داخل کریں و نیلام خریدیں و داخل کریں
و تصدیق حلف نامہ درخواست بدستخط خود داخل کریں۔ دستخط کریں
و تصدیق لکھیں و کاغذات عدالت میں داخل کریں و واپس
لیں یا روپیہ داخل و وصول کریں غرض کہ کل کارروائی
ہر قسم متعلقہ عدالت میری جانب سے میری کریں۔ سب
کارروائی ساختہ و پرداختہ مجھکو مثل کردہ خود کے
قبول منظور ہوگی۔ اس لئے یہ چند کلمے بطریق مختارنامہ عام
کے لکھ دئے کہ سند ہو اور بوقت ضرورت کام آوے۔

المرقوم ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۰ع

بقلم عبد الشکور

عرضی دعویٰ

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر لکھنؤ

پنڈت شام لال ولد رام جی لال کشمیری عمر ۴۵ سال ساکن محلہ ڈالی گنج شہر لکھنؤ

بنام

غلام الحق ولد محمد شمیم عمر ۳۵ سال قوم سید ساکن کنگھی محلہ ملازم نیو سیل بک ڈپو لکھنؤ

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ مدعا علیہ نے بماہ اپریل ۱۹۳۵ء مدعی سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ زر نقد بشرح سود ۱۲ فیصدی ماہوار کے حساب سے قرض لیا تھا اور ایک رقعہ بحق مدعی تحریر کر دیا تھا

۲- یہ کہ مدعا علیہ نے بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء بمقام لکھنؤ رقعہ مذکور کا حساب کیا اور مدعا علیہ کے ذمہ مبلغ چھ سو پچاس روپیہ اصل و سود مدعی کا برآمد ہوا جس میں سے مدعا علیہ نے مبلغ پانچسو روپیہ مدعی کو ادا کر دیا اور مدعی نے مبلغ پندرہ روپیہ مدعا علیہ کو چھوڑ دیے بقیہ مبلغ ایک سو پینتیس روپیہ مدعا علیہ نے اپنے ذمہ قبول و منظور کر کے ایک رقعہ و رسید بحق مدعی بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء تحریر کر دیا جو شامل عرضی نالش ہذا ہے اور مدعی نے رسید و رقعہ سابق مدعا علیہ کو واپس دیدیا۔

۳- یہ کہ مدعی نے مبلغ ۱۳۵ قیمتی ۱۲ فیصدی ماہوار کے حساب سے سود دینے کا اقرار کیا تھا۔

۴- یہ کہ مدعا علیہ کے ذمہ مدعی کا ایکسو پینتیس روپیہ بارہ آنہ آٹھ پائی آتا ہے

۵- یہہ کہ مدعاعلیہ نے باوجود طلب و تقاضا و نیز نوٹس رجسٹری شدہ کے
اب تک مدعی کو کچھ بھی ادا نہیں کیا لہٰذا بضرورت نالش کی پیدا ہوئی

۶- یہہ کہ بنائے مخاصمت نالش ہذا بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۲۵ء بوجہ تحریر رقعہ دستاویز پیدا
ہوئی ہے یا اسکے قریب اندر حد علاقہ اختیار سماعت عدالت ہذا پیدا ہوئی

۷- یہہ کہ تعیین نالش بغرض اختیار سماعت عدالت العالیہ کورٹ فیس
مبلغ ایک سو بائیس روپیہ ہے لہٰذا مدعی مستدعی ہے کہ مبلغ ایک سو بائیس روپیہ
معہ سود و خرچہ مقدمہ و سود دوران [illegible] مدعی کو مدعاعلیہ کی ذات
و جائیداد سے دلایا جاوے۔

تفصیل حساب

زر اصل ــــــ سود من ابتدائے جون ۱۹۲۵ء لغایت جون ۱۹۲۶ء
ما ۱۰۰ ــــــ بشرح [illegible] فیصدی ماہوار ۱۲ ـــ ۱۲ ــــ

خرچہ نوٹس
۱۲ ــــ
میزان ۱۲۲ ــــ

میں [illegible] مدعی اقرار کرتا ہوں کہ مضمون مندرجہ عرضی نالش ہذا العلم میرے
صحیح ہے لہٰذا یہہ تصدیق بمقام [illegible] بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۲۶ء کی گئی۔

[illegible]

مشق

1931

HIGH SCHOOL EXAMINATION.

Urdu Script Reading.

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

منکہ محمد یوسف ولد محمد الیاس ساکن تپہ گام شہر فتحپور کا ہوں
جو مبلغ پانسو روپیہ نصف جسکی مبلغ ایکصد روپیہ ہوتی ہیں لالہ بلدیو داس
ولد کاشی پرشاد قوم اگروال وکیل بنارسی سے بشرح سوا آٹھ آنہ فیصدی قرض لیکر
اپنے تصرف میں لایا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ مبلغان مذکور معہ سود بشرح صدر
عرصہ ایک سال میں ادا کردونگا اور جو روپیہ بدفعات ادا کرونگا اسکو تمسک ہذا
کی پشت پر لکھاتا رہونگا یا رسید لیتا رہونگا اگر میعاد مذکورہ پر کل روپیہ
معہ سود ادا نہ کروں تو مہاجن مذکور کو اختیار ہے اپنا زر یا قرض بذریعہ نالش عدالت
مجھسے وصول میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے وصول کرلیں مجھکو کچھ عذر
نہوگا اسلئے یہہ چند کلمات بطور تمسک سادہ کے لکھدئے کہ سند رہے اور وقت
ضرورت کام آوے فقط المرقوم یکم فروری سنہ ۱۹۱۹ء بقلم حکیم

کاغذات پٹواری

تشریح اصطلاحات

حصہ دار۔ حصہ دار = اراضی۔ اراضی = اقرارنامہ۔ اقرارنامہ = درج۔ درج = مزروعہ۔ مزروعہ
میعادی۔ میعادی

پٹواری = گاؤں کی اراضی متعلق جملہ معاملات کے کاغذات کو رکھنے والا اور زمینداروں و کاشتکاروں کا محاسب۔ اسکو کاشت اور زمینداری کی تمام کارروائی کا اپنے کاغذات میں درج کرنے والا۔

اراضی = وہ زمین جو کھیتی باڑی کے لئے اٹھائی جاوے یا قبضہ میں رکھی جاوے۔

محال = اراضی کا وہ حصہ جسکی مالگذاری علیحدہ تشخیص ہو یا معاف کرائی گئی ہو اور کاغذات حقوق علیحدہ نہ مرتب کئے جائیں۔ اس کی کئی قسمیں ہیں (محال واحد) جس کا ایک ہی مالک ہو (محال بالاجمال) جسمیں چند حصہ دار ہوں اور اراضی تقسیم نہ ہو (محال پٹی دار) جسکی کل اراضی حصہ داروں میں تقسیم ہو گئی ہو (محال پٹی داری غیر مکمل) جسکی کل اراضی تقسیم ہو گئی ہو اور کچھ شاملات میں ہو (محال بھیا چارہ) جسکے کل حصہ دار اپنی اپنی مقبوضہ کے مالک سمجھے جائیں لیکن محال تقسیم نہ ہو۔

نمبردار = حصہ داروں کا سرغنہ یا چودھری جس کے سرکاری مالگذاری کی ادائیگی کا بندوبست میں اقرارنامہ لیا جاتا ہے اور اکثر وہی سرکاری مالگذاری کی ادائیگی کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے

زمیندار = جو زمین کا مالک کہلاتا ہے جو کاشتکاروں سے لگان وصول کرتا ہے۔

لگان = زمین کا وہ کرایہ جو اسامی زمیندار کو دیتا ہے لگان کہلاتا ہے۔ یہ روپیہ اگر ٹھیکہ دار دے تو زر ٹھیکہ کہلاتا ہے۔

زرِ مالگذاری = زمیندار اپنی کاشت سے نقد جو روپیہ خود یا نمبردار کے ذریعہ
سے سرکار کو دیتا ہے وہ زرِ مالگذاری کہلاتی ہے۔

جوت = ایک یا کئی قطعات اراضی جو ایک ہی پٹہ یا اقرار کی بنا پر کسی کے قبضہ میں ہو۔

سیر = وہ اراضی جو لگاتار بندوبست میں بطور سیر درج ہو کر اسوقت سے برابر
ویسی ہی درج چلی آتی ہو یا وہ اراضی جو قبل نفاذ ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۹۰۱ء یا ۱۲ برس تک مالک
اپنی مزدوروں یا نوکروں کے ذریعہ سے کاشت کراتا رہا ہو یا وہ اراضی جو گاؤں کے رواج کے مطابق
دیکھو رخصت کسی حصہ دار کی تسلیم کی گئی ہو اور منافع کی تقسیم کی نسبت یا حصہ داروں کے
لحاظ سے اسی طرح عمل میں آتا رہا ہو۔

خودکاشت = وہ زمین جس کو زمیندار خود کاشت کرے یا کراوے یہ زمیندار
کی بابت سال تک بحیثیت سیر کہلائی گی۔

ٹھیکہ دار = جو شخص زمیندار کو کسی خاص مدت کیلئے کچھ معاوضہ دیکر اس سے
حق ملکیت حاصل کرے

معافیدار = جو شخص کسی خدمت کے عوض یا خیرات میں بلا لگان کے زمین پر قابض ہو۔

کاشتکار (اسامی) = جو شخص گاؤں کی زمین کسی زمیندار سے کرایہ پر لیتا ہے۔

کاشتکاروں کی قسمیں

حقدار قبضہ مستقل = وہ شخص جو بندوبست استمراری کے وقت سے چند خاص ضلعوں میں
موروثی رعیت کے علاوہ کا حق مستقل اور قابل انتقال اراضی پر برابر ایک ہی شرح سے
لگان دیتا رہا ہو۔

شرح معین = وہ کاشتکار جو کسی ضلع کے بندوبست سے ایک ہی شرح سے لگان

دیتا جلا آرہا ہے

ساقط الملکیت - وہ کاشتکار جس کا حق ملکیت نیلام ہو گیا ہو۔ اس وجہ سے اسے سابق کر لگان میں ۲ فی روپیہ کمی لگان کی رعایت رہتی ہے۔

دخیلکار - دخیلکار موروثی وہ کاشتکار ہے جو کسی اراضی پر ۱۲ سال تک قابض رہے بذریعہ رجسٹری شدہ زاید ۷ سال یا بذریعہ ٹھیکہ یا بجوی شکمی قابض نہ ہو یا سرکاری اراضی پر قبضہ نہ رکھتا ہو۔

غیر دخیلکار - جس کاشتکار کی مدت ۱۲ سال سے کم ہو۔

کاشتکار شکمی - جس کاشتکار کو اسامی کی طرف سے قبضہ ملا ہو یا خود مستقل ٹھیکہ یا قبضہ کا حصہ لیا ہو

تفصیل کاغذات

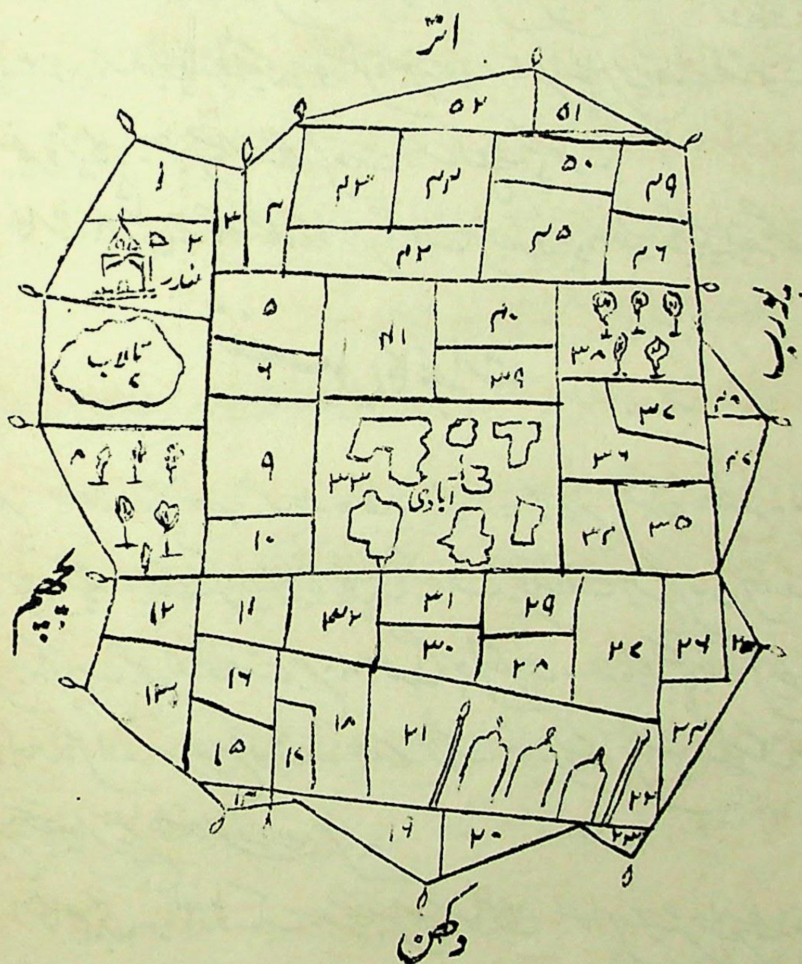
بعد ازاں - بعد ازاں جنسوار - جنس وار = زاید - زاید = نمبران - نمبران - حدود - حدود

روزنامچہ - پٹواری کی روزمرہ کام کی کیفیت جس کتاب میں لکھی جاتی ہے وہ روزنامچہ کہلاتا ہے۔ یہ کتاب مجلد اور ضخامت میں ۱۰۰ صفحہ کی ہوتی ہے۔ روزنامچہ یکم جولائی سے شروع کیا جاتا ہے اور ۳۰ جون کو بند۔ چار سال تک پٹواری اس کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے بعد ازاں تحصیل میں داخل کر دیتا ہے۔

احکام بہی - یا آرڈر بک - یہ پچاس صفحہ کا ایک رجسٹر واسطے اندراج ان جملہ احکام و ہدایات متعلقہ قواعد کا رسوائی یا قواعد کے امر میں ہوتا ہے جنکی بابت قانون گو پٹواری کو مطلع کرتا ہے۔

شجرہ میلان - یہ تمام گاؤں کی آبادی اور کھیتوں کا نقشہ ہوتا ہے جو اکثر کپڑے یا موم جامہ پر یا کاغذ پر تیار کیا جاتا ہے اس میں ہر کھیت کا نقشہ مع نمبر درج ہوتا ہے جس کا نمونہ اگلے صفحہ پر

نقشہ کشتوار موضع انگدپور تحصیل گوڑگانوں



خسرہ

کنتواں - کنتوار = کے - ۵۵ ؛ حدبست کی - حدود کی = اندراجی - اندراج

یہہ نسخہ کتاب مجلد سو ورق کی ہوتی ہے جسکی روسے پٹواری تمام تبدیلیاں جو کھیتوں کی حدبندی کی اور وہ تمام واقعات جو کھیتی یا دیگر زراعت سے - نقشہ جات مثل جنسوار خریف - جنسوار ربیع - جنسوار زائد و میلان خسرہ وغیرہ بناتے وقت واقع ہوتے ہیں درج کرتا ہے -

خسرہ فارم پ ۳ پر تیار کیا جائیگا

اس کتاب میں کاشتکاروں کے نام اور فصل خریف کے اندراجات کشت اول میں اور فصلہائے ربیع و زائد کے اندراجات پٹواری کشت دوم و سوم میں کرتے ہیں -

اگر ایسی کھیت کو کاشتکار نے اپنی سہولت کے لئے دو یا تین حصہ کر لئے ہوں تو پٹواری ان ٹکڑوں کا اندراج تین سطروں میں کریگا - دیکھو مثلاً کھیت نمبر ۳۷ کے تین ٹکڑے ہو گئے تو پٹواری ان کے نمبر اسطرح $\frac{۳۷}{۱}$ $\frac{۳۷}{۲}$ $\frac{۳۷}{۳}$ لکھیگا - اور ہر ایک ٹکڑے کا رقبہ نکال کر خانہ (۲) میں درج کریگا -

فارم پٹواری نمبر ٣ — نمونہ نمبر ٥

اندراج	نمبر	خانہ
٣٠١	١	نمبر کھیت
٥ بیگہ [illegible]	٢	رقبہ ایکڑ یا بیگہ و بسوہ
ہیرا [illegible]	٣	نام محال و نمبر پٹی
٣	٤	نمبر کھاتہ کھتونی
بیج لال [illegible]	٥	نام کاشتکار اور دخلیت
[illegible] ولد [illegible]	٦	نام عکمی کاشتکاران و کاشتکاران بسیر و کاشتکاران حقدار کو قبضہ مستقل یا معافیداران نگار رود دخلیت
[illegible]	٧	لگان اگر اسمیں کوئی سود و بدل ہو تو اس سمیت
نہری	٨	طریقہ آبپاشی
.	٩	چاہات
تھان	١٠	رقبہ اجناس — خریف — جنس
٥ بیگہ	١١	رقبہ اجناس — خریف — رقبہ — آبپاشی
	١٢	رقبہ اجناس — خریف — رقبہ — غیر آبپاشی
	١٣	رقبہ اجناس — ربیع — جنس
	١٤	رقبہ اجناس — ربیع — رقبہ — آبپاشی
	١٥	رقبہ اجناس — ربیع — رقبہ — غیر آبپاشی
	١٦	رقبہ اجناس — زائد — جنس
	١٧	رقبہ اجناس — زائد — رقبہ — آبپاشی
	١٨	رقبہ اجناس — زائد — رقبہ — غیر آبپاشی
	١٩	رقبہ دو فصلی — آبپاشی
	٢٠	رقبہ دو فصلی — غیر آبپاشی
	٢١	تفصیل اراضی غیر مزروعہ مطابق خانجات میلان یا خسرہ — قسم غیر [illegible]
	٢٢	تفصیل اراضی غیر مزروعہ مطابق خانجات میلان یا خسرہ — رقبہ
	٢٣	کیفیت

نقشہ جات متعلقہ خسرہ

خوشحالی - خوردنی - آبپاشی - آبپاشی - میزان - میزان - محالہ - حوالہ

(١) جنسوار ربیع :- میں گندم خوشحالی شانٹ تھوڑا سرسوں جبا - متر - گندم - بیج ڈیسور وغیرہ کے علاوہ - افیون - تمباکو - آلو - لہسن وغیرہ اجناس غیر خوردنی کے بھی آبپاشی وغیر آبپاشی کا رقبہ درج ہوتا ہے -

(٢) جنسوار خریف :- اس میں مکی - جوار - باجرہ - ارہر - دھان - لوبیا - مونگ وغیرہ اجناس خوردنی اور کپاس - نیل - سن وغیرہ اجناس غیر خوردنی آبپاشی وغیر آبپاشی کا رقبہ درج کرتا ہے -

(٣) جنسوار زائد :- میں بھاجی وترکاریاں وغیرہ کی آبپاشی کا رقبہ درج ہوتا ہے - پٹواری یہہ تینوں نقشے مذکورہ بالا یعنی خریف جنسوار نہایت درجہ ١٥ اکتوبر تک اور ربیع جنسوار نہایت درجہ ١٥ مارچ تک اور زائد جنسوار نہایت درجہ ٣٠ اپریل تک تیار کر کے گرداور قانونگو کو رسید کر دیتا ہے -

(٤) میزان خسرہ :- میں جب خسرہ مکمل ہو جاتا ہے تو ہر ایک صفحہ کا رقبہ کر کے میزان دی جاتی ہے پھر وہ صفحہ وار میزانیں نقشہ میزان خسرہ میں درج کر کے کل میزان کر ایک میزان دکھانی پڑتی ہے - یہہ نقشہ ١٥ اپریل تک تیار کر کے پٹواری گرداور قانونگو کو محالہ کر دیتا ہے -

(٥) فرد توضیحات وسہ حدجات :- یہہ فرد بموجب نقشہ ذیل تیار کر کے پٹواری کو خسرہ کے ساتھ شامل کر کے بھیجتی ہے -

نمونہ فرد تودہ جات و سہ حدہ جات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
نمبر شمار	نام تودہ یا سہ حدہ	نمبر خسرہ جن پر یا جن کی مینڈ پر تودہ یا سہ حدہ واقع ہے	تعمیر تودہ یا سہ حدہ	کیفیت موجودہ تودہ یا سہ حدہ	کیفیت
۱	تودہ	۵۶۲۲	چونہ	نصف بھر	
۲	سہ حدہ	۲۳۲۵	پتھر	نصف بھر	
۳	تودہ	۸۵۱	پتھر	ٹوٹ گیا	
۴	سہ حدہ	۳۶۵	پتھر	نصف بھر	
۵	تودہ	۴۴۲	پتھر	ٹوٹ گیا	
۶	سہ حدہ	۷۶۸	چونہ	نصف بھر	
۷	تودہ	۹۵	چونہ	ٹوٹ گیا	
۸	سہ حدہ	۴۳	پتھر	نصف بھر	

سیاہہ

حقداران - حقداران = اصل - ادا = مالگذاری - مال گذاری

یہ پٹواری کے کاغذات میں سے ایک ہے جس میں پٹواری دیہات کی آمدنی اور خرچ لکھ کر کھاتہ داروں کے حصے ہوجاتے ہیں۔

حصہ اول میں مطالبہ سرکار درج کیا ہے جو بعد لگان نقدی جنس کے علاوہ معافی کاشتکاروں سے
کاشتکاران سیر و خود کاشت یا کاشتکاران موروثی قدیمہ مستقل یا کاشتکاران معافیداران سے لگان
کر زمینداروں کو وصول کرانا ہوتا رہے۔

حصہ دوم میں کاشتکاروں کا خرچ جو زمینداروں بابت مالگذاری یا ریٹ یا وصولیات وغیرہ خرچ کا وہ
گورنمنٹ یا تیسرے فریق کو ادا کرتے ہیں درج کرتا رہے۔

یہ نقشہ یکم جولائی سے شروع کیا جاتا ہے اور تیسری جون کو بند کر دیا جاتا ہے۔

[illegible]					
حصہ اول	ستمبر	۸			
	نومبر	۸	[illegible]		
	[illegible]	۲	[illegible]		
	[illegible]	۵	[illegible]		
	[illegible]	۶	[illegible]		
	[illegible]	۳	[illegible]		
حصہ دوم	[illegible]	۲	[illegible]		
	[illegible]	—			
حصہ سوم	ستمبر	۸	[illegible]	[illegible]	
	نومبر	۸	[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	۶	[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	—			

کھتونی جمعبندی

اصطلاحی - آراضی = لغایت - نوابیت = داخل خارج - داخل

یہ رجسٹر ان تمام اشخاص کا ہے جو آراضی کی کاشت کرتے یا کسی طرح اس پر قابض ہوں۔ اس رجسٹر میں ہر ایک محال کے لوگوں کا حساب بھی لکھا جاتا ہے۔ کھتونی جمعبندی نمونہ ذیل کے مطابق تیار کیجاتی ہے۔

اس کے بھی دو حصے ہوتے ہیں۔ خانہ اول لغایت دس تک کھتونی ہے اور بقیہ خانہ جات یعنی ۱۱ سے لغایت ۱۷ خانہ کیفیت تک جمعبندی ہے۔ مگر خانہ کیفیت دونوں جانب شامل ہے۔

کھتونی حال سال گذشتہ کی کھتونی سے تیار کیجاتی ہے اور اس میں وہ تمام اندراجات شامل کئے جاتے ہیں جن کے صرف خسرہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ تمام تبدیلیاں سرخی سے لکھی جائیں گی۔

ہر محال کی کھتونی جدا ہوتی ہے۔

کھتونی جمعبندی کو پٹواری ایک سال تک اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

۳۱ جولائی یا ستمبر اس کے بعد قانونگو صاحب کے پاس داخل کردی جاتی ہے۔

نمونہ کھتونی جمعبندی

[illegible]		[illegible]	۱۸	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۱۷	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۱۲	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲	[illegible]
[illegible]		۰	۱۱	[illegible]
[illegible]		۰	۱۰	[illegible]
[illegible]		۰	۹	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۱	[illegible]
[illegible]		۰	۸	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۷	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۵	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۲	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۴	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۳	[illegible]
[illegible]		[illegible]	۱	[illegible]

بہی کھاتہ جنس

لگان کا - لگان = مندرجہ ذیل - مندرجہ ذیل = پٹواری - پٹواری -

اندراجات = داخل

یہہ وہ کاغذ ہے جس میں ہر ایک کاشت یا جزو کاشت کی بابت سے جنس کا لگان جو جنس لیا جاتا ہے جنس لگان کا حساب میں درج کیا جاتا ہے خواہ یہہ لگان بطور بٹائی یا کنکوت یا کسی اور طریقہ پر لیا جاتا ہو -

پٹواری کو بٹائی کے موقع پر کنکوت کرنے والوں کے ساتھ ہر کھیت پر جانا پڑتا ہے اور کنکوت کی قیمت لینے کے تخمینہ کے مطابق اپنی بہی کھاتہ میں درج کر لیتا ہے اور مختانہ پر کے بعد اپنے دستخط کر کے کنکوت کرنیوالوں کے دستخط کرا لیتا ہے -

بٹائی کے موقع پر پٹواری موجود رہتا ہے اور بٹائی کا اندراج کرتا جاتا ہے -

یہی بہی کھاتہ کا نمونہ مندرجہ ذیل ہے - اسو میں کو ختم کر دیا جاتا ہے جب تک پٹواری اسکو اپنے پاس رکھ سکتا ہے لیکن اسکے بعد سے قانونگو کے پاس داخل کر دیتا ہے -

بہی کھاتہ جنس

گروہ	مد	نمبر	اندراج
	نام تھوک پٹی و مالک	۱	[illegible]
	نمبر شمار	۲	۱
	نام کاشتکاران معہ ولدیت و قومیت و سکونت	۳	[illegible]
	تعداد کھیت مندرجہ کھتونی	۴	۵
	رقبہ بحساب ایکڑ یا بیگہ	۵	[illegible]
	نام جنس	۶	[illegible]
	طریقہ تقسیم یعنی بذریعہ کنکوت یا بٹائی	۷	[illegible]
	شرح کنکوت	۸	[illegible]
پیداوار	کل وزن پیداوار	۹	[illegible]
پیداوار	منہائی بابت سوائی یا دیگر اخراجات	۱۰	۰
پیداوار	وزن بقایا پیداوار جو تقسیم ہوگا	۱۱	[illegible]
	شرح حصہ زمیندار بحساب فی من	۱۲	[illegible]
مقدار جو زمیندار کو ملنی چاہیے سرکاری تول سے	بابت لگان	۱۳	[illegible]
مقدار جو زمیندار کو ملنی چاہیے سرکاری تول سے	بابت ابواب و دیگر اخراجات کے	۱۴	۰
مقدار جو زمیندار کو ملنی چاہیے سرکاری تول سے	میزان	۱۵	[illegible]
تخمینی قیمت مندرجہ خانہ ۱۵ کی مقدار کے	شرح فی روپیہ	۱۶	[illegible]
تخمینی قیمت مندرجہ خانہ ۱۵ کی مقدار کے	قیمت	۱۷	[illegible]
تخمینی قیمت مندرجہ خانہ ۱۵ کی مقدار کے	نمبر اندراج سیاہہ	۱۸	
	کیفیت	۱۹	

فرد مشکوکی و محکوکی

جمعبندی - جمعبندی = کمشنلی ور قانونگوی - گرداور قانونگو

کھتونی جمعبندی تیار کرنے کے بعد جو مشکوکی یا غلطی ترتیب کھتونی میں واقع ہوتی ہیں انہیں بجائے علیحدہ ایک نقشہ میں درج کرکے اس پر گرداور قانونگو کی تصدیق کراکر بجنسہ اسے قانونگو کے پاس اسی مجلد تک داخل کردیتا ہے۔ اس نقشہ کا نام فرد محکوکی و مشکوکی ہے۔

نمونہ فرد مشکوکی و محکوکی

فارم نمبر (ب)

نمبر شمار	نمبر کھاتہ کھتونی	نمبر خسرہ کھتونی	رقبہ	غلط	صحیح	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	۳	۵	۱	۰	[illegible]	قبضہ تو ہے
۲	۵	۶	۱	مس	[illegible]	پر قبضہ ہے

کھیوٹ

ٹھیکہ دار - ٹھیکہ دار = مقدار - مقدار = تنخواہ - خواہ

لدوبدل - ردوبدل

ایک رجسٹر کا نام مالکان ہر ایک محال کا ہوتا ہے جس میں مالکان رقبہ جات مخصوص ٹھیکیداران و مرتہنان و حقوق مالکان بھی شامل ہیں ان میں ہر ایک کے حق کی نوعیت اور تفصیل کی تصریح درج ہوتی ہے۔

کھیوٹ ہر محال کی الگ الگ تیار ہوتی ہے خواہ وہ محال مالگذاری دہ ہو یا کلاً یا جزاً معاف مالگذاری کی صورت میں ہو۔

عموماً سال کی کھیوٹ حسب نمونہ مندرجہ ذیل فارم ٹائپ بنائی جاتی ہے۔ اپنے سال کی کھیوٹ تیار کرکے اول چھ خانوں کی خانہ پُری پٹواری گذشتہ سال کی کھیوٹ سے کیا کرتے ہیں۔ باقی خانوں میں وہ تبدیل جن کی اطلاع سال میں اندر رجسٹر انتقالات منظور ہو چکی ہوں درج نہایت دو تک کی جائیں گی۔

اور ہر ایک اندراج تبدیل پر بحوالہ انتقال منظور شدہ دستخط ہوں گے۔

نمونہ کھیوٹ

دفعہ ۱۵۴ — سادہ نمانہ جات واسطے اندراج رد و بدل

کھیوٹ ابتدائی ۱۹۲۰ء — جن کی بابتہ سال کے اندر حکم ہوا ہو

نام کھیوٹ یا پٹی یا دونوں کا معہ نام نمبردار	[illegible] نمبردار
نمبر سلسلہ وار	۵
تعداد نمبر حصہ	۱۰ ال ۱۲
رقبہ حصہ	مالکہ
مالگذاری و ابواب حصہ (جدا جدا درج کرنا چاہیے)	
نام حصہ داران بقید ولدیت و قومیت و سکونت معہ تعداد حصہ مقبوضہ ہر شخص	[illegible]
نام منتقل کرنے والے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اس کے	[illegible] نصف
نام اس شخص کا جس کو منتقل کیا گیا ہو معہ تعداد حصہ منتقل شدہ	[illegible]
درجہ انتقال	[illegible]
ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران کے بقید ولدیت و قومیت و سکونت	[illegible] نصف [illegible] نصف
کیفیت معہ حوالہ نمبری و تاریخ حکم	بحکم ۵ [illegible] ۱۹۲۱ء [illegible]

کھاتہ کا بیان

خسرہ - خسرہ = رجسٹر - رجسٹر = کھاتہ - ئی

چونکہ کاشتکار لوگوں کا سب کھیت ایک جگہ نہیں ہوتی اور خسرہ سے یہ معلوم کرنا کہ ہر ایک کاشتکار کی جوت میں کس قدر نمبر ہیں نہایت مشکل ہے لہذا پٹواری ایک رجسٹر میں ہر ایک کاشتکار کے کل نمبروں کو ایک جگہ لکھ دیتا ہے - اس رجسٹر کو کھاتہ کہتے ہیں -

نمونہ کھاتہ

نمبر کھاتہ	نام کاشتکار مع ولدیت وسکونت	نمبر خسرہ	اراضی	میزان
٢٥	سوہن لال ولد چیلا رام کاشتکار ساکن دیوپور	٣٢٢ ٣١٦ ١٢٨ ١٤٢	[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible] (١١)

نمبر کھاتہ	نام کاشتکار معہ ولدیت وسکونت	نمبر خسرہ	اراضی	میزان
	نذیر محمد خاں ولد بشیر محمد خاں کاشتکار سکنہ دبہہ	١١٢ ٢٦٦ ١٧٦ ١٣٤	[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible]
	سادھو رام ولد رام رکھا سکنہ دبہہ	١٨٤ ١٢٥ ٢٢٠ ٣٣٥ ٣٣٧	[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	[illegible]

میزان کل [illegible] [illegible]

کاغذات نہری و آبپاشی

فی نہر خواہ – نالہ خواہ = رجبہے – شاخیں = قلابہ – قلابہ

سلطنت برطانیہ نے رفاہ عام کیلئے جا بجا نہریں جاری کی ہیں جس کی وجہ سے لاکھوں بیگہ زمین جو افتادہ اور بیکار پڑی تھی غلہ جات و زراعت کے قابل ہو گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۹۲۳-۲۴ء میں جو رقبہ ہندوستان میں ہر قسم کا مزروعہ تھا اس کا $\frac{1}{12}$ حصہ صرف نہروں سے سیراب ہوا ہے اور جو پیداوار رقبہ آبپاشی نہر سے ہوئی ہے اس کی قیمت تمام اس سرمایہ کے برابر ہے جو اس وقت تک نہروں پر صرف ہو چکا ہے آبپاشی کے اعتبار سے صوبہ پنجاب ہندوستان بھر میں اول نمبر پر ہے اس کے بعد صوبہ مدراس۔

بڑی نہر سے جو شاخیں نکالی جاتی ہیں انہیں راجبہہ کہتے ہیں اور راجبہہ سے جو شاخیں نکالی جاتی ہیں انھیں مائنر کہتے ہیں اور جو مائنروں کے ٹیل میں پٹڑی یا جھری کے نیچے لگا کر پانی لیجاتی ہیں ان کو قلابہ کہتے ہیں اور قلابہ سے جس نالی کے ذریعہ کھیتوں میں پانی دیا جاتا ہے اسے کھال کہتے ہیں۔ قلابے راجبہہ کے شروع میں تل سے ذرا بلند لگائے جاتے ہیں اور آخر میں تل کے برابر کر دیئے جاتے ہیں تاکہ کل پانی شروع ہی کے حصہ میں صرف نہ ہو جائے۔ بعض کاشتکار شرارتاً قلابوں کی نالیوں کو نیچا کر دیتے ہیں تاکہ ان کے کھیتوں میں زیادہ پانی آ جاوے۔ ان کی یہ حرکت بموجب دفعہ ۷۰ ایکٹ آبپاشی داخل جرم ہے۔ حال میں مسٹر کینیڈی صاحب اگزیکٹو انجینئر پنجاب نے ایک معیار ایسا تجویز کیا ہے کہ چاہے قلابہ کو نیچا لگایا جائے یا اونچا لگایا جائے ہر صورت میں پانی یکساں نکلتا ہے اس ایجاد کی عام

ہونے پر آبپاشی میں اور بھی زیادہ ترقی ہو گئی ہے۔

آبپاشی والا نہر کا ایک بہت بڑا محکمہ ہے اور اس کا بہت سا حصہ عہدہ داران میں جو پٹواری۔ امین۔ ضلعدار۔ ڈپٹی مجسٹریٹ۔ ایگزیکٹو انجینیئر کہلاتے ہیں۔ پٹواری آبپاشی لکھتا ہے اور جس قدر پانی لکھنے کو دیا جاتا ہے خسرہ میں درج کرتا ہے۔ شجرہ اور خسرہ بابت تو متعلق پٹواری مال ہی ہوتے ہیں لیکن خسرہ گرداوری نقشہ میں فرق ہوتا ہے جسکو خسرہ آبپاشی شدہ کہتے ہیں۔ جس کا نمونہ صفحہ آئندہ پر درج ہے۔ جب پٹواری آبپاشی کی پڑتال تاریخ مقرر کرتا ہے تو اسکی اطلاع بذریعہ منادی کے کاشتکاروں کو دیتا ہے اور پٹواری بھی موقع پر حاضر ہوتا ہے جو سمت گشت میں دیتا ہے۔ علاوہ آبپاشی لکھنے کے جہوں کی نگرانی بھی پٹواری کے فرائض میں داخل ہے۔

امین کا کام یہ ہے کہ پٹواری کے کام کی جنگل میں گشت کرے اور قریب ہی جا کر جانچ کرے اور شروع فصل پر کاشتکاروں کے اسماء۔ اقسام اور رقبہ کی جانچ پڑتال کرے جسکو پڑتال تمام کہتے ہیں۔ آبپاشی ختم ہونے پر امین ملاحظہ پیمائش کرتا ہے جسکو پختہ پیمائش کہتے ہیں اور پھر بلحاظ طریق آبپاشی جنس و رقبہ آبپاشی شدہ کے بموجب شرح مروجہ محصول قائم کرتا ہے اور پھر کاشتکار وار پرچہ انتخاب آبپاشی بناتا ہے بعد پرچہ کاشتکاروں کو تقسیم کر دیتا ہے اسکا نمونہ بھی صفحہ آئندہ پر درج ہے۔ اسکے بعد اصل پرچہ جات آبپاشی حلقہ سے تمام علاقہ کی جمع بندی محالوار تیار کر کے خریف میں آخر ستمبر تک اور ربیع میں آخر مارچ تک داخل دفتر ضلعدار کر دیتا ہے۔

ضلعدار آبپاشی کا فرض جملہ امور متعلقہ سیہ کام کی نگرانی ہے اس کو جہاں جا کر پانی پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور کاشتکاروں میں پانی کی تقسیم کے متعلق جو جھگڑے ہوں ان کو طے کرتا ہے اور اکثر انتظام درست

کاشتکاروں میں نقیض رفع نہ ہو تو ایسے ہی بندی کر دی اور کل امور کی بخوبی جانچ پڑتال کر کے جمعبندی
کی تمام غلطیاں وقت پر درست کی جاتی ہیں اور انہیں تمام کاموں کی جانچ پڑتال رکھو اور اگر کسی
حلقہ میں پیمائش ٹھیک نہ ہوئی ہو تو جو اعلیٰ اہلکار ہوں انکو دوسرے شخص کو متعین
کر دیں غرض کہ تمام تیرہ دوں اور انہیں ہر وقت پر کام انجام دیں تا کہ زمینداروں کو فیصلہ
کو جو علم ہے کہ جمعبندی تیار ہوئی ہے دس بیس موقع پر جا کر پیٹرول کی پیمائش کیا ہوا رقبہ
تھوڑا تھوڑا جانچ کر دیں نقشہ تیار کر کے صدر بھیجیں اور جرائم کی تحقیقات کریں۔

ڈپٹی مجسٹریٹ کے سپرد یہ خدمت ہے اوّل فیصلہ مقدمات متعلقہ نہر کا جو کہ قانون
آبپاشی کے انتظام میں صاحب انگریز ایگزیکٹو انجینئر کو دیا گیا اگرچہ ڈپٹی نہر انجینئر کا ماتحت
رہے مگر مجسٹریٹ ہونے کی حیثیت سے وہ مجسٹریٹ ضلع کا بھی ماتحت ہے۔ تمام فوجداری
کے مقدمے بھی طے کرے اور مقدمات کی محافظ نقل ضلع میں بھیجتا ہے۔ آبپاشی کے افسر ہونے
کی حیثیت سے ڈپٹی مجسٹریٹ کا فرض یہ بھی ہے کہ ضلع کے رقبہ کے کام کی نگرانی کرے
اور اپنے ماتحتوں کے کام کی ایک مرتبہ انکے دفتر کا معائنہ کرے اور نہر کی معمولی اشیاء
مثلاً گھاس لکڑی وغیرہ کا بھی فروخت کیا کرنا انکے ذمہ کا کام ہے

ایگزیکٹو انجینئر نہر کا سب سے بڑا افسر ہے جس کے سب عہدیدار ماتحت
ہوتے ہیں جتنے جمعبندیاں تمام ہوتی ہیں انکے دفتر میں آتی ہیں اور انکے
دستخط ہوکر تحصیلدار متعلقہ کے پاس آبپاشی وصول کرنے کے لیے بھیجی جاتی
ہیں اور ہر تحصیلدار ہر ایک مال کی جمعبندی بمنظوری اس مال کے پاس برائے وصول
آبپاشی بھی تیار ہے۔ نمونہ صفحہ ۲۸ پر دیکھو۔ بمنظر [illegible] کو وصول آبیانہ
[illegible] کے معاوضہ میں [illegible] کا [illegible] دیا جاتا تھا [illegible] ۱۰۶ نوٹ

کا مطالبہ جاری کریں اب حسب ضرورت عارضی بندوبست میں بھی شور کی مرتب کی جاتی ہیں۔

نوٹ اگر کسی کاشتکار نے یہ دریافت کیا کہ پرچہ میں غلطی یا کوئی ضمنی امر رہ گیا اور افسر کو درخواست

دی ہو اور تحقیقات سے وہ غلطی ثابت ہو جائے تو جمعبندی میں ترمیم کر دی جائے اگر کچھ عذر ہو

جمعبندی تحصیلدار کے ہاں نہ بھیجی گئی ہو اور اگر بھیجی گئی ہو تو ایک نقشہ کمی بیشی نمبر ۳۲

دے بنا کر تحصیلدار کے پاس بھیج دیا جاتا ہے اسکا نمونہ بھی صفحات آئندہ پر درج ہے۔

پرچہ آبپاشی بابت فصل ربیع سنہ ۱۳۰۹ فصلی آلوچہ بنام لالہ مول چند پسر ... قوم

لال جیوت ساکن موضع نانو ... ضلع علیگڑھ۔ تاریخ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۵ء کو پرچہ

دیا گیا

نام محال	نام کاشتکار اصلی	نمبر کھیت	رقبہ کھیت	اراضی آبپاشی شدہ تور	اراضی آبپاشی شدہ ڈال	نام جنس	محصول	کیفیت
[illegible]	لالہ جیون لال گوپال داس	۱	۳۰	۱۰ ایکڑ	۰	گیہوں	۳ روپیہ	

ہدایت واسطے کاشتکار

ہر کاشتکار کو لازم ہے کہ اس پرچہ کو ... سے صحیح لیویں اور اندراج پرچہ

دیکھ لیویں ... اگر کسی کیفیت کی بابت کچھ عذر ہو تو تاریخ ملنے سے اندر میعاد ... یوم

کے کسی حاکم نہر ... بشرطیکہ پیش کرے ... بعد انقضائے میعاد سماعت نہ ہوگی۔

فارم نمبر ۶ دوی پیشانی

جمعبندی آبپاشی موضع گوکل پور محال چودھری عبدالخالق پرگنہ کراولی ضلع آگرہ بابت فصل ربیع ۱۳۳۱ فصلی مطابق سنہ ۱۹۲۴ع نہر گنگ

بنام ..... محمود علی کنندہ لگان

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				۲۱			۲۲					۲۳
کھیت			کاشتکار اصلی			کاشتکار قابض					رقبہ		تورڑ		رقبہ		ڈال		محصول آبپاشی				روپیہ فی کس ہر کاشتکار			محصول ذمگی مالکان اراضی					کیفیت
نمبر سلسلہ خسرہ	نمبر کھاتہ	بندوبست کا نمبر	نام	ولدیت	قومیت	نام	ولدیت	قومیت	رقبہ بحساب بیگہ نہری	جنس	قسم اول	دوم	سوم	چہارم	قسم اول	دوم	سوم	چہارم	روپیہ	آنہ	پائی		روپیہ	آنہ	پائی						
۱	۱	۳۰	ملاپ سنگھ	گردہاری	گڈریا	ملاوون	سکھوا	چمار	عسہ	گیہوں	۰	۲ عسہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	عہ	۱۲/	۰	۰	عہ	۱۲/	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

جوکہ تاریخہائے ۱۰ لغایتہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۲۴ع کو پٹواری موجود رہا مستحق پانے صہ بحساب ۱۰ فیصدی اکڑ ہے۔ نقل جمعبندی پٹواری نے ۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۹ع

کولی اور لوازیخ ..... کو پٹواری حاضر نہ رہا اس سے مبلغ ..... روپیہ جرمانہ وضع کیا گیا۔ خالص مواجب فیس پٹواری مبلغ صہ ہے

العبد لیاقت علی زلیدار — العبد ملاپ چند پٹواری — العبد سبحان علی ضلعدار — دستخط صاحب ایگزیکٹیو انجنیر بہادر

شدہ کار خسرہ آبپاشی

موضع گوکل پور پرگنہ میرٹھ - نہر گنگ ڈویژن میرٹھ، متعلقہ قلابہ نمبر ۲۵، دہن ۶ انچہ، دل ۳ میل ۱۲، فرلانگ ۶، فیٹ ۵۵ پٹری چپ

راجبہہ ..... فصل ربیع ۱۹۲۲ء / ۱۹۳۱ف

نمبر	خانہ		اندراج
۱	تاریخ تحریر آبپاشی		۶ فروری سنہ ۱۹۲۳ء
۲	نمبر شمار کھیت موضع وار		۱
۳	نمبر کھاتہ		۱
۴	نمبر بند و بست		۴۰
۵	نام مالک وصول کنندہ لگان نام محال		عبد الخالق
۶	کاشتکار اصلی	نام	لالہ مادھو
		ولدیت	گردھاری
		قومیت	گڈریہ
۷	کاشتکار قابض	نام	لالو مع چرن
		ولدیت	سکھا
		قومیت	چمار
۸	رقبہ آبپاشی شدہ	کل رقبہ کھیت بروئے بند و بست بیگھہ کچہری	۱۰
۹		طول	•
۱۰		عرض	•
۱۱		رقبہ	•
۱۲	نام جنس		گندم
۱۳	توڑ یا ڈال		توڑ
۱۴	رقبہ توڑ	اول	•
۱۵		دوم	۱۰
۱۶		سوم	•
۱۷		چہارم	•
۱۸	رقبہ ڈال	اول	•
۱۹		دوم	•
۲۰		سوم	•
۲۱		چہارم	•
۲۲	محصول آبپاشی ہر کھیت		عہ ۱۳
۲۳	محصول مالکانہ		•
۲۴	رقبہ و فصلی		•
۲۵	کیفیت		

نوٹ :- زمیندار یا کاشتکار موروثی کا نام خانہ (۶) میں اور کاشت کرنے والے کا نام خانہ (۷) میں درج ہوتا ہے۔

فارم نمبر ۲۴ (دی)

نقشہ کمی بیشی عوض گوکل پور محال مفتی عبد الوالی پرگنہ میرٹھ ضلع میرٹھ بابت فصل ربیع ۱۳۳۱ف مطابق ۱۹۲۳ء ڈویزن میرٹھ
نہر گنگ ضلع واری حصہ اول

	نام راجبہہ	جمال پور
	نمبر شمار	۱
	نمبر بندوبست	۳۰۳
	نام کاشتکار اسلی معہ ولدیت و قومیت	محمد علی ولد احمد علی قوم شیخ
	نام کاشتکار ذیلی معہ ولدیت و قومیت	رحیم ولد کریم قوم شیخ
	رقبہ	عہ ۱
	نام جنس	چنا
رقبہ توڑ	قسم اول	.
	״ دوم	عہ ۱
	״ سوم	.
	״ چہارم	.
رقبہ ڈال	״ اول	.
	״ دوم	.
	״ سوم	.
	״ چہارم	.
محصول پانی کا	بروئے جمعبندی	عہ
	بعد نظر ثانی	للعہ
	کمی	عہ
	بیشی	.
تفاوت محصول	روپیہ	.
	آنہ	۱۲
	پائی	.
تفاوت محصول	روپیہ	.
	آنہ	.
	پائی	.
کیفیت		.

نوٹ :- کمی رقوم سرخی سے درج، باقی سب خانہ پڑی سیاہی سے ہوگی۔ یہ نقشہ صرف سرشتہ کلکٹری کو بھیجا جائے گا۔ کاشتکار کو پرچہ سرخ یا سیاہ دیا جاویگا۔

پرچہ ہائے آبپاشی تقسیم کرنے سے قبل کہ جس کا نمونہ صفحہ ۱۸۰ پر ہے اسکو حسب ذیل نوٹس جاری کرانا ہے

نوٹس

فارم ۱۶۰ وی - از سررشتہ نہر ڈویژن

ڈپٹی - آبپاشی - لالجپور - راجپور = سب ڈویژن - چیپال

بنام جملہ نمبرداران و آبپاشی کنندگان کی نہر گنگ موضع لالجپور پرگنہ کول ضلع علیگڑھ

مطابق دفعہ ۲۳ فقرہ (۶) اور کینال مینول آف آرڈرس بذریعہ نوٹس ہذا تمکو مطلع کیا

جاتا ہے کہ موضع مذکور پرچہ ہائے آبپاشی فصل ربیع تاریخ ۵ ماہ فروری ۱۹۳۵ء کو بمقام لالجپور

بوقت ۱۰ بجے دن کے تقسیم کئے جاویں گے لہذا ہر شخص اپنا اپنا پرچہ لیکر دست بدست پٹواری

اور عمل درآمد دریافت کرتا ہو سمجھ لیوے تاکہ بعد میں کوئی غلطی نہ رہے اور ہر ایک نمبردار

کو لازم ہوگا کہ اپنے کاشتکاران کو وقت مقررہ پر ہدایت کرے کہ اپنے پرچہ حاضر کریں

پیمائش تاریخ ۲۵ ماہ فروری ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگی۔

المشتہر ... سب ڈویژنل افسر

مورخہ یکم ماہ فروری ۱۹۳۵ء

اسی وقت معینہ پر پرچہ تقسیم کرنے کے بعد حسب ذیل رسید لیا جاوے

رسید تقسیم پرچہ موضع لالجپور پرگنہ کول ضلع علیگڑھ ضلعداری علیگڑھ ڈویژن سرکل

تاریخ تقسیم پرچہ	نام محال	نمبر ہائے پرچہ جو نمبردار یا پٹواری کو دئے گئے	دستخط بطور رسید نمبردار یا پٹواری یا نمائندہ پرچہ	نمبر ہائے پرچہ جو دست بدست تقسیم کئے گئے	تصدیق نمبرداران معہ پٹواریان

میں تصدیق کرتا ہوں کہ تقسیم پرچہ کی ملاحظہ تاریخ ... ماہ ... سنہ ... مقرر کی گئی تھی کہ باقاعدہ اشتہار دیا گیا اور تاریخ معینہ پر حسب قاعدہ

مالکان ... موجودگی میں پرچہ تقسیم کئے گئے لیکن باقی ... نمبردار پٹواری ... پرچہ بالا کو ... کئے گئے

مورخہ   دستخط ...

ہدایت: یہ رسید ... کو بھیجی جاوے

زریں اقوال

لغات — اخلاقی = [illegible] ۔ ادراک = سمجھ ۔ کمال

(۱) جس طرح دریا اپنا پانی نہیں پیتا اور درخت اپنا پھل خود نہیں کھاتا اسی طرح نیک آدمیوں کی کمائی بھی اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کے کام آتی ہے

(۲) بہت سی لطافتیں جھونپڑیوں میں پائی جاتی ہیں مگر محلات میں نہیں۔

(۳) طاقت کمزوروں کو کچلنے کے لئے نہیں بلکہ ان کی مدد کے لئے استعمال کرنی چاہیئے۔

(۴) کسی کی گفتگو اس کے علم و ادراک کی فہرست ہوتی ہے۔

(۵) ہمیں ان لوگوں کی طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے جو کبھی نہیں مرتے۔

(۶) دنیا میں صرف دو ہی طاقتیں ہیں تلوار اور دماغ لیکن آخر کار دماغ تلوار پر فتح پاتا ہے (ہمیشہ)

(۷) وہ دانا نہیں جو ایک روپیہ کما کر بیکار اڑا دے بلکہ وہ ہے جو ایک روپیہ پس انداز کر کے [illegible] وہ دماغ ہے جو اس بلندی پر پہنچ سکتا ہے۔

(۸) جب تک اپنی خواہشات کو مات نہ کرو تمہاری تعلیم نامکمل ہے

(۹) نصیحت سے بچنے کی [illegible] جیسے ہم نہیں سننے لگیں تو شاید بدترین دھوکا [illegible] ہمیں [illegible] توجہ دلاتے ہیں

(۱۰) حقیقی دانشمند کی شناخت یہ ہے کہ وہ تمام اعلیٰ باتوں کی عزت کرتا ہے

(۱۱) اپنی گفتگو میں ہوشیار رہو۔ عزت کے ساتھ بات کرو۔ [illegible] غصہ اور [illegible] کی بدزبانی ترک کرو

(۱۲) جو شخص خوف کی حالت میں عقلمندی اور تدبیر سے [illegible] کر لیتا ہے [illegible] اور جو شخص غصہ اور بدلہ [illegible] رکھتا ہے [illegible] دوسروں سے [illegible] نہیں لیتا [illegible]

کا آدمی ہی نہیں

(۱۳) دوسروں کی غلطیاں بھول جاؤ لیکن اپنی ایک بھی مت بھولو ۔

(۱۴) سچ بولنے والا دشمن جھوٹے دوست سے اچھا ہے ۔

(۱۵) دنیا ایک نیک شے ہے ہم کو اسمیں رہنا ہے وہی چیز رہیگی جو ہم نے اسمیں جمع کی ہے

(۱۶) دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا ہے اور سب سے سہل دوسروں پر نکتہ چینی ۔

(۱۷) دنیا اُن لوگوں کو انعام میں ملیگی جو مستعد اور سرگرم ہیں ۔

(۱۸) محنتی کے سامنے پہاڑ کنکر ہے اور سست کے سامنے کنکر پہاڑ ۔

(۱۹) کامیابی کے تمام زینہ ناکامیوں کے ڈنڈوں سے تیار ہوتا ہے ۔

(۲۰) محبت کتنی ہی سچی ہو مگر افلاس دروازے کے قریب ہی رینگتا رہتا ہے۔ جب ایک دفعہ گھر میں داخل ہو جائے تو نکلنے کا نام نہیں لیتا ۔

طبی معلومات

ملک المعت - ملک الموت = تحفہ — دودھ = خمیرہ - غرارے

(۲۱) تنگ آبادی کے محلے ملک الموت کے کیمپ ہیں ۔

(۲۲) ہر روز ایک گھنٹہ ٹھنڈے پانی میں پاؤں رکھ کر بیٹھیں اور گرم غذا کھانے سے پرہیز کریں تو چند روز میں آنکھوں کی روشنی بڑھ جائیگی ۔

(۲۳) ہینگ کی ایک پوٹلی ... میں گھوٹ کر بالغ بچے کو پلانے سے پیٹ میں آرام ہو جاتا ہے

(۲۴) نمک اور پھٹکری پانی میں ملا کر غرارے کرنے سے دانت اور مسوڑھے صاف اور مضبوط ہوتے ہیں ۔

(۲۵) ہاتھ وغیرہ آگ سے جل جائے تو چونے کا پانی اور السی کا تیل ہم وزن لے کر خوب ملائیں جب یکجان ہو جائیں تو جلے ہوئے جگہ پر لگا کر اوپر روئی

دکھنے میں آسانی ہو جائیگی۔

(۳۶) شیر خوار بچوں کو مٹھائی کبھی نہیں کھلانی چاہئے اس سے دودھ ہضم کر فاسد ہو جاتا ہے

(۳۷) دھندلی روشنی میں پڑھنے سے نظر کمزور ہو جاتی ہے اس کے علاوہ چہرے پر جھریاں بھی پڑ جاتی ہیں

(۳۸) اگر پاؤں میں درد اور ورم ہو تو نیم گرم پانی میں تھوڑا سا الکوحل اور ایک چمچہ لیموں کے عرق ملا کر پاؤں اسمیں رکھیں آرام ہو جائیگا۔

(۳۹) جن لوگوں کو دل کی بیماری ہو انکے لئے باتیں کرنا مفید ہے۔

(۴۰) کانوں میں ٹھنڈا تیل کبھی نہ ڈالنا چاہئے۔

(۴۱) اگر کسی کو اپنا موٹاپا کم کرنے کی خواہش ہو تو اسکو چاہئے کہ کھانے کے بعد پانی یا پینے کی کوئی اور چیز استعمال کرے

(۴۲) ایک شخص کی استعمالی کنگھی دوسرے شخص کو نہ کرنی چاہئے کیونکہ اسکے ذریعہ ایک شخص کی بیماری کے جراثیم دوسرے شخص کے جسم میں پہنچ جاتے ہیں۔

(۴۳) مچھر کاٹنے کی جگہ پر معمولی صابن کی ٹکڑی کو ذرا سا پانی میں تر کر کے ملدیا جائے تو خارش بند ہو جاتی ہے

(۴۴) صحت کی خاطر نرم بستر پر سونے کی نسبت سخت بستر پر سونا زیادہ فائدہ مند ہے۔ نرم بستر پر سونے سے لیٹ کر کھڑے ہو جانے پر پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور جسم بستر میں دب کر مسام بند ہو جانے سے تازہ ہوا جذب نہیں کر سکتے نیز سانس بھی پوری طرح نہیں لیا جا سکتا۔

(۴۵) چھوٹے بچوں کو اگر مٹھائی کی جگہ شہد بھی کھلایا جائے تو انکے دانت ہمیشہ مضبوط رہینگے۔

ملیریا (موسمی بخار) سے محفوظ رہنے کی تدابیر

اصطلاحات ۔ اموات = استیصال ۔ استیصال = فینائل ۔ فینائل ۔

ملیریا سے ایک اموات کا [illegible] فرق [illegible] تمام دنیا میں مختلف
بیماریوں سے جس قدر اموات واقع ہوتی ہیں ان میں سے [illegible] صرف ملیریا کی وجہ سے
ہوتی ہیں اور صرف ہندوستان میں ہر سال ایک لاکھ آدمی ملیریا کی وجہ سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔
ملیریا کے پھیلنے اور پھیلانے کا واحد ذریعہ مچھر ہے جب ملیریا کا [illegible] مریض کو کاٹتا
ہے کسی تندرست شخص کو کاٹتا ہے تو اس تندرست آدمی کو بھی ملیریا ہو جاتا ہے اس لئے اس سلسلہ میں سب سے
ضروری چیز یہی ہے کہ مچھر مار دوا کا استعمال کیا جائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] کمرے
ہر وقت صاف رکھیں اور ان میں سفیدی کرائیں۔ گھر میں کوڑا کرکٹ - جھاڑ جھنکاڑ - باسی سبزی
وغیرہ کبھی جمع نہ ہونے دیں۔ نالی وغیرہ میں پانی جمع نہ ہونے دیں۔ تمام کمروں کی کھڑکیاں روزانہ
کھول دیا کریں [illegible] دھوپ اندر جا سکے اور ان میں گندگی [illegible] معدوم کر دیا کریں
غسل خانہ - پاخانہ وغیرہ صاف رکھیں۔ نالیاں ہر روز صاف کریں فینائل چھڑک دیا کریں۔ گلی [illegible] جوہڑ یا گڑھا
[illegible] پانی کے گڑھے ہوں تو ان کو خشک مٹی سے بھروا دیں یا ان میں [illegible] مٹی کا تیل ڈال
دیا کریں جس سے تمام مچھر مر جائیں گے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل تدابیر عمل میں لائیں

(۱) رات کو مچھر دانی لگا کر سویا کریں (۲) سوتے وقت ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر
تیل مل لیا کریں تا کہ مچھر نہ کاٹ سکیں۔ (۳) شبنم میں نہ سویا کریں۔
(۴) سردی سے بچیں (۵) قبض اور بدہضمی نہ ہونے دیں۔ (۶) پانی ابال کر
پیا کریں (۷) [illegible] جاڑے یا اگر [illegible] موافق نہ ہو یا [illegible] گرمی ہو تو [illegible]
لیمن پیا کریں (۸) [illegible] نشہ آور [illegible] اور سبزی [illegible] پرہیز کریں۔

(۹)
دھوپ اور تکان سے بچیں (۸) آتشک اور نمناک مقامات اور ملیریا زدہ علاقوں میں رہائش اختیار نہ کریں (۱۰) ہر دوسرے روز ایک یا دو انجیر کھا لیا کریں یا آلو بخارے اگر موافق طبع نہ ہو تو ملائم مسہل لیکن حسب ضرورت لیا ... استعمال کیا کریں۔

نسخہ الاکسیر ہضم۔ طباشیر انیس شیرینی ہر ایک ایک تولہ۔ ست گلو ۲ تولہ تخم ... ۲ تولہ سب چیزوں کو نہایت باریک پیس کر عرق لیموں کاغذی میں چنے کے دانے کی برابر گولیاں بنا لیں اور ہر روز شربت لیموں کے ہمراہ استعمال کیا کریں۔

کونسی چیز کتنے وقت میں ہضم ہوتی ہے

مرغن - مرغن = دودھ - دودھ = دالیں - دالیں۔

نام اشیاء	گھنٹے	منٹ	نام اشیاء	گھنٹے	منٹ
بلغم	۴	۰	پلاؤ	۴	۰
بھنی ہوئی چڑیاں	۳	۳۰	مکھن	۳	۰
تیتر	۲	۴۵	بٹیر	۳	۳۰
کبوتر	۳	۱۰	ابلا ہوا انڈا	۳	۰
مرغ اور بکری	۳	۰	بھنا ہوا انڈا	۳	۱۵
گیہوں کی تازہ روٹی	۲	۳۰	کچا انڈا	۲	۰
باسی روٹی	۳	۳۰	مرغی کی کھچڑی	۳	۰
میٹھی روٹی	۳	۳۰	کچا دودھ	۲	۳۰
جو کی روٹی	۴	۰	جوش کیا ہوا دودھ	۲	۰
تمام دالیں	۲	۳۰	چائے	۴	۰

نام اشیاء	گھنٹہ	منٹ
سیب	۲	۳۰
کیلا	۱	۴۵
انجیر و انگور	۳	۰
خربوزہ	۳	-
نارنگی	۲	۴۵
پختہ ناشپاتی	۲	-
اناناس	۲	۳۵
بیر	۲	۲۰
آلوچہ	۲	-
چقندر	۳	۴۵
گانٹھ گوبھی	۴	۳۰

نام اشیاء	گھنٹہ	منٹ
گاجر	۴	۱۵
گلمولی	۲	۴۵
ہری مٹر	۲	۴۵
ابلا ہوا آلو	۲	۳۵
پکا ہوا آلو	۳	۳۰
ابلے ہوئے چاول	۱	۳۰
مولی	۴	۰
ٹماٹر	۲	۳۵
شلجم	۴	۰
ساگ وغیرہ	۱	۴۵
گوبھی	۲	۰

ذیل کی چیزیں عمر کو کم کر دیتی ہیں

جلاب - دوائی = طلبی - دل = اضطراب - اضطراب

غیر خالص غذا - ناکافی غذا - ضرورت سے زیادہ کھانا - کم عمری کی شادی - خراب ہوا

کاہلی و سستی - تھکا دینے والی ورزش - نشہ آور چیزیں - ناکافی و ناموزوں لباس - نیند

میلا اور غلیظ رہنا - مضر صحت مکان - مضر صحت پیشہ - دل کا اضطراب

حسد - نفرت - فکر و غم اور زیادہ دماغی محنت -

1934.

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading.

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

چاندنی رات میں تاج محل کو خاص طور سے دیکھو تو ایک نور کا قبہ
معلوم ہوتا ہے۔ پتھروں میں باریک باریک جالیاں کاٹی ہیں۔ رنگین پتھروں
کی پھول پتیاں تراش کر سنگ مرمر کی دیواروں میں پیوست کر دی ہیں۔
کہیں خوشنما بیلیں بنائی ہیں۔ کوئی بیل سیدھی چلی جا رہی ہے کوئی بل کھاتی ہوئی
جاتی ہے۔ ان بیلوں میں پھول لگے کلیاں لگائی ہیں۔ کوئی کلی نیم بند
کوئی کچھ کھلی کوئی کھلا کھلایا پھول ہے۔ ایک ایک پھول کو
ایک ایک کلی میں بھی نہ معلوم کتنے ٹکڑے ہیں ایک نازک نازک رنگین اور
باریک باریک دھاریاں تک صاف دکھائی گئی ہیں۔ ان سنگ تراشوں کے
ہاتھوں میں کیا غضب کی صفائی تھی کہ انہوں نے سخت پتھر کو
موم بنا کے جیسا چاہا تراش لیا۔